Vol. II
No. 18



Tuesday
6th October, 1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday, 6th October, 1953.

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions and Answers

(*See* Part I)

Business of the House

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ (کریم نگر) - مجھے ایک شارٹ نوٹس کوئسچن دیکر آٹھ دس دن گزرچکے ہیں لیکن اسکی کیا فیٹ (Fate) ہوئی معلوم نہیں - ایسے سوالات کی ارجنسی (Urgency) رہتی ہے اسلئے ہم پیش کرتے ہیں - اس ضمن میں میں آنریبل اسپیکر سے کلاریفیکیشن (Clarification) چاہتا ہوں -

مسٹر اسپیکر - میں دریافت کرونگا -

There is a petition submitted by Shri K. Venkatrama Rao.

Petition Re. Tenancy Bill.

شری کے - وینکٹ رام راؤ (چنا کونڈور) - میں نے ٹیننسی ایکٹ کے سلسلہ میں ایک پٹیشن کسانوں کی جانب سے داخل کیا ہے - اسکو پڑھکر سنانے کیلئے اسکی کاپی میرے پاس نہیں ہے - جو پٹیشن پیش کیا گیا ہے وہ مختلف اضلاع (ورنگل - نلگنڈہ اور ضلع حیدرآباد) کے کسانوں نے یہاں حاضر ہوکر اسپیکر صاحب کی خدمت میں پیش کیا ہے - اسمیں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ موجودہ جو ٹیننسی ایکٹ ہے وہ ناکافی ہے - اس سے کسانوں کے مسائل حل ہونے والے نہیں ہیں - اور یہ کہ سلکٹ کمیٹی میں یہ قانون جانے کے بعد اسکی حالت بد سے بدتر ہوگئی ہے - اسمیں ریڈیکل چینجس (Radical Changes) کی ضرورت ہے - جو رنٹ برڈن (Rent burden) ہے اسمیں کمی کیجاسکتی ہے - درخواست میں یہ کہا گیا ہے کہ کسانوں کے جو مسائل اور مشکلات ہیں وہ اس قانون سے حل نہیں ہونگے اس وجہ سے ٹیننسی ایکٹ کو اس طریقہ سے ترمیم کیجائے کہ تمام مسائل حل ہوسکیں - اسلئے یہ درخواست جناب اسپیکر صاحب کے ذریعہ سے آنریبل ممبران کے ملاحظہ میں پیش کیگئی ہے تاکہ وہ اس پر غور کریں -

مسٹر اسپیکر - درخواست پٹیشن کمیٹی کے تفویض کیگئی ہے -

Motion for Adjournment re. the Riot at Dharma Sagar Village.

Mr. Speaker : There is an adjournment motion given notice of by Shri V. D. Deshpande. I shall read the notice :

" I hereby give notice of the following motion :—

" That the House do adjourn the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of urgent public importance, namely—

On 3-10-53 between 5 and 8 p.m. the Congress leaders of Warangal taluk with the help of some landlords of surrounding villages, named Raula Mukunda Reddy, Ch. Narsimha Reddy, Solleti Venkatram Narsiah and Madipalli Narsimha Reddy, with a half a dozen licensed T.B. guns and a number of spears raided the Houses of Shri Raj Reddy and Laxma Reddy the President and the Secretaries of the Dharmasagar Village Panchayat Committee. This village is 18 miles from Warangal with a population of 5 thousand. Messrs. Haigrivachary and Ranganaikalu, the Congress leaders of Warangal, led the party.

In the beginning the Goondas beat Laxma Reddy and Kudikelle Venkat Narsu severely, whom they caught hold in a wayside. The local people gathered together there at spot and marched in a procession. The injured persons were sitting in a car which was proceeding with the procession. The Police Guards were there in front of the car. The Goondas stopped the procession, asked the Police to go away and fired on the persons sitting in the car. Gurrappa Veeraayya and Kudikelle Venkat Narsu fell victims and died immediately on the spot. T. Narasihma Reddy is severely injured and is on his death-bed. More than 60 persons have been injured with spears and lathis. Police was there witnessing all these incidents. Terror has been let loose by the Congressmen and the local Zamindars with the help of Goondas and the people are panicky.

Congressmen under the protection of the ruling party are playing with the lives of the people with licensed firearms. The police is totally under the influence of these persons and failed to protect the law and order. The culprits have not yet been brought to the books."

ہوم منسٹر (شری دگمبر راؤ بندو) - اس واقعہ کے بارے میں وائرلیس مسیج (Wireless Message) کے ذریعہ کل گورنمنٹ کے پاس اطلاع وصول ہوئی - اسکے بعد ہی ڈی - آئی - جی کو روانہ کیا گیا ہے - آج صبح ڈی - آئی - جی کی تفصیلی رپورٹ

وصول ہوئی ہے اسکو پڑھنے کے بعد میرے دل پر جو اثر ہوا وہ یہ ہے کہ یہ واقعہ ایک نہایت ہی افسوسناک اور شرمناک واقعہ ہے ۔ اڈجرنمنٹ موشن کے ذریعہ سے جو واقعات بتلائے گئے ہیں اسمیں بہت سے ایسے واقعات ہیں جو پولیس کی رپورٹ سے ملتے جلتے ہیں جو ہمارے پاس وصول ہوئی ہے۔ چنانچہ دو ذمہ دار آفیسرس ڈی ۔ یس ۔ پی اور ڈی ۔ آئی ۔ جی دھرم ساگر کیمپ میں ہیں اور فرسٹ ہینڈ انفرمیشن وصول ہوچکا ہے ۔ کچھ مزید واقعات سے بھی میں واقف ہوں لیکن اگر میں انکا انکشاف کروں تو مجھے ڈر ہے کہ جو انوسٹیگیشن (Investigation) ہورہا ہے وہ متاثر ہوگا میں آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن اور آنریبل ہاؤز کو یہ اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ اس میں بلا رو رعایت کارروائی ہوگی بلا لحاظ اسکے کہ وہ کانگریس من (Congressmen) ہوں یا کوئی اور ۔ قانونی طور پر جس طرح عمل ہونا چاہیئے اسطرح عمل ہوگا اسکی پوری جانچ ہوگی اور یہ مقدمات عدالت میں چلینگے ۔ اس وضاحت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اسپر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے (اپا گوڑہ) ۔ جو اڈجرنمنٹ موشن آپکے پاس ہے آنریبل ہوم منسٹر نے اس سلسلہ میں جو معلومات ہیں وہ ہاؤز کے سامنے رکھے ہیں ۔ لیکن اسپر ہاؤز میں ڈسکشن ہونا چاہیئے اس وجہ سے کہ یہی ایک شکایت نہیں ہے یا پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ مسلسل ایک سال سے کانگریس کے نام پر کانگریس کا ایک سکشن وائولنس کا استعمال کررہا ہے۔ نلگنڈہ میں پی ۔ ڈی ۔ یف کے آفس میں لوگوں کے سر پھوڑے گئے اور گڑبڑ مچائی گئی ۔ اسکے بعد بھونگیر میں اسکو ریپیٹ (Repeat) کیا گیا ۔ کامریڈ روی نارائن ریڈی اور کامریڈ سندریا جیسے ہمارے بڑے بڑے لیڈروں پر حملہ کیا گیا ۔ وہ چیز بھی چیف منسٹر صاحب اور ہوم منسٹر صاحب کی نظر میں لائی گئی تھی لیکن ہمیں پتہ نہیں کہ کیا ہوا ۔

شری دگمبر راؤ بندو ۔ مقدمات دائر کئے گئے ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ اسکے بعد یہ واقعہ ورنگل میں پیش آیا کانگریس کا ایک سکشن جان بوجھکر علانیہ طور پر وائولنس کا استعمال کرتا رہا ہے ۔ لیکن آج جو واقعہ ہوا اسمیں (لائسنسڈ ہے یا ان لائسنسڈ) علانیہ طور پر ڈبل بور بندوق ہاتھ میں لیکر حملہ کیا گیا ۔ پہلے تو گاندھی جینتی کے نام پر وہاں میٹنگ بلائی گئی . . .

***Mr. Speaker* : It is not necessary to go into details.**

Mr. V. D. Deshpande : I am not going into details.

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ میں ہاؤز کو اس وجہ سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تحقیقات ہونگی اور پرٹیکولر کیسس میں اسٹپس لئے جائینگے لیکن یہ ٹینڈنسی پیدا ہوگی اور دوسری سیاسی پارٹیوں پر فائر آرمس استعمال کئے جارہے ہیں اسکو روکنے کیلئے اگر ہاؤز میں ڈسکشن نہ کیا جائے تو یہ ٹنڈنسی نہیں رکے گی ۔ دوسرے ممالک میں ہم سنتے تھے کہ فاسسٹ وائولنس (Fascist violence) ہے جسکو کانگریس کا

ایک سکشن اپنا رہا ہے - آج ڈیمو کریسی کے دور میں یہ حالت ہے - اس میں ارجنٹ پبلک امپارٹنس بھی ہے اور ریکرنس بھی - اگر اسپر ہاؤز میں ڈ سکشن کیا جائے تو اسکو روکنے میں بڑی حد تک کمیابی ہوگی - اسلئے میں استدعا کرونگا کہ اسپر ڈ سکشن کی اجازت دیجائے (وقفہ) مجھ سے کہا گیا ہے کہ ملزم ابھی گرفتار نہیں ہوئے -

مسٹر اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ واقعہ سنگین ہے اور جیسا کہ رول میں ہے امپارٹنٹ بھی ہے - ریسنٹ اکرنس (Recent occurrence) بھی ہے - ایسی صورت میں اسکی اجازت دینے میں کوئی امر مانع ہوتو فرمائیں - (Pause) کسی آنریبل ممبر کو کوئی آبجکشن نہیں ہے اسلئے یہ اڈجرنمنٹ موشن اڈمٹ (Admit) کیا جاتا ہے - لیکن یہ کب لیا جائے - کل اسپر ڈ سکشن کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ مزید واقعات بھی معلوم ہونگے -

Shri V. D. Deshpande : I have no objection.

شری دگمبر راؤ بندو - مناسب ہوگا اگرایک آدھ دن اور بڑھایا جائے -

Mr. Speaker: By tomorrow the hon. Minister can get the information. We shall take up this matter tomorrow at 6-30 p.m. I think hour and a half would be sufficient. Now we will proceed to the next item. Shri Mehdi Nawaz Jung.

L. A. Bill No. XXIX of 1953, the Hyderabad Leprosy Bill

Minister for Public Works, Medical and Public Health. (Shri Mehdi Nawaz Jung): I beg to introduce:

L.A. Bill No. XXIX of 1953, the Hyderabad Leprosy Bill 1953.

Mr. Speaker: The Bill is introduced:

L. A. Bill No. XXX of 1953, the Hyderabad Agricultural Income Tax (Amendment) Bill.

Minister for Finance and Statistics (Dr. G. S. Melkote): I beg to introduce:

L. A. Bill No. XXX of 1953, of Hyderabad Agricultural Income Tax (Amendment) Bill, 1953.

Mr. Speaker: The Bill is introduced:

* L. A. Bill No. XV of 1953, of the Hyderabad Agricultural Debtors Relief Bill.

Mr. Speaker : Now we shall proceed with the continuation of the First Reading of the Hyderabad Agricultural Debtors Relief Bill. Yesterday we had tentatively fixed that the notice for 1st Reading would be put to vote at 5 p.m. today, i.e., after the recess. Now I want to know whether the Members require more time or it can be completed as fixed yesterday.

(Pause)

So It appears that it can be put to vote at 5 p.m. Today there is half an hour debate also and it will be taken up at 7-30 p.m. Now we shall continue the first reading of the Agricultural Debtors Relief Bill.

* شری کے - وی - رام راؤ - اسپیکر سر - میں ڈیٹرس رلیف ایکٹ پرمجموعی حیثیت سے بحث کرنے سے قبل اسکے بعض دفعات پر روشنی ڈالنا چاھتا ھوں - اس بل کی اصل روح رواں کلاز (۱۶) ھے - اسکے ذریعہ ایک مدت معین کیگئی ھے - دفعہ (۴) میں تین ماہ کی مدت مقرر ھے - دفعہ ۱۶ کی رو سے اگر دفعہ ۴ کے تحت درخواست پیش نہوتو قرضہ منسوخ سمجھا جائیگا - یہ دفعہ ۱۶ کے لحاظ سے قانون کا نقطہ آغاز ھے دفعہ (۴) کے لحاظ سے ڈیٹر یا کریڈیٹر دونوں میں سے کوئی بھی درخواست پیش کرسکتا ھے - اگر تین مہینے میں درخواست پیش نہوتو دفعہ ۱۶ کے لحاظ سے یہ سمجھا جائیگا کہ ایسا کوئی قرض نہیں ھے - اسکے لئے ڈیٹر کی تعریف پر غور کرنا بھی ضروری ھے - اس طرف کے ایک آنریبل ممبر نے بھی یہ بتایا کہ یہ تعریف مبہم ھے - اس میں ترمیم کرنے کی ضرورت ھے - اس میں تین ایسے شرائط عائد کئے گئے ھیں کہ اگر کوئی شخص انکی تکمیل نہ کرے تو وہ مقروض کی تعریف میں نہیں آتا - ایک تو یہ کہ وہ ۱۹۴۰ع سے قبل کا ھو - دوسری شرط کے لحاظ سے اگر کوئی شخص اسکے بعد زراعت کرتا رھا ھو - اسکے ساتھ یہ بھی شرط ھے کہ مشاورتی مجلس کا جو پرانے منسوخ شدہ قانون کے لحاظ سے ھو اسکے وجود میں آنے سے قبل کوئی شخص کسی اراضی پر کاشت کرتا رھا ھو تو وہ شخص مقروض کی تعریف میں آتا ھے - اس کے کے ساتھ ساتھ ان ڈوائیڈڈ ھندو فیملی کو بھی شامل کیا گیا ھے - کسی شخص کو " مقروض " کی تعریف میں آنے کیلئے ان سب شرائط کی تکمیل کرنا پڑیگا - " اینڈ " کی وجہ سے یہ بات پیدا ھوتی ھے کہ کوئی شخص بھی اس میں داخل نہیں ھوسکتا اسلئے " ڈیٹر " کی تعریف میں تبدیلی کرنا ضروری ھے - اس تعریف سے موجودہ صورت میں اس قانون کا کوئی فائدہ نہیں ھوگا - بمبئی ایکٹ سے بلا سوچے سمجھے اسطرح اخذ کرلینا مناسب نہیں ھے - اسی طرح " ڈیٹ " کی تعریف بھی مبہم ھے - اس میں " پے ایبل " یا واجب الوصول ھے - یعنی جو جائز طور پر واجب الوصول ھو یا قانوناً کوئی پاسکتا ھو - اسمیں ایسے قرضہ جات جو بیرون معیاد ھوں یا پرانے ھوں اس قانون کی تعریف میں نہیں آسکتے - یہ میری

رائے ہے - اس میں " لاقلی "، کے الفاظ رہنے چاہئیں - اس " ڈیٹ "، کی تعریف کو ری ڈرافٹ کرنے کی ضرورت ہے - اس قانون میں آبجکٹیو کنڈیشنس کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے - یہ کوشش کیگئی ہے کہ بمبئی کے ایکٹ میں تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ یعنی جہاں " بمبئی "، تھا " حیدر آباد "، بنا کر یہاں لاگو کردیا جائے - دفعہ (۳) کے ذریعہ بعض اداروں کو مستثنی کیا گیا ہے - میں اسے پڑھتا ہوں -

"1. Any revenue or tax payable to Government or any other sum due to it by way of loan or otherwise;

2. any tax payable to a local authority or any other sum payable to such authority by way of loan or otherwise;

3. any sum due to a co-operative society;

4. any sum advanced solely for the purpose of financing of crops or for the purpose of seasonal finance as provided in this Act.

5. any sum in respect of which proceedings have been, taken under the Hyderabad Jagirdars Debt Settlement Act, 1952.

6. any sum due under a decree or order for maintenance passed by a competent court; and

7. any sum due to a scheduled bank."

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

اسمیں صرف ضمن (٦) کی حد تک یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شرط جائز ہے - اگر کوئی نفقہ کی تکرار ہوتو وہ ڈیٹ نہیں سمجھا جانا چاہئیے - لیکن بقیہ شرائط واجبی نہیں ہیں - میں اس سلسلے میں دوسری اتھارٹیز بھی پیش کرونگا - اس کے ساتھ ضمن (۴) کے بارے میں -

Seasonal finance or financing of crops.

یہ پورے ایکٹ میں کس مقصد کے تحت رکھا گیا ہے واضح نہیں ہے - ایک آدھ جگہ یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں لیکن اسکی وجہ سے کاشتکاروں کو جتنا فائدہ پہنچنا چاہئیے نہیں پہنچتا - دفعہ (۳) ضمن (۴) کے لحاظ سے جس کسی شخص کی کارروائی قرضہ کی تعلق سے پائیگی تو یہ ڈفنس پیش ہوسکیگا کہ میں سیزنل فینانس یا فینانسنگ آف کراپس کے تحت کا ہوں - یہ عذرلنگ کرکے بچنے کی کوشش کیجائیگی - میں یہ نہیں کہتا کہ یہ قانون بالکل ریاڈیکل ہے - لیکن ان الفاظ سے ڈٹرس کو ایک عذر کی گنجائش فراہم کیگئی ہے - اسکے بعد سکشن ۴ اور ۵ کے تحت درخواستیں پیش ہوتی ہیں - اسکے لئے تین مہینے کی مدت رکھی گی ہے - یہ دونوں کیلئے ہے - اس قانون کا مقصد میں یہ پاتا

هوں کہ تین مہینوں کے اندر قرضوں کا تصفیہ هوجانا ضروری هے - دفعه (۱۹) میں کوئی مقدمه یا مرافعه یا کارروائی جو مال یا عدالت میں چل رهی هےوه اسکےزد میں آتی هے - اس قانون کے لحاظ سے جو رسٹرکشن کا سوال پیدا هوتا هے اس میں لمبا چوڑا پروسیجر رکھا گیا هے - ایک دفعه اعتراض هوتو کورٹ میں جانے کے بعد پھر اسکروٹنی کیجائیگی پریلیمنری اشیوز دیکھے جائینگے - دیکھنا چاهیئے کہ اس قانون کے دائرہ میں وہ آتا هے یا نهیں - اگر آتا هے تو کارروائی کیجائیگی - اور پھر مکرر منتقل کیا جائیگا - قرض کے تعلق سے کارروائی هائیکورٹ میں جائے تو وهاں سے پھر اصل عدالت میں یعنی جهاں سے مقدمه آیا هے اس عدالت کو رفر کیا جائیگا - اسکی ضرورت نهیں هے - جب ایک دفعه منتقلی عمل میں آجاتی هے تو اسی عدالت کو مکمل اختیارات دئے جانے چاهئیں - ورنه لٹی گیشن بڑھتا جائیگا - ایک مرتبه پریلیمنری اشیوز فریم هوجانے کے بعد پھر رورٹ هونے کا اندیشه هے - مقروض کے سلسلے میں ایسے اشیوز پیدا هوسکتے هیں - کوئی شخص کسی کا متبنٰی هوتا هے - اس پر قرض کی ذمهداری عائد هوتی هے یا نهیں - ان مسائل کوجانچنے کیلئے اصل عدالت میں کارروائی بھیجنے کیلئے پراویژو رکھا گیا هے - عدالت منصفی یا سب جج میں روزمرہ ایسے واقعات سامنے آتے هیں - اس قانون کے تحت بھی پورے مسائل تصفیه کرنے کا اختیار دیا جانا ضروری هے - میں دفعه (۱۹) کے سلسلے میں یه عرض کررهاتھا -

[*Shri Srinivas Rao Ekhelikar (Chairman) in the Chair.*]

دفعه ۲۲ کے سلسلے میں میں یه عرض کرونگا کہ اسکیلنگ ڈاؤن کوٹ کرنے کے سلسلے میں سنه ۱۹۳۶ ع کے قبل کے قرضه جات اور ۵۰ کے قبل کے قرضه جات میں جو ڈسکریمنیشن رکھا گیا هے میں یه مانتا هوں کہ یه بل کسانوں کے پرانے قرضهجات کا بوجھ هلکا کرنے کے سلسلے میں هے - لیکن ۳۶ اور ۵۰ع کی جو حد قائم کیگئی هے وہ حد نامناسب هے - نه صرف نامناسب هے بلکه اگریرین ریفارمس کمیٹی کی سفارشات کے بھی بالکل خلاف هے - میں گیڈگل کمیٹی کی سفارشات بھی ایوان کے سامنے لانا چاهتا هوں یه جو قیود رکھے گئے هیں اس میں مدت کو آگے بڑھانے کی ضرورت هے - اس میں ایک چیز یه بھی هے کہ سود درسود دلائے جانے کے امکانات هیں - ان دفعات کی وضع ترکیبی کچھ ایسی هے -

اسکے علاوہ ان دفعات سے دیهاتوں میں عام مروجه " دام‌دوپٹ " کے اصول کے خلاف بھی جانے کا اندیشه هے - اس سلسلے میں مجھے یه عرض کرنا هے کہ جهاں سود اصل کے برابر هوجائے تو یه سمجھا جائیگا کہ قرض بے باق هوگیا - ایسی صورت میں مزید دینے کی ضرورت نهیں هوتی - یه " دام‌دوپٹ " کا اصول هے - اسکے بعد دفعه ۲۳ میں یه هے کہ ایسے رهن نامه جات جنکی نیچر رهن نامے کی هے لیکن حقیقت میں وہ بیع نامه جات هیں - ایسے دستاویزات جو تکمیل پائے هیں انکو رهن‌نامه قرار دینے کی کارروائی کیجاسکتی هے - یه ترقی پسندانه هے لیکن دفعه ۲۳ کو ری ڈرافٹ (Redraft)

کرنے کی ضرورت ہے ۔ یہ جو طریقہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ رہن انگشیہ کی تعریف میں داخل ہوسکتا ہے ۔ مرہٹواڑی میں جو وشواس کا طریقہ ہے کہ رہن اصی شخص برمستر رد ہوگا ۔ یہ طریقہ ہے وشواس کا ۔ یہ ہوتا ہے کہ رہن نامہ کے معاملات سے انکار کردیتے ہیں جب عدالت میں جاتے ہیں تو (۹۹) فیصد ایسے مقدمات میں تکمیل کنندہ دستاویز ثابت نہیں کرسکتا کہ یہ بیع نامہ نہیں ہے بلکہ رہن نامہ ہے ۔ اسلئے میں کہونگا کہ دفعہ کی وضع ترکیب جو ہے اسپر مکرر غور کیا جانا چاہئے اسکے بعد ایسے اشخاص اپنے اپنے اراضیات پاسکتے ہیں ۔ رجسٹری کے سلسلہ میں مجھے یہ کہنا ہے کہ گو یہاں ناٹ وتھ سٹینڈنگ (Notwithstanding) کے الفاظ ہیں مگر کوئی رہن نامہ رجسٹری شدہ نہو تو وہ مدعی عیه کی حیثیت سے ثابت کرسکتا ہے ۔ اس سلسلہ میں نظائر بھی بہت ہیں ۔ انکے پیش نظر اسکو ری ڈرافٹ کرنے کی ضرورت ہے ۔ اسکے بعد دفعہ ۲۶ کے ذریعہ سرکاری مطالبات کو اس قانون کی زد میں لانے کی کوشش کیگئی ہے ۔ لیکن شکایت یہ ہے کہ جسطرح دفعہ ۲۲ کا حکم لاگو ہوتا ہے اسیطرح اس سلسلہ میں بھی لاگو ہونے کی ضرورت ہے ۔ کوآپریٹیو سوسائٹیز کے تعلق سے گیڈ گل کمیٹی کی سفارشات بھی اس سلسلہ میں موجود ہیں ۔ کانگریس اگریرین ریفارمس کمیٹی (Congress Agrarian Reforms Committee) نے بھی جو کہا ہے اسکے بعد ملاحظہ میں لاؤنگا ۔ اسکے بعد اوارڈ (Award) کی تعریف جب ہم دیکھتے ہیں کہ کسی شخص کے ذمہ مزید اسکیل اڈاؤن کرنے کے بعد جو فیصلہ عدالت صادر کرتی ہے اوسکے سلسلہ میں بارہ اقساط دئے جاسکتے ہیں ۔ لیکن گیڈ گل کمیٹی اور ریفارمس کمیٹی کی سفارشات یہ ہیں کہ بارہ نہیں بلکہ بیس اقساط دینا چاہئے ۔ ڈیٹر (Debtor) کی اراضی بھی ساہوکار کو منتقل کیجاسکتی ہے اگر ایسے حالات ہوں تو قرضہ بےباق کسی اور طریقہ سے نہیں ہوسکتا ۔ شخصی مقروض کی پراپرٹی کے الفاظ یہاں استعمال کئے گئے ہیں ۔ اس میں جائداد منقولہ بھی داخل ہوسکتی ہے اور غیر منقولہ جائداد بھی ۔ اور ایک جگہ بھی ایک دفعہ ایسی ہے جسکے لحاظ سے شخص مقروض کی اراضیات دائنین کے قبضہ میں جاسکتی ہیں ۔ یہ جو پراسس ہم سمجھ رہے ہیں آج جو پٹہ دار ہیں جو زمین رکھنے والے ہیں وہ اپنی اراضیات سے محروم ہوجائینگے ۔ اس چیز کو روکنا ضروری ہے ۔ اس سلسلہ میں سابقہ حکومت نے قانون انتقال اراضی بنایا تھا اور اب جو قانون لگنداری زرعی اراضی ہم بنا رہے ہیں اور جو ترمیمات لارہے ہیں اس لحاظ سے بھی ہم چھوٹے کاشتکاروں کو پروٹکشن (Protection) دینے کے بارے میں سوچ رہے ہیں ۔ قرضوں سے پروٹکشن دینے کا جب سوال ہے تو ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ لوگوں کو اپنے اراضیات سے ہاتھ دھونے کی نوبت تو نہیں آئیگی ۔ حکومت کا ایک شعبہ اراضیات کو رکھنا چاہتا ہے اور دوسرا شعبہ اراضیات کو منتقل کرنا چاہتا ہے ۔ اسطرح کا کانفلکٹ (Conflict) ہے ۔ بعض دفعات کو میں نے سرسری طور پر ایوان کے ملاحظہ میں لایا ہے ۔ اس قانون میں ایک اچھی چیز میں یہ پاتا ہوں کہ تمام اختیارات عدالتوں کو دئے گئے ہیں ۔

حیدرآباد کی حکومت خود بیٹھکر یہ مسودہ قانون مرتب کرتی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اختیارات جوڈیشیری (Judiciary) کی بجائے اگزیکیٹیو (Executive) کودئے جاتے چونکہ بمبئی کے قانون کی نقل کیگئی ہے اسلئے ایسا عمل کیا گیا ہے ۔ یہی چند چیزیں ہیں جنکو میں ہاؤز کے سامنے لانا چاہتا تھا ۔ اچھی چیزیں اور انکے ساتھ جو نقائص ہیں انکو ہاؤز کے سامنے رکھنے کے بعد ہمکو یہ غور کرنا چاہیئے کہ آج کے جو ضروریات ہیں کیا انکی تکمیل اس قانون سے ہوسکتی ہے ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ اس قانون کا آج کل کے آبجکٹیو کنڈیشن سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ آج کوئی درخواست پیش ہوجائے تو ایک دائن کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے بہی کھاتے پیش کرے تو وہ اپنی پول کھلنے کے خوف سے بہی کھاتے عدالت میں داخل نہیں کرتے وہ یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ تھا ہم نے پیش کردیا ہے اسکے علاوہ کوئی دستاویز نہیں ہے ۔ دستاویزات پیش کرنے پر اوس کو اوس وقت مجبور کیا جاسکیگا جبکہ وہ بہی کھاتوں کے وجود کو مان لے ۔ اسطرح کا پروسیجرل ڈیفکٹ (Procedural defect) جو ہے میں عرض کررہا ہوں ۔ کہا گیا ہے کہ فارٹی پرسنٹ (Forty per cent) تھرٹی پرسنٹ (Thirty per cent) کٹ کرکے دلانے کی ضرورت ہے ۔ پرانے قرضوں کو وائیپ اوٹ (Wipe out) کرنے اور کیانسل (Cancel) کرنے کی ضرورت ہے ۔ لیکن اس قانون میں کسی طرح اڈجسٹ (Adjust) کرکے یا اراضیات کا کچھ حصہ دائن کے حق میں منتقل کرکے یا آخری صورت یہ کہ اوسکو دیوالیہ قرار دیکر اس مسئلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں ۔ یہاں صرف نقطہ نظر کا سوال ہے ۔ یہاں دائن کے تعلق سے لبرل دائن کا نقطہ نظر ہے ۔ اس طرح سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکیگا ۔ منسٹر صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا ہے کہ بھروچہ کمیٹی کی رپورٹ میں ۶۰ کروڑ رورل ڈیٹ (Rural debts) جو بتایا گیا تھا وہ (۱۰۰) کروڑ تک پہنچ گیا ہے ۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ دیہات میں رورل ڈیٹ کا کیا حال ہے اور قرضوں کی جو حالت ہے وہ دن بدن بڑھتی جارہی ہے اسمیں کسی طرح کی کمی نہیں ہورہی ہے ۔ سنہ ۱۹۵۱ع میں نیشنل انکم کمیٹی کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ رورل ڈیٹ کا اندازہ ۹۳۱ کروڑ لگایا گیا ہے ۔ سنہ ۱۹۳۱ع کی بنکنگ انکوائری کمیٹی کی رپورٹ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ غیر منقسمہ ہندوستان میں بھی (۹) سو کروڑ کے لگ بھگ رورل ڈیٹ تھا ۔ تقسیم کے بعد بھی نوسو تیرہ پوائینٹ کچھ کروڑ کا قرضہ تھا ۔ اس لحاظ سے حیدرآباد میں بھی رورل ڈیٹ میں اضافہ ہورہا ہے ۔ دوسری جنگ کے بعد بھی اگرچیکہ پیداوار کی قیمتیں بڑھگئی ہیں لیکن اوس سے بھی کسانوں کو فائدہ نہیں ہوا کیونکہ یہ اعداد چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں ۔ اسطرح حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں ۔ اسمیں کوئی دقت نہیں ہے ۔ چالیس فیصد تک کٹ کرسکتے ہیں ۔ ضابطہ کو ذرا ٹائیٹ (Tight) کرکے وائیپڈ آوٹ (Wiped out) کرسکتے ہیں یعنی حسابات کے لینے کے طریقے سے ۔ اس قانون کو سنہ ۱۹۴۵ تک محدود کیا گیا ہے ۔ اسکے معنی یہ ہونگے کہ صرف آٹھ ۔

سالہ قرضوں سے متعلق ہوگا ۔ ہمارا تجربہ ہے کہ ہر شخص جو قرضہ دیتا ہے یہ طریقہ اختیار کیا ہوا ہے کہ پرامیسری نوٹ (Promissory note) مرتب کرا کے قرضہ دیتا ہے دوسری قسم کے دستاویزت کے ذریعہ قرضہ نہیں دیتا ۔ کیونکہ پرامیسری نوٹ ایک سیدھا سادھا طریقہ ہے ۔ دعوے کرنے کی نوبت آئے تو یہ دستاویز سہولت بخش ہوتا ہے اسلئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے ۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ قانون کو موثر بنائیں لیکن اس طریقے سے جو اختیار کیا جارہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون کی موجودہ شکل سے رورل ڈیٹ کو روکنے کی کوشش کیجائے تو دو فیصد بھی کامیاب ہوسکتی ہے یا نہیں معلوم نہیں ۔ البتہ ایسے قرضہ جو ڈگریوں کی شکل میں زندہ ہیں شاید انکو فائدہ پہنچ سکے ۔ اس سے ۱۰ ہزار کی میگزیمم لمٹ جو رکھی گئی ہے شاید ایسے لوگوں کو فائدہ ہوسکتا ہے ۔ دیہات میں چھوٹے چھوٹے کسان اور زرعی مزدور قرضوں کے بوجھ سے ڈوبے جارہے ہیں انکو بچانے کی ضرورت ہے ۔ اس قانون میں رہن نامہ جات جو بظاہر بیع نامہ جات ہیں انکو رہن نامہ قرار دینے کیلئے جو دفعہ ہے اسکے علاوہ کوئی دفعہ ایسی نہیں ہے جس سے دیہات کے زرعی مزدوروں کو فائدہ پہنچ سکے ۔ میں ایک اور چیز یہ عرض کرنا چاھتا ہوں کہ بمبئی میں ڈیٹ رلیف ایکٹ (Debt Relief Act) نافذ ہوا ہے اور اس سے قبل کوئی اور قانون سنہ ۱۸۷۵ میں نافذ کیا گیا تھا اوسکا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ دیہاتیوں پر جب قرضے کا بار بہت بڑھ گیا تو سنہ ۱۸۷۵ میں معاشی کرائیسس (Crisis) پیدا ہوگیا ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پونہ اور احمد نگر میں کسانوں نے ساہوکاروں کے مکانات میں گھسکر دستاویزات جلا دئے ایسی بغاوت کی ۔ تحقیقات کیلئے ایک کمیٹی بٹھائی گئی تھی اور اوسکے نتیجہ کے طور پر ایک قانون بنایا گیا یہ قانون ترقی کرتے کرتے موجودہ حالت میں آگیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پونہ اور احمد نگر سے بڑھ کر خراب حالات آج تلنگانہ ۔ مرہٹواڑی اور پورے حیدرآباد میں ہیں لیکن یہ خراب اور بدترین حالات اور معاشی گراوٹ سے بچانے کے لئے یہ قانون مدد نہیں دے سکتا ۔ اس ہتیار سے دو پرسنٹ لوگوں کو آپ مدد دے سکتے ہیں ۔ ہم اس قانون کا اس حد تک سواگت کرتے ہیں لیکن بقیہ کی حد تک تو یہ ہتیار دیہات کے (۸۰) فیصد لوگوں کا دشمن اور اونکو ہلاک کرنے والا ہے ۔ آپ اس ہتیار کے ذریعہ دیہاتوں میں افلاس کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں یہ تو ستیہ گرہ میتھڈ سے بھی گیا گزرا ہے ۔ میں اس قانون کو اگر اس طرح کیرکٹرائز کروں تو غلط نہوگا ۔ اسکے بعد کانگریس اگریرین ریفارمس کمیٹی (جسکے صدر گیڈگل تھے) کی رپورٹ میں جو خلاصہ اگریکلچرل فینانس کا کیا گیا ہے اور جسکو حکومت نے قبول کیا اوسکا حوالہ بھی دونگا ۔ ضمن (۳) صاف ہے ۔

It should be obligatory on all creditors to register their claims and submit statements of their assets and liabilities before the Board within a definite period. This provision should apply to dues of the Government, co-operative societies, Bank as well as arrears of rent.

ونٹ ۔ کوآپریٹیو سوسائیٹیز اور قرضہ کے جو شیڈولڈ بینکس ہیں اوسکی صراحت ہے شیڈولڈ بنکس اون سے متعلق کرنے کے لئے گیڈگل کمیٹی کی سفارشات ہیں ۔ دفعہ (۳) میں شیڈولڈ بنکس کو مستثنی کیا گیا ہے ۔ اسمیں (۵) میں دام دوپٹ کی سفارشات ہیں ۔ اسمیں پرانے قرضہ جات کو کینسل کرنے کی ضرورت ہے میرا کنٹنشن بھی اس سے پیدا ہوتا ہے ۔ گو یہ سفارش کرتے وقت کمیٹی کے ممبروں نے اپنے آپ پر رسٹر کشنس عائد کئے ہیں کہ اگریکلچرل لیبر کی حد تک جتنے قرضہ جات ہیں اونکو وائپ آف کرنے کی ضرورت ہے ۔ اس میں کہا گیا ہے ۔

We, therefore, recommend that all debts contracted before 1952 should be wiped out and debts contracted after 1942 should be either wiped out or scaled down after an enquiry with regard to the equity of the land and paying capacity of the debtor.

اگسٹ سنہ ۴۲ء کے قبل کے جتنے بھی قرضہ جات ہیں اون کو وائپ آف کرنے کی سفارش کی گئی ہے ۔ ۴۲ء کے بعد کے قرضہ جات کی صورت میں ایک شبہ ظاہر کیا گیا ہے کہ آیا اون کو وائپ اوٹ (Wipe out) کیا جائے یا کسی طرح سے اسکیلڈ ڈاؤن (Scaled down) کیا جائے ۔ یہ پرنسپل مان لیا گیا ہے ۔ لیکن یہ مزید عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کسانوں کو جو قرضہ جات دئے گئے ہیں اون کو اسکیلڈ ڈاؤن کرنے کی ضرورت ہے .....

Minister for Education and Rural Re construction. (*Shri Devi Singh Chauhan*):What is the page number ?

Shri K.V. Rama Rao : Page 93.

انہوں نے ایک بھاری ریمارک بھی کیا ہے ۔ وہ ریمارک میرے الفاظ میں کہنے کی بجائے میں انہی کے الفاظ میں ہاؤز کے سامنے لانا چاہتا ہوں ۔

The Government based its scheme of debt resumption on the principle that maximum annual repayable amount by an agricultural debtor should not exceed three times the annual assessment payable by him.

مہاراجہ بھاؤنگر نے اس ضمن میں کیا اقدامات کئے ہیں اون کو بھی اس میں تجویز کیا گیا ہے ۔ اگریکلچرل ڈیٹر (Agricultural debtor) کی پئینگ کپاسیٹی (Paying Capacity) کیا ہے اس سلسلہ میں وہ کہتے ہیں ۔

The Government based its scheme of debt resumption on the principle that maximum annual repayable amount by an agricultural debtor should not exceed three times the annual assessment Payable by him

وہ جو سرکاری مالگزاری ادا کرتا ھے اوسکے تین گونے سے زائد قرضہ نہ رھنا چاھئیے - اس لحاظ سے رڈکشن (Reduction) کرنے کی ضرورت ھے - بھاؤنگر میں اس اسکیم پر عمل کیا گیا وھاں جو جو نتائج نکلے کمیٹی نے اونکی تعریف کی ھے - یہ تھے چند ریمارکس جو اس بل کے سلسلہ میں میں نے عرض کئے - ایک اور چیز میں ھاؤز کے سامنے لانا چاھتا ھوں کہ محض قرضہ جات وائپ آف کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ھوگا - اسکے لئے رورل کریڈٹ کا انتظام بھی کرنے کی ضرورت ھے - حکومت کی جانب سے جو کوآپریٹیو سوسائٹیز قائم کیگئی ھیں اونکی آج کل جو کارکردگی ھے وہ ناکارہ اور ناکام ثابت ھوچکی ھے - اسلئے رورل کریڈٹ کے سلسلہ میں اور بھی اقدامات کرنے کی ضرورت ھے - رورل کریڈٹ کے مسئلہ کا تعلق زمین کے مسئلہ سے ھے اس لئے پہلے تو زمین کا مسئلہ حل کرنا چاھئیے - محض ڈٹ ریڈیم (Debt redeem) کرنے سے مسئلہ حل ھونے والا نہیں - بلکہ بنیادی اسباب پر غور کرنے کی ضرورت ھے - آج کسان مقروض ھوکر حیدرآباد میں رکشا چلانے پر مجبور ھوگئے ھیں - انہوں نے اپنے مکانات فروخت کردئے ھیں اس کی کیا وجہ ھے اسکا انالیسس کرنے کی ضرورت ھے - جب ھم اس کا انالیسس (Analysis) کرتے ھیں تو اس بنیادی پرنسپل پر آجاتے ھیں کہ جب تک زمین کا مسئلہ حل نہیں ھوگا اس قانون سے کوئی فائدہ نہیں ھوگا - اگر اس مسئلہ کو سلکٹ کمیٹی کی لائنس پر حل کرینگے تو وہ حل نہیں ھوگا بلکہ حالات بد سے بدتر ھوجائینگے -

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे (निलंगा) :—माननीय अध्यक्ष महोदय, कल से अिस बिल पर बहस होरही हैं। और यह बताया गया कि हुकूमत ने यह नहीं किया हुकूमत ने वह नहीं किया। अैसा को अपोजिशन के मेंबर्स हरदम कहा करते हैं। लेकिन यह अेक अैसा कानून लाया जा रहा है जो कि किसानों की बहबूदी के लिये हैं। और अिसके लिये तो हाअुस को ऑनरेबल मिनिस्टर को मुबारकबाद देनी चाहियें मै अिसके लिये पहले मिनिस्टर साहब को मुबारक बाद देता हूं। कास्तकारों की और मदयुंन की भलाओ के लिये यह कानून लाया जा रहा है। जो हमारे गरीब कास्तकार हैं और जिराअती मजदूर हैं और जो मदयुंन हैं वे साहूकारों के पंजे से नजात हासिल कर सकें अिसके लिये यह कानून है।

अिस कानून के बारें में मैं कुछ सूचनायें ऑनरेबल मिनिस्टर साहब को देना चाहता हूं। पहली जो सूचना मुझको करनी है वह यह है कि अिस कानून में जो तीन महिने की मुद्दत रखी गयी हें वह मेरे खियाल से बिलकुल ना काफी है। दूसरे कभी ऑनरेबल मेंबर्स ने भी अपना यही खियाल जाहिर किया है कि यह जो मुद्दत रखी गयी है तीन महिने की वह ना काफी है। अिस कानून में पहले के तीन महिने और बाद के दो महिने अैसे कुल पांच महिने की मुद्दत रखी गयी है। लेकिन यह पांच महिने की मुद्दत हालात के लिहाजसे कम है। आज कास्तकारों की जो तालिमी हालत है और मजदूरों की जो तालिमी हालत है अुस लिहाज से यह पांच महिने मुद्दत भी काफी नहीं है। कोअी कानून नाफीज हो तो वह लोगोंके जिल्म मे आने के लिये भी समय लगता है। जो कानून अखबारों में आया होता है अुसे मजदूर पढ़ भी नहीं सकता। अुसे तो पढ़ना लिखना आता नहीं और अुसे पढ़ने की फिक्र भी नहीं रहती। अिस लिये यह जो तीन महिने की मुद्दत रखी है या और दो महीने बाद

कर पांच महिने मुद्दत रखी है वह अुसे काफी नहीं है। अगर कोअी अैसी सूरत आती है कि अिस मुद्दत के अंदर अुस को अिसका अिल्म नही हो सकता है तो फिर क्या किया जायेगा। समझिये कोअी कास्तकार यदि किसी मुकदमे मे फसा हो और चार छे महिने के लिये जेल में गया हो और जेल काट रहा हो तो अैसी हालात में ३ या ५ महिने मुद्दत में वह कैसे अपना काम कर सकता है। और तीन या दो महिने के अंदर याने जियादा से जियादा पांच महिने के अंदर वह कैसे दरखास्त दे सकेगा। अगर कास्तकार या मदयुंन पांच महिने से जियादा अरसे के लिये जेल में हो तो फिर अैसी सूरत में अुसको अिस कानून से क्या फायदा हासिल होगा। और जिस कानून से जो फायदा मिलना चाहिये अुससे वह महरूम होगा। अिसलिये अैसी खास सूरत के लिये अिस कानून में कुछ प्रोव्हिजन (Provision) होना जरूरी है जिससे की वह कास्तकार दरखास्त दे सकें। अुनके लिये अिस तरह का अिंतजाम रखना या कानून में प्रोव्हिजन (Provision) रखना जरूरी है।

अिस कानून में अेक सेक्शन यह भी रखा गया है कि किसी वकील को फरिखैन की वकालत करने के लिये मना किया जाय, अुन्हे वकालत करने की अिजाजत नहीं दी गअी है। अिससे जो साहुकार तबका है वह जियादा अकलमंद होने की वजह से फायदा अुठाता है। और वह मदयुंन को फांसने की कोशिश करता है। अिस कानन में वकालतन् पैरवी के लिये मना किया गया है। लेकिन जो दायन रहता है वह जियादा चालाक होता है वह अिसमें से दूसरा रास्ता निकाल लेता है लेकिन आखीर में जो मदयुंन हैं वह महरूम होता है। मदयुंन के लिये अिसमें कोअी रास्ता नहीं रहता दूसरी बात यह है कि दरखास्त पेश करने के लिये अेक खास नमूना रखा गया है। अुसी नमूने के मबाफिक दरखास्त पेश होनी चाहिये। हमारे कास्तकार तो बिलकूल अनपढ हैं। वह जो नमुना रखा गया है अुसे वह जान भी नहीं सकते और जो नमुना रखा गया है अुसे वे पढ भी नहीं सकते अुसे वह नमुना लेने के लिये कोर्ट में जाना पडेगा और वहां पर चार आठ आने खर्च करने पडेंगे तब अुसे वह फॉर्म मिल सकेगा।

अिसके बाद कानने मेयाद का सवाल आता है। कानूने मेयादे समाअत जो है अुसके बारे में सोंचना चाहिये। यह जो मेयाद रखा गया है वह मद १५९ के तहत रखा गया है। अिस मेयाद को बढाने की जरूरत है। जो मुदयन रहता है वह अपनी पैरवी नहीं कर सकता है। अिसलिये अुसको वकीलों के जरिये पैरवी करने की अिजाजत देनी चाहिये। दायन और मदयुन दोनों के लिय वकालतन् पैरवी की अिजाजत नहीं रखी गअी हैं यह ठीक नही है। अिसके सिलसिले में मुझको यह कहना है कि दायन के लिये अिस तरह की कैद रखी जाय तो ठीक हें क्योंकि यह लोग बहुत चालाक होते हैं लेकिन मदयुन के लिये वकालतन् पैरवी करने की अिजाजत देनी चाहिये। साहूकार का मुख्त्यार वकील भी बन सकता है। और अुसके बाद फिर वह वकील मुख्त्यारन् पैरवी कर सकते हैं। वकील या मुख्त्यार दोनों मे से कोअी पैरवी नहीं कर सकता अैसा कोअी साफ मनशा दफे मे नहीं बताया गया है। मुख्त्यार तो पैरवी कर सकता है अैसा दफेसे जाहिर हो रहा है। अिस कानून में जो बातें कही गअी हैं अुसमें तो साहूकार तबका पूरे तौर पर जद में नहीं आता है क्योंकि वह ज्यादा चालाक होने की वजहसे कानून की पाबंदी से हमेशा भागने की कोशिश करता है। साहूकार तबका पहले से ही अिससे दूर रहा है। वह तो पहले से ही अिस तरह जकडबंदी कर लेता है कि कानून की जद में न आसके। वह तो पहले से ही कास्तकार या मजदूर जो अुससे कर्जा लेता है अुसको अैसा जकडबंद कर

लेना है कि वह अुसके हाथ मे बाहर न जा सके। वह जब ५०० रुपये कर्जा देता है तो अुसके बदले १००० रुपये का दस्तावेज लिखा लेता है। और अेकबाली डिक्री भी जब करता है तो अुनको यह भी मालूम होता है कि कर्जा किस अकसात में चुकाया जा रहा है। और यह अकसात मुकर होने के बाद जो रक्कम वसूल होगी अुसको २ रुपया सेंकडा के हिसाब से सूद लगाया जायेगा तो आखीर में कितने रुपये होंगे अुस हिसाब से जुमला रक्कम मिलाकर डिक्री कर लेता है। अिस तरह वे गरीब लोग साहूकारों के जकडबंदी में अैसे फसे रहते हैं की वहां से निकल नहीं सकते। अिसका भी अिनसेदाद होना चाहिये। और यह जो कानून बनाया जा रहा है अुसका जियादा से जियादा फायदा कास्तकारों को और गरीब मजदूरों को मिलना चाहिये।

दूसरी चीज यह है कि अिस कानून में जो दफा २५ है वह विश्वास बय के मुतालिक है। साहूकार लोग बहुत चालाक होते हैं। साहूकार लोग कानूनी जकडबंदी से बचने के लिये सारी चीजों को पहिले ही ठीकठाक करके ही आदलतों में जाते हैं। जब कानून अिन्सेदादे अितेकाल जरअी नाफीज हुआ और अिस कानून के तहत जो केसेस बयनामें के बारें मे रहते थे अुसमें बयनामें को रहननामा ठहराना बडा कठीन था। और कास्तकारों को अिन लोगों ने अुनकी जमीनात से अलग किया और बेलिफ (Bailiff) के जरियेसे कब्जा हासिल किया। और कास्तकार के पास कुछ भी जमीन नहीं रही क्योंकि अुसके दफा (६) की अिबारत बहुत पेचीदी थी अिसलिये जो यह कानून आज नाफीस करने का सोंचा जा रहा है अिसके बारें में भी सोंचा जाना चाहिये कि अिबारत को पेचीदा न बनायें और अिसके लिये भी कोअी सूरत निकाली जाय कि यह बेनामे को आसानी के साथ रहन साबीत कर सकें। जितने बयनामे विश्वास बय के हैं जिनके तहत काफी जमीन को अबतक फरोख्त किया गया है। वह १९४२ के पहले के हैं। दायनों ने काफी कास्तकारों को जमीन वापस देने का वायदा करके जमीन वापस नही दी अिसलिये अिस का न से अिस का भी हल किया जाना चाहिये। बयनामें को रहननामा साबित किया जा सकता है। अैसी साफ गुंजायश अिसमें रखना चाहिये।

अिस तरह ऑनरेबल मिनिस्टर साहब से दरखास्त करके और अुनको फिर अेकबार मुबारकबाद देकर मैं अपनी तकरीर खतम करता हूं।

Mr. Chairman : We now adjourn till 5-05 P.M.

The House then adjourned for recess till Five Minutes past Five of the Clock.

The House re-assembled, after recess, at Five Minutes Past Five of the Clock.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

L. A. Bill No. XV of 1953, the Hyderabad Agricultural Debtors' Relief Bill

* شری کے - اننت رام راؤ (دیورکنڈہ) - مسٹر اسپیکر سر - بہت سے
آنریبل ممبروں نے اس بل اور اس بل کے دفعات پر بہت ہی تفصیل کے ساتھ کافی روشنی

ڈالی ہے ۔ میں ان امور کو مکرر دھرانا نہیں چاھتا لیکن آنریبل منسٹر متعلقہ کی توجہ بعض دفعات کی طرف مبذول کرانا چاھتا ہوں ۔ (آنریبل منسٹر ھاؤز میں موجود نہ تھے)

پہلی دفعہ جسکے کہ متعلق آنریبل منسٹر کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں (آنریبل منسٹر ھاؤز میں تشریف لائے) ۔ وہ یہ ہے کہ جہاں ڈیٹر کی تعریف کیگئی ہے وھاں ضمن ۱ میں اگریکلچرسٹ کی تعریف یہ کیگئی ہے کہ اگر کوئی کسان اپنی اراضی لیز پر دے تو اس کسان کو خارج کردیا گیا ہے ۔ حالانکہ بہت سے چھوٹے کسان ہوتے ہیں جو اراضیات کے مالک تو ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات جانوروں وغیرہ کے مرجانے کی وجہ سے یا دیگر وجوھات کی بنا پر اپنی اراضیات کو قول پر دیتے ہیں ۔ ایسی صورت میں چھوٹے چھوٹے کسان اس تعریف سے خارج ھوجائینگے اسلئے آنریبل منسٹر کی توجہ اس جانب مبذول کراتے ہوئے میں یہ خواھش کرتا ہوں کہ اسکو حذف کیا جائے ۔

اسکے بعد ضمن ۶ میں '' فینانس آف کراپس ،، اور '' سیزنل فینانس ،، کی بھی تعریف کیگئی ہے مگر دفعہ ۳ میں ان دونوں کو بھی اس قانون کے اثر سے محفوظ کیا گیا ہے ۔ دفعہ ۳ کے ضمن ۳ اور ۴ میں

(*iii*) Any sum due to a Co-operative Society & —(*iv*) "any sum advanced solely for the purpose of financing of crops or for the purpose of seasonal finance as provided in this Act".

اس سے تحفظ کیا گیا ہے ۔ حالانکہ دیہات میں بسنے والے کسانوں کو موسمی قرضہ کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے ۔ اسی پر انکی زراعت کا دار و مدار ہوتا ہے ۔ اسلئے میں چاھتا ہوں کہ دفعہ ۳ میں سے ایسے قرضوں کو حذف کردیا جائے ۔

اکثر و بیشتر کسانوں کے ثالثی فیصلہ ہوکر انکی جائداد نیلام ہوتی ہے ایسے کسانوں کا بھی تحفظ کیا گیا ہے ۔ وہ چاہیں تو یہ قرضہ جات اس قانون کی بعض دفعات کے تحت ریڈیوس کرسکتے ہیں ۔ دوسرے ساھوکاروں کی صورت میں عدالتوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے لیکن کوآپریٹیو سوسائیٹی کے سلسلہ میں یہ اختیار نہیں دیا گیا ۔ بہت سے کسان کوآپریٹیو سوسائٹی کے مقروض ہوتے ہیں اسلئے اسکا تحفظ نہ کیا جائے تو بہت ہی مناسب ہے ۔

اسکے بعد دفعہ ۱۸ ہے ۔ جونہی درخواست عدالت میں پیش ہوتی ہے اس پر ایشوز قائم ہوتے ہیں ۔ پہلی تنقیح یہ ہوگی کہ آیا وہ ڈیٹر ہے یا نہیں اور دوسری یہ کہ پندرہ ہزار سے زائد قرض ہے یا نہیں ۔ حالانکہ بہت سے ایسے قوانین ہیں (قانون قرضہ دھندگان وغیرہ) جنکے تحت کوئی شخص بلاحصول لائسنس عدالت میں دعوی دائر نہیں کرسکتا ۔ آیا وہ قرض بین المعیاد ہے یا بیرون معیاد ہے ۔ ایسی تنقیحات دفعہ ۱۸ کے تحت قائم نہیں کیگئی ہیں ۔ بلکہ تنقیح یہ ہوگی کہ آیا وہ قرضہ دھندہ ہے یا نہیں ۔ آیا قرض پندرہ ہزار سے بڑھکر ہے یا نہیں ۔ حالانکہ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ دعوی قابل پیش رفت ہے یا نہیں ۔

اسکے بعد دفعہ ۴۲ کے تحت یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جو بھی کارروائی کیجاتی ہے وہ ضابطہ دیوانی کے تابع ہوگی - ایسی صورت میں دوسرے قوانین کو بھی ملحوظ رکھا جائیگا یا نہیں اسکی بھی صراحت کی ضرورت ہے - ورنہ وہ دوسرے قوانین کے تحت ناقابل پیش رفت ہوگا - اسکی توضیح کی ضرورت ہے -

اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری محمد علی (گلبرگہ) - مسٹر اسپیکر سر - کسانوں کو قرض کے بوجھ سے بچانے کیلئے جو بل ایوان کے سامنے پیش ہوا ہے اسکا میں خیرمقدم کرتا ہوں - کسانوں کو قرض کے بوجھ سے بچانے کا مسئلہ کافی عرصہ سے ہندوستان میں حکومتوں اور ماھرین معاشیات کے زیرغور رہا ہے - ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں صوبہ جاتی حکومتوں نے اس سلسلہ میں قانون سازی کی ہے - ماھرین معاشیات نے تحقیق کے بعد یہ رائے دی ہے کہ ہندوستان کا کاشتکار قرض میں جنم لیتا ہے - قرض میں اسکی زندگی پروان چڑھتی ہے اور قرض ھی میں وہ نذر اجل ہوتا ہے - یہ ہے وہ صورت حال جس سے کسانوں اور کاشتکاروں کی حالت کا پتہ چلتا ہے - ایک زمانہ ایسا تھا جبکہ مہاجنوں اور ساھوکاروں کو سود حاصل کرنے کے سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہ تھی - ان پر کوئی پابندی نہ تھی - بھاری شرح سود سے رقومات قرض پر دیجاتی ھیں - جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس سود کا بوجھ برداشت کرتے کرتے کسان کی نسلیں ختم ہوجاتی تھیں لیکن قرض کا بوجھ ختم نہیں ہوتا - نسلا بعد نسلا ایک ساھوکار کے قرض کا بوجھ دیہاتی کسان کے سر پر چلا آتا ہے - اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے پرانے قرضوں کیلئے قانون سازی کا ایک طریقہ اختیار کیا گیا یا تو پرانے قرضوں کے بارے میں مصالحت قرضہ یا موجودہ بل کے مائل قانون کے ذریعہ ریلیف (Relief) کی کوشش کیگئی ہے - گویا قانون کو نافذ کرتے وقت جو قرضے ھیں انکی حد تک ایک قانون نافذ کیا گیا ہے - اسکے بعد آئندہ قرض کے ٹرانزاکشن (Transactions) یا معاملات کو ریگولیٹ (Regulate) کرنے کے لئے علحدہ قوانین بنائے گئے - چنانچہ حیدرآباد میں دو قوانین ھیں ایک تو منی لینڈرس ایکٹ (Money-lenders Act) اور دوسری قانون مصالحت قرضہ - منی لینڈرس ایکٹ سنہ ۱۳۴۹ ف فصلی میں حیدرآباد میں نافذ ہوا جسکے ذریعہ ٹرانزاکشنس کو ریگولیٹ کرنے کی کوشش کیگئی - قرض دھندہ پر یہ پابندی عائد کیگئی کہ وہ لائسنس حاصل کرے - مقررہ شرح سود پر قرض دے - پہلے تو سود کی زیادہ سے زیادہ شرح ۱۲ فیصد رکھی گئی تھی بعد میں ۹ فیصد تک گھٹا دیگئی - اس قانون کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی قرض دھندہ زر اصل سے زائد سود حاصل نہیں کرسکتا - گویا سود کے بارے میں پابندی عائد کرنے کیلئے یہ قانون آیا - اسطرح حیدرآباد میں دو قوانین نافذ ہوئے - آج ایک اور بل ہمارے سامنے ہے جسکو اگر قانون کی شکل ملجائے تو وہ قانون مصالحت قرضہ سے زیادہ موثر ہوجاتا ہے - مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جو بل ہمارے سامنے ہے وہ صرف ان قرضوں کی حد تک ہے جو اس بل کے قانون کی شکل اختیار کرنے کی تاریخ

تک ہونگے - جس تاریخ کو یہ بل قانون ہوگا اس تاریخ تک کے تمام قرضے اس کے دائرہ اثر میں ہونگے - اسکے بعد کے دائن اور مدیون کے ٹرانزاکشنس کے بارے میں منی لینڈرس ایکٹ کے تحت عمل ہوگا - مجھے ایوان کے علم میں یہ بات لانی ہے کہ سنہ ۹ ہ فصلی کے قانون کے ذریعہ جو رگولیٹڈ قرضوں کا کاروبار آغاز ہوا وہ بھی اس موجودہ بل کی زد میں آتا ہے - درآن حالیکہ اس بل کا منشاء ایسا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ موجودہ بل اور منی لینڈرس ایکٹ سائیملٹیانیسلی (Simultaneously) پاس نہیں ہوئے اسلئے یہ دقت پیش آئی ہے - اسلئے ایسی جو دقت پیدا ہوئی ہے اسکو دفعہ ۲۲ میں لائسنس کی حد تک تبدیلی کرکے اس کو رفع کیا جاسکتا ہے - اس بل کی نوعیت انسدادی کارروائی کی ہے تاکہ سود کے ذریعہ منی لینڈر جو اکسپلائیٹیشن (Exploitation) کرتا ہے اسکو روکا جائے - اور کسانوں کی بدحالی کو بھی روکا جائے - آنریبل منسٹر انچارج موور آف دی بل (Mover of the Bill) نے اپنی تقریر کے دوران میں بہت سے فیکٹس اینڈ فیگرس (Facts and figures) دئے - اور قرضے کے مسائل کی اہمیت کو واضح کرنے کی کوشش کی - بلاشبہ یہ اہم مسئلہ ہے جسکو حل کرنا ہے لیکن محض انسدادی کارروائی سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا - کیونکہ جتنے قوانین آج سے ۱۵-۱۰ سال پہلے آئے انکے بعد بھی کئی مسائل پیدا ہوئے ہیں - ان قوانین کے نتیجہ کے طور پر مہاجن یا ساہوکار جو سودی کاروبار یا لین دین کررہے تھے ان کی تعداد میں کمی ہوتی گئی - مہاجن یا ساہوکاروں کا طبقہ اس تناسب سے باقی نہیں ہے - بلکہ بڑی حد تک غائب ہوتا جارہا ہے - کسانوں کی حالت یہ ہے کہ ان کو موقتی طور پر فوری قرضوں کی ضرورت ہوتی ہے اور صرف خاص موسم یا فصل پر رقم ان کو مہیا ہوسکتی ہے - انکے لئے شارٹ ٹائیم لونس (Short time loans) فراہم کرنا ضروری ہے - اس غرض کیلئے زرعی بینکس اور لینڈ مارٹگیج بنکس (Land Mortgage banks) سے کاروبار کو پورے طور پر وسعت دینے کی ضرورت ہے - کیونکہ جب تک ایسا نہ کیا جائیگا اس قانون کا مقصد پورا نہیں ہوگا - اور صحیح طور پر کسانوں کو ریلیف نہیں ملتا - جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں وہ آج سے ۱۵-۲۰ سال پہلے کے ہیں - اسکے بعد کئی مسائل سامنے آئے - ایک تو یہ کہ آئندہ ضرورت کے وقت کسانوں کو روپیہ نہیں ملتا - پہلے جو انسٹی ٹیوشنس (Institutions) تھے خواہ وہ لوٹ کھسوٹ ہی کیوں نہ کرتے ہوں انکے ختم ہوجانے سے بھی مشکل پیدا ہوگئی ہے کیونکہ ضرورت کے وقت رقم مہیا کرنے کا دوسرا انتظام نہیں ہوا - ضرورت اس امر کی ہے کہ زرعی بینکس اور لینڈ مارٹگیج بنکس کے ذریعہ کسانوں کو فوری طور پر قرضہ جات مہیا کئے جائیں - ہم دیکھتے ہیں کہ کسان ایسے غیرمعمولی موقتی اور فوری ضروریات میں اپنے بیل وغیرہ فروخت کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے - حیدرآباد میں کوآپریٹیو موومنٹ (Co-operative movement) کا آغاز تو ہوا - لیکن کوآپریٹیو سوسائیٹیز (Co-operative Societies) جس انداز میں یہاں کام کررہی ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے اور ہمارے سامنے ایسی سیکڑوں مثالیں

ھیں کہ ایک شخص نے کسی کوآپریٹیو سوسائیٹی سے قرض حاصل کیا اس سے سوسائیٹی نے اصل سے دوگنا تین گنا سود وصول کیا لیکن پھر بھی زر اصل دوگنا تین گنا مطالبہ عائد کیا جاتا ھے ۔ میں یہ معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ آخر کوآپریٹیو سوسائیٹیز کے اس طریقہ عمل کا کیا جواز ھے ۔ اس موقع پر میں صرف اسی حد تک عرض کرنا چاھتا ھوں کہ دفعہ (۳) میں کوآپریٹیو سوسائیٹیز کو اس قانون کے اثر سے جو مستثنی رکھنے کی کوشش کیگئی ھے اسکو خارج کردیا جائے اور کوآپریٹیو سوسائیٹیز اس قانون سے مستثنی قرار نہ دئے جائیں ۔

اس بل کے مختلف دفعات پر ھاؤس کے بہت سے آنریبل ممبرس نے بہت سی قانونی موشگافیاں کیں ۔ مجھے محض اعتراضات سنکر حیرت ھوئی خصوصاً دفعہ (۴) کے بارے میں اعتراض کیا گیا جس میں یہ درج ھے کہ اس قانون کے نفاذ کے (۳) مہینے کے اندر ڈیٹر (Debtor) یا کریڈیٹر (Creditor) اپنے قرضوں سے متعلق درخواست پیش کردیں ۔ اس کے تعلق سے یہ کہا گیا کہ یہ قانون اپلائی (Apply) بھی نہونے پائیگا کہ تین مہینوں کی مدت ختم ھوجائیگی ۔ اس بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ھے کہ آنریبل ممبرس نے اس بل کے دفعہ (۱۶) کو پڑھا ھوگا ۔ اگر وہ اس پر غور کرتے تو ایسا اعتراض نہ کرتے ۔ دفعہ (۱۶) اس بل کی روح ھے ۔ واقعہ یہ ھے کہ اگر دفعہ (۴) کے تحت قرضہ جات کے متعلق درخواستیں اندرون تین ماہ پیش نہوں تو وہ قرضہ جات وائیڈ (void) قرار پائینگے ۔ مجھے یہ عرض کرنا ھے کہ اگر یہ ۳ ماہ کی شرط نکالدی جائے تو دفعہ ۱۶ کو بھی حذف کرنا پڑیگا ۔ اور اس قسم کی تبدیلی یا ترمیم سے قرض دھندہ پر مہلک طور پر اثر پڑیگا ۔ اور دفعہ ۴ میں جو مدت دیگئی ھے اگر اسمیں اضافہ کیا جائے تو اسکا فائدہ کریڈیٹر کو پہنچتا ھے ۔ میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ اصل میں دفعہ (۴) اور دفعہ (۱۶) کا گہرا تعلق ھے ۔ دفعہ ۱۶ ھی ۔ اس بل کی اصل روح ھے ۔ اسی سے بڑی حد تک کاشتکار کو ریلیف ملنے والا ھے یہ بھی کہا گیا کہ بیرون میعاد قرضہ جات کو اس بل کے ذریعہ اندرون میعاد لانے کی کوشش کیگئی ھے ۔ قانون میعاد سماعت ایک عام قانون ھے جو تمام قوانین پر حاوی ھے سوائے اس کے کہ اسکے بارے میں کوئی خصوصی دفعات ھوں یہ بل ان قرضوں کے متعلق ھے جو اندرون میعاد ھیں ۔ جن قرضوں کا تذکرہ سکشن ۲۲ میں کیا گیا ھے وہ ایسی ھی قرضے ھونگے جو اندرون میعاد ھوں ۔ اگر کوئی آنر : ممبر یہ سمجھتے ھیں کہ سنہ ۱۹۳۶ع کے قرضے کس طرح اندرون میعاد ھوسکتے ھیں تو مجھے صرف اس حد تک عرض کرنا ھے کہ اگر ھر تین سال کے اندر قرضہ کی دستاویز کا رینیول (Renewal) کیا جاتا رھا ھو تو سنہ ۱۹۳۶ع تو کیا دو سو سال پہلے کی دستاویز پر حاصل کیا ھوا قرض بھی اندرون میعاد ھوسکتا ھے ۔ اسلئے اندرون میعاد لانے کا سوال پیدا نہیں ھوتا ۔ ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا کہ اگر ۳۰ سال پہلے کسی شخص نے اپنی زمین رھن رکھکر قرض حاصل کیا ھو تو اس قانون کے ذریعہ اس کو بھی قرض کی تعریف میں لایا گیا ھے ۔ ایسے کاشتکاروں کو بھی اس سے فائدہ کا موقع دیا گیا ھے جو بلا لحاظ اس

کے کہ وہ مالک اراضی ہیں یا نہیں اگر انہوں نے دو سال پہلے کاشت کی ہو تو وہ اس بل سے مستفید ہوسکتا ہے .....

شری کے - وی - رام راؤ - بل میں " اینڈ " کے الفاظ ہیں " آر " نہیں ہے

شری محمد علی - یہ جو بل ہے بمبئی کے ایکٹ کے مطابق ہے اور مختلف عدالتوں میں یہ مسئلہ معرض بحث میں آیا ہے - کئی مقدمات میں یہ طے پاچکا ہے - کوئی شک و شبہ کی بات نہیں ہے بالکل واضح چیز ہے - اس لحاظ سے ٹیننٹ (Tenant) کو بھی اسکا فائدہ پہنچتا ہے - اس شخص کو جو دوسرا پیشہ انجام دیتا ہے اس بل سے فائدہ اٹھاسکتا ہے لیکن جن کی گزر بسر کا اصل ذریعہ زراعت کی آمدنی ہے میں عرض کرونگا کہ اس تعلق سے یہ اتنی واضح اور جامع تعریف ہے کہ حقیقی معنوں میں جتنے کاشتکار ہیں انکو اس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے - البتہ جو تعریف ڈیبٹر (Debtor) کی کیگئی ہے اس میں غیرمعمولی وسعت ہے - رنٹ وغیرہ بھی اسمیں آسکتا ہے اس تعریف کی حد تک اس میں کچھ تبدیلی کیجائے تو میں سمجھتا ہوں کہ سہولت ہوگی اور ایسے تمام رقومات مطالبات اور واجبات کو ڈیٹ (Debt) کی تعریف سے خارج کرنا چاہئے جن پر کوئی سود یا منافع کسان کو ادا نہ کرنا پڑتا ہو - بہرحال مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ یہ قانون مصالحت قرضہ سے زیادہ موثر ہے کیونکہ اسمیں بہت سے آپریٹیو سکشنس (Operative Sections) ہیں - خاص طور پر دفعہ ۲۲ - دفعہ ۲۲ کے لحاظ سے انتہائی جو سود دلایا گیا ہے وہ زر اصل کی حد تک ہے - اسمیں بھی سنین کے لحاظ سے تخفیف کیگئی ہے پھر یہ گنجائش فراہم کیگئی ہے کہ چالیس فیصدی اور تیس فیصدی کی حد تک زر اصل اور سود دونوں میں کمی کیجائے - سب سے زیادہ اہم سکشن جس سے کاشتکار کو حقیقی معنوں میں مدد مل سکتی ہے وہ دفعہ ۳۱ ہے - اس میں یہ ہے کہ اگر کاشتکار میں ادائی کی سکت نہیں ہے تو دفعہ (۲۲) کے تحت جو اوارڈ (Award) ہوگا اس میں کمی ہوسکتی ہے - میں عرض کرونگا کہ یہ بہت اہم دفعہ ہے اس میں صحیح معنوں میں ایک ایسے اصول کو رکھا گیا ہے جس سے کاشتکار کو اسکے موجودہ معاشی حالات کے لحاظ سے اور اسکی سکت کے لحاظ سے کافی مدد ملسکتی ہے -

اس بل کی دفعہ (۲۴) ایک بہت خاص اور امتیازی دفعہ ہے - قانون شہادت کی سختی کو بھی اس دفعہ نے زائل کیا ہے - دستاویز کے مضمون کے خلاف ثابت کرنے کی اجازت نہیں تھی اس سختی کو اس میں رفع کیا گیا ہے - قانون انتقال اراضی زرعی میں بھی ایک حد تک سہولت دیگئی تھی لیکن اس دفعہ میں غیرمعمولی سہولت دیگئی ہے اور حقیقی معاملہ کی جانچ پڑتال کیلئے ایک موقع فراہم کیا گیا ہے - غرض مند کاشتکاروں سے ساہوکاروں نے اکثر صورتوں میں وثواس بیع نامہ کی صورت میں اراضیات کا بیع نامہ کرالیا ہے - در اصل دستاویز کے تکمیل کرنے والوں کا منشاء بیع کرنے کا نہ تھا - ہمارا تجربہ ہے کہ اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں - یہ دفعہ ایسی ہے کہ اس سے حقیقی معنوں

میں کشتکار امداد حاصل کرسکتا ہے - میں ایک اور چیز کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرونگا وہ یہ کہ ادائی کی شکل میں گورنمنٹ نے سہولت فراہم کرنے کی گنجائش رکھی ہے - اسطرح کہ لینڈ مارٹ گیج کے ذریعہ ادائی ہوگی - اس ادائی کی طمانیت کا سرٹیفکٹ دائن کو دیا جائیگا - یہ اس بل کی ایک خاص دفعہ ہے - اگر حقیقی معنوں میں امپیمنٹ (Implement) کیا جائے تو قرض سے نجات ملسکتی ہے -

آخر میں اس سکشن کے بارے میں عرض کرونگا جس کی روسے وکلتاً پیروی کا امتناع ہے - قانون مصالحت قرضہ میں بھی وکلتاً پیروی کی اجازت نہیں تھی - نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیشہ وکلاء نے فریقین کو مجلس مصالحت قرضہ میں رجوع ہونے سے باز رکھا - صورت حال یہ ہے کہ کسان اتنے انپڑھ ہیں کہ وہ قانون کے منشاء و مفہوم کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ اوس سے استفادہ کی صلاحیت رکھتے ہیں - کیا سچ تعلیمی اور ذہنی اعتبار سے آج اتنا ڈیولپڈ (Developed) ہوگیا ہے کہ وہ مشیران قانونی کی امداد سے بے نیاز ہوچکے ہے اگر ایسا ہے تو اس قسم کے امتناع سے فائدہ ہوگا لیکن میرا خیال یہ ہے کہ تھوڑے سے نقصان کو روکنے کیلئے ایک بڑے نقصان کی صورت پیدا ہونے کا اندیشہ ہے کیونکہ ایسی صورت میں کسی قسم کا کوئی قانونی مشورہ کوئی وکیل کسی فریق کو نہیں دیگا - وکلاء قانون کے نفاذ میں مدد دیتے ہیں - قانون کو عام کرنے میں مدد دیتے ہیں - کیا گورنمنٹ کے پاس کوئی مشنری (Machinery) ایسی ہے جو قانون کو عوام تک پہنچائے - کوئی مشنری ایسی ہے جس سے جاهل اور انپڑھ کسانوں تک اس قانون کو پہنچا کر اسکی روشنی میں انکے مقدمات کو پیش کرسکے - کسانوں کی حالت تو یہ ہے کہ انکے قتل ناموں پر انکی دستخط کرالیجاسکتی ہے - ان حالات میں انکے کیسس کافی تعداد میں کورٹس میں نہ جاسکینگے اور اس سے وہ فائدے حاصل نہ ہوسکینگے جنکی ہمیں توقع ہے - قانون مصالحت قرضہ جات کے بورڈ کئی برس سے ہیں - گلبرگہ میں بھی بورڈ ہے جہاں سال میں چار کیسس پیش ہوتے ہیں - فریق رجوع ہونا چاہتے ہیں لیکن انکو مشورہ دینے والا کوئی نہیں ہے - وہ وکلاء کے پاس جاتے ہیں تو وہ انہیں مجالس مصالحت قرضہ میں رجوع ہونے کی بجائے عدالت دیوانی میں چارہ کار اختیار کرنے کا مشورہ دیتے ہیں - اسلئے میں عرض کرونگا کہ اس قسم کا امتناع ان مخصوص حالات میں نہ ہونا چاہیئے ورنہ ڈیبٹر کو نقصان ہوگا - اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

شری سری ہری (کنوٹ) - مسٹر اسپیکر سر - ایوان کے سامنے اسوقت زرعی مدیونان کو ریلیف (Relief) دینے کا ایک مسودہ قانون پیش ہوا ہے - اس مسودہ قانون کو پڑھنے سے معلوم ہوا کہ واقعی طور پر زرعی مدیونان کو کافی ریلیف ملتی ہے اس نوبت پر ہمکو یہ دیکھنا ہے کہ اس بل کے کیا پرنسپلس (Principles) ہیں - اسکا یہ پرنسپل ہے کہ زرعی مدیونان جو ہیں انکو ہم کس طرح ریلیف دیسکتے ہیں خاصکر قرضہ جات میں - کیونکہ قرضہ ایک ایسی چیز ہے کہ اسکی وجہ سے کسان جو کچھ

بھی کرتا ہے جو کچھ اپنی محنت سے حاصل کرتا ہے اور جو فصل دروکرتا ہے اس میں اسکو برکت نہیں ہوتی ۔ اسکو برکت نہ ہونے کی اصل وجہ یہی قرضہ ہے ۔ محض اس قرضہ کی ادائی کے سلسلہ میں جس میں نہ صرف اصل ہوتا ہے بلکہ اصل سے کئی گونہ زیادہ سود اسکو ادا کرنا پڑتا ہے ۔ اس لئے آج کے حالات میں اس قانون کی نہایت ضرورت ہے ۔ میں کل سے کئی فاضل مقررین کی تقریریں سن رہا ہوں ۔ بعض لوگوں نے گورنمنٹ کو دھنیواد دیا اوربعض لوگ کہتے ہیں کہ اس بل کی وجہ سے کاشتکاروں اور غریب کسانوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ جو (۱۰) ہزار روپیہ کا قرض رکھنے والے ہیں اون کو اور بڑے بڑے لوگوں کو فائدہ ہوگا ۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ اس بل پر بھی اسی طرح نکتہ چینی کیجاتی ہے جسطرح کہ وہ قانون ایسی حکومت نے بنائے ہیں جو ڈیموکریٹک نہیں ۔ میں اس موقع پر یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اس ڈیموکریٹک گورنمنٹ سے پہلے دوسری جو گورنمنٹ تھی اس گورنمنٹ کا مقصد کچھ اور تھا اور اس گورنمنٹ کا مقصد کچھ اور ہے ۔ میں یہ صاف صاف طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کا جو مقصد ہوتا ہے اوسکی تکمیل کے لئے قانون بنائے جاتے ہیں ۔ برٹش گورنمنٹ کا مقصد یہاں حکومت کرنے سے یہ تھا کہ یہاں کا جو کچا مال یعنی رامیٹیریل (Raw material) ہو وہ انگلستان لیجائیں اور وہاں کے کارخانوں میں اس رامیٹیریل سے جو اشیاء تیار ہوں وہ یہاں آکر بکیں ۔ اسطرح ہندوستان کو بہترین مارکٹ بنالیں ۔ یہ اون کا مقصد تھا ۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے وہ گورنمنٹ ویسے قوانین بناتی تھی ۔ لیکن آج ڈیموکریسی کی حکومت ہے اور اس حکومت کا مقصد یہ ہے کہ معاشی ۔ سماجی اور تعلیمی مساوات قائم ہو ۔ اور اون سارے لوگوں کو جن پر واقعی طور پر ظلم و زیادتی ہوئی ہو اون کو ریلیف دی جائے چنانچہ یہ ریلیف دلانے کے سلسلہ میں ہی یہ قانون بنایا گیا ہے ۔ اس قانون کی جو خاص خاص چیزیں ہیں میں انہیں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ سب سے پہلے تو یہ کہ اب تک جو سب سے پہلے درخواست گزار عدالت میں قرضہ کے سلسلہ میں ہوتا تھا وہ ساہوکار ہوتا تھا ۔ دائن ہوتا تھا ۔ وہ اس قسم کا دعوی کرتا تھا کہ فلاں شخص کے ذمہ میری اس قدر رقم ہے وہ مجھے دلادی جائے ۔ تو عدالت میں رجوع ہونے والا شخص دائن ہوتا تھا ۔ اور مدیون کے جانب سے پیش ہونے یا مدیون کو درخواست پیش کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا لیکن اس قانون میں ایسا پروویژن (Provision) ہے اس پروویژن کے ذریعہ مدیون درخواست دے سکتا ہے کہ میری ذمہ کی رقم کا تصفیہ کیا جائے یا مجھے سمجھوتہ کا صداقت نامہ دیا جائے ۔ اس سلسلہ میں وہ درخواست پیش کرسکتا ہے ۔ اوسکے علاوہ اب تک ضابطہ دیوانی کے تحت یا کسی اور قانون کے تحت کسی عدالت دیوانی میں کوئی دعوی پیش ہوتا ہے تو کافی رسوم دینا پڑتا تھا ۔ اس قانون میں صرف ایک روپیہ رسوم رکھا گیا ۔ اور اس رسوم پر دونوں فریق درخواست دے سکتے ہیں ۔ یہ بھی ایک ریلیف ہے ۔ بعض لوگ محض اس رسوم کی ادائی کو ایک بوجھ سمجھکر دعوی ہی پیش نہیں کرتے تھے اسکے بعد سے سب سے اہم دفعہ (۲۲) ہے ۔ اسکے سلسلہ میں جو

قرضہ جات ہیں ان کا ایک حصہ ختم کردیا جاتا ہے یعنی (۳۰) پرسنٹ (۳۰) پرسنٹ جیسی شکلیں نکلتی ہیں اوسکے پیش نظر گویا ہم قرضہ جات کے حصوں کو توڑ رہے ہیں ۔ اس کے بعد سود کسطرح محسوب ہونا چاہیئے وہ طریقہ بھی بتلایا گیا ہے ۔ اس طریقہ کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ ساہوکاروں کو نہیں ہوگا جو کہ آج کل فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔ اس سے بڑھکر اس قانون میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ ضابطہ دیوانی کے تحت جو قرقی سے قابل مستثنی ہیں وہ یہاں بھی مستثنی رہینگے ۔ ساتھ ہی ساتھ مدیون کے دینے کی سکت کتنی ہوگی وہ بھی بتلائی گئی ہے یعنی اس کی جائداد کا (۶۰) فیصد تک رقم کی ادائیگی میں جائیگا ۔ اس میں بھی خالص آمدنی کے اوپر ہی حساب لگایا جائیگا ۔ اور دوسری شکلیں بھی بتلائی ہیں گئی جو رقم واجب الادا ہوتو اوسکے لئے اقساط مقرر کئے جائینگے اگر وہ شخص واقعی طور پر اقساط ادا کرنے کے قابل نہو اور اسکی نٹ انکم (Net income) اقساط سے بھی کم ہوتو مزید معافیات ملینگی ۔ اسکے بعد بھی آخر میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اقساط بھی ادا کرنے کے ناقابل ہوتو کامل طور پر معاف دیجائیگی ۔ چنانچہ اس طرح قرضہ جات کا بوجھا نکلنے کے لئے یہ مسودہ پیش ہوا ہے ۔ میں اس سلسلہ میں منسٹر انچارج کو دھنیہ واد دیتا ہوں کہ واقعی طور پر جو لوگ اس قرضہ کے بوجھ کی وجہ سے پریشان ہیں اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد اوسکا پورا پورا فائدہ اون بچھڑے ہوئے لوگوں کو ملیگا ۔

شری ادھو راؤ پٹیل ۔ آج ہاؤز کے سامنے ایک بہت ہی اہم بل پیش ہوا ہے مقروض ہندوستان کے مقروض کسانوں .....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ قبل اسکے کہ ڈسکشن جاری کیا جائے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر کافی ڈسکشن ہوچکا ہے اور اب بھی بہت سے ممبرس بولنے والے ہیں اس لئے مختصر طور پر کہا جائے ۔

* شری ادھو راؤ پٹیل ۔ ہمارے ملک میں قرضہ کی جو حالت ہے اور کتنے کسان مقروض ہیں اون کا ڈاٹا مُوور آف دی بل نے ہاؤز کے سامنے رکھا ہے ۔ لیکن قرضہ کے معاملات میں یہاں جو زمین ٹرانسفر ہوئی ہے اوسکا ڈاٹا بھی کیشو آئینگار نے دیا ہے ۔ بھروچہ کی رپورٹ میں انہوں نے لکھا ہے ۔

Total land that has passed out during the last 15 years from the possession of cultivators out of the occupied area of 1027, 675 acres into the possession of money tenders and village officers ; 1,06,454 acres.

یعنی دس لاکھ میں سے ایک لاکھ ایریا کم ازکم ان قرضہ جات میں ٹرانسفر ہوگیا ۔ سنہ ۳۰ء میں انہوں نے تحقیقات کر کے یہ لکھا ہے ۔ اسکے بعد کیشو آئینگار نے بھی لکھا ہے ۔

The area transferred comprises 7.0 per cent of the occupied area in the 118 villages. 63.8 per cent of the area was parted with.....

جو غیر کاشت کرنے والے ھیں یا بڑے بڑے ساھوکار ھیں اونکے قبضہ میں (۶۳) پرسنٹ زمین چلی گئی ھے -

........with by cultivating classes and 36.2 per cent by non-cultivating classes. On the other hand 80.2 per cent of the transferred land was secured by persons actually cultivating the land while 19.8 per cent was secured by persons not actually cultivating.

جو زمینات ھیں وہ قرضہ کی وجہ سے دن بدن ایسے طبقے کے ھاتھوں میں چلی جارھی ھے جو نہ کاشتکار ھیں نہ زمین سے تعلق رکھتے ھیں - اس رپورٹ کی بنا پر سابقہ حکومت نے قانون قرضہ دھندگان - قانون مصالحت قرضہ اور قانون انسداد انتقال زرعی اراضی بنایا تھا - اسکے بعد صورت حال ٹھیک رھی کیونکہ اوس زمانے میں انتقالات میں پابندیاں تھیں - اور آج ھمارے سامنے یہ اگریکلچرل ڈیٹرس ریلیف ایکٹ (Agricultural Debtors Relief Act) ھو بہو لفظ بہ لفظ بمبئی ایکٹ کی نقل کر کے پیش کیا گیا ھے - جو بنیادی اصولوں پر یہ قانون بنا ھے وہ وھی ھیں جو بمبئی میں فالو کئے گئے ھیں - میری رائے یہ ھے کہ اس بل کو ڈرافٹ کرتے وقت ھمارے سابقہ قانون کے جو پرنسپلس ھیں اون پر غور کیا جاتا تو مفید ھوتا - مثال کے طور پر اس قانون میں قرض دھندہ کی تعریف نہیں کیگئی ھے - ھمارا سابقہ قانون قانون مصالحت قرضہ میں قرضہ دھندہ کی تعریف کیگئی ھے - جسکے ذریعہ قرضہ دھندہ پر پابندیاں عائد کیگئی تھیں - اوس قانون کے سکشن (۳) کے تحت ساھوکاروں پر لیسنس حاصل کرنے اور اپنا نام رجسٹر میں درج کرانے - اگر وہ لیسنس نہ لیں تو اون کو جرمانہ کرنے کا تعلقداروں کو ادھیکار دیا گیا تھا - بعض نظائر ھائیکورٹ کے ایسے بھی ھیں کہ کریڈیٹر کریڈٹ کرتے وقت یا دعوی دائر کرتے وقت لائسنس نہو تو یہ ال لیگل کنٹراکٹ ھوگا اور دعوی دائر نہیں کیا جاسکتا - بعض انظائر یسے بھی ھیں کہ قانون کی خامی کی وجہ سے ایسا انٹربریٹیشن کیا گیا ھے کہ یہ ایک پروسیجرل میاٹر ھے اکزیکٹیو افیسر اسکی پنشمنٹ (Punishment) دے سکتا ھے - لیکن لائسنس لینے کا جو اصول ھے وہ اس اصول پر مبنی ھے کہ پرانے طریقہ پر جو منی انوسٹ (Money invest) کیجاتی تھی اسکو بند کر کے کوآپریٹیو بنکس - گروی بنکس اور دیگر ذرائع سے کسانوں کو قرض کی سہولت دی جائے - اسلئے اگر ان نظائر کے مدنظر ھم اسے اسپیسفکلی ایکٹ میں قرضہ دھندوں کی تعریف میں رکھ دیتے - وہ لائسنس یافتہ ھوتے اور معاملہ بورڈ کے سامنے آتا تو اچھا ھوتا - اگر اس طرح کا ڈیفینیشن دیا جاتا تو مناسب ھوتا -

دوسری چیز یہ ھے کہ " ڈیٹر " کی بمبئی ایکٹ میں جو تعریف ھے وھی تعریف ھمارے پاس بھی ھے اسلئے کہ یہ اسی کی نقل ھے -

(5) "debtor" means—

(a) an individual—

(i) who is indebted;

(ii) who holds land used for agricultural purposes or has held such land at any time not more than 30 years before the 30th January, 1945 which has been transferred whether under an instrument or not and which transfer is in the nature of a mortgage although not purporting to be so;

(iii) who has been cultivating land personally for the cultivating seasons in the two years immediately preceding the date of the coming into operation of this Act or of the establishment of the Board concerned under the repealed Act;

اس تعریف کے لحاظ سے وہی شخص اس قانون سے فائدہ اٹھاسکتا ہے جو قانون کے نفاذ سے دو سال پہلے تک کھیتی کیا ہو - یہ ہوسکتا ہے کہ سکی کھیتی قرضہ میں چلی گئی ہوتو اس قانون میں انکے لئے کوئی چارہ کار اختیار کرنیکی گنجائش نہیں ہے - سکشن (٣) میں اگریکلچرل لیبر کو جو ریلیف دیا گیا ہے میں اسپر بعد میں آونگا - لیکن قرض کی سورت میں جو زمینات بیع ہوچکی ہیں انکے ریلیف کیلئے درخواست نہیں دیجاسکتی - قرض اگریکلچرل لیبر سے بھی وصول ہوسکتا ہے وہ اتنا برا طریقہ ہے کہ وہ عمر بھر پانی بھرے - محنت کرے تو وہ سود سمجھا جائے گا لیکن اصل جیسے کا ویسا رھتا ہے - اگریکلچرل لیبرر کو بھی اس سے کافی تکلیف ہورہی ہے - سابقہ قانون میں اگریکلچرل لیبرر کا جو ڈیفنیشن کیا گیا ہے اسکے لحاظ سے اس قانون میں انہیں ریلیف دیا گیا ہے - اسمیں اگریکلچرل لیبرر یعنی مزدور کی تعریف یہ ہے -

" مزدور سے مراد ایسا شخص ہے جسکو بشکل نقد یا جنس . . . روزآنہ ایک روپیہ آمدنی ہو "

ایسے لوگوں کیلئے بھی گنجائش رکھنا ضروری ہے جو اس بل میں نہیں ہے -

ایک اور چیز یہ ہے کہ اس قانون کے لحاظ سے اڈجسمنٹ ہوگا - پرانے قانون کے لحاظ سے سنہ ١٩٣٦ع سے قبل کے جو قرضہ جات ہیں انکے لئے معافی کا ایک پراویژن ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی پرانے قرضہ جات ہوتے ہیں ان میں اصل سے بڑھکر سود میں کئی گنا وصول کیا جاتا ہے - اس بل میں یہ ہونا چاہیئے کہ یا تو انکو معاف دیجائے یا سود نامینل (Nominal) طور پر لیا جائے - بہتر تو یہ ہوتا کہ پرانے قرضہ جات کو ایک دم بہ یک جنبش قلم معاف کردیا جاتا کیونکہ ان پر اب تک کئی گنا سود انہوں نے وصول کرلیا ہے -

دوسرے یہ کہ قانون قرضہ دھندگان میں حساب رکھنے کی پابندی ہے اور وہ حساب مقروض کے پاس بھیجنے کا بھی پابند کیا گیا ہے - اگر وہ حساب مقروض کے پاس نہ بھیجے تو سود کا مطالبہ بھی نہیں کرسکتا - اس بل میں بھی سود لینے کا جو پراویژن ہے اگر قرضہ دھندہ سود کا حساب ٹھیک نہ رکھے اور مقروض کو سود کا حساب نہ بھیجتا ہو تو

اسکو سود پانے کا کوئی حق نہ ہونا چاہیئے ۔ اسطرح کا پراویژن یہاں رکھا جائے تو مناسب ہوگا ۔ ایک اور چیز یہ ہے کہ بعض آنریبل ممبروں نے کہا کہ تین مہینے کی جو مدت بل میں رکھی گئی ہے وہ ناکافی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مدت مناسب ہے ۔ اس سے زیادہ مدت دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں اس مدت کو ولکم (Welcome) کرتا ہوں ۔

اسکے بعد سکشن ۴۲ جو بمبئی کے قانون میں ہے وہی یہاں بھی ہے ۔ یہ بہت ویگ (Vague) ہے ۔ سرکم اسٹانشل ایویڈنس (Circumstantially evidence) کورٹ میں پیش کرنا بہت مشکل ہے ۔ میں آنریبل منسٹر سے یہ خواہش کرونگا کہ بمبئی میں اس سکشن کے تحت کتنے کیس آئے اور کتنے کامیاب ہوئے اسکا انفرمیشن لاسکتے ہیں تو میں اسکی تائید کرتا ہوں کہ سرکم اسٹانشل ایویڈنس بھی کورٹ کے سامنے آنا ضروری ہے ۔ ساہوکار یہ لکھواتے کہ نقد حاصل کیا ۔ گھر کے کاروبار کیلئے حاصل کیا وغیرہ جیسا بھی قانون کے چوکھٹے میں بیٹھتا ہے ویسا کرتے ہیں ۔ آخر میں مقروض پریشان ہوجاتا ہے ۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ خواہ مخواہ اسمیں پیسہ فضول خرچ ہوا ۔ اسلئے اگر قرض کیلئے زمین دیگئی یا قرض کے سلسلہ میں زمین لیگئی تو وہ رہن سمجھی جائے ۔ اسبارے میں یہاں ایک پراویژن یا سب کلاز رکھنے کی میں ضرورت سمجھتا ہوں ۔

ایک اور چیز یہ کہ اگریکلچرل لیبرر کو سب کلاز (۲) میں ریلیف ضرور دیا گیا ہے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا اگریکلچرل لیبرر کو " ڈیٹر " کے ڈیفینیشن میں لانا نہایت ضروری ہے تاکہ انکو بھی وہ ریلیف ملسکے ۔

ایک اور بات یہ ہے کہ قرض میں زمین نیلام کیجائیگی ۔ قانون قرضہ دہندگان کے تحت چند تحدیدات عائد کیگئی تھیں ۔ سکشن ۱۷ میں یہ تھا کہ اگر عدالت زمین نیلام کرنے کا حکم دیتی تو وہ کارروائی کلکٹر کے پاس بھیجی جاتی تھی اور کلکٹر بھی اسکے ایکدم نیلام کا حکم نہیں دیتے تھے ۔ اس قانون میں بھی ایک پراویژن ہے کہ اگر اس زمین کے ٹکڑے ہوسکتے ہیں تو عدالت اسکو بیچیگی ۔ اس بل میں سکشن ۱۴ ہے لیکن اسکو مدون کرتے ہوئے قانون انسداد انتقال زرعی اراضی کے سکشن ۱۷ کی طرف توجہ مبذول کرنی چاہیئے تھی ۔ وہاں بھی یہ ہے کہ کسی صورت میں بھی ۲۰ سال سے زائد کے عرصہ میں دائن قرض چکالے اگر وہ چکا دیتے ہیں تو زمین قول پر دیجاسکتی ہے ۔ اگر یہ صورت نہو اور مقروض قرض ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو کلکٹر اسکو نیلام کرتا تھا ۔ اڈجسمنٹ میں بھی سکشن ۳۲ میں یہ ہے کہ یہ لایابلیٹیز ہونگے ۔ لایابلیٹیز آنے کے بعد کلکٹر کو اختیار ہوجاتا ہے ۔ لیکن قرض کی صورت میں بھی زمین بیع یا نیلام ہونا آج کے سماج کے حالات کے لحاظ سے نہایت نامناسب ہے ۔ اور اسلئے بھی کہ آج ہم ٹیننسی ایکٹ بنارہے ہیں جسکے لحاظ سے کسانوں میں زمین تقسیم ہوگی اور انٹنسیو طریقہ پر کاشت ہوگی ۔ اسلئے یہ پراویژن گورنمنٹ پالیسی جو ٹیننسی ویفارمس میں ہے اسکے خلاف جاتا ہے اگر وہ قرض ایکدم نہیں دیسکتا تو باقی انسٹالمنٹ (By instalments)

وصول کرسکتے ہیں ۔ اس لحاظ سے قرض لیا جائے تو نہایت مناسب ہوگا ۔

مجھے ایک اور بات یہ کہنا ہے کہ سکشن ۲۰ ایک پیونیٹو سکشن (Punitive Section) ہے ۔ وہ اسطرح ہے ۔

That the debtor had in collusion with any creditor furnished in such proceeding incorrect information in respect of the debt due by him to such creditor with a view to defeat the lawful claims of any other creditor the Court may refuse to scale down any of the debts of such debtor in the manner provided in section 31 and may make an award for the full amount of the debts due from such debtor.

کوئی مقروض اگر اپنے اسٹیٹمنٹ میں قرضہ کا غلط اندراج کرے تو اسکی سزا کیلئے یہ رکھا گیا ہے کہ سکشن ۳۸ کے تحت ڈیٹ میں جو کمی کیجاسکتی ہے وہ نہیں کیجائیگی بلکہ پورا پورا قرض لا جائیگا ۔ آج ہمارے سماج میں جہالت کا یہ حال ہے کہ رقم کتنی لئے ۔ اسکا سود کتنا ہوا مقروض کو معلوم نہیں ہوتا ۔ جس مہاجن کے پاس سے قرض لیا جاتا ہے وہی صحیح جانتا ہے کہ کیا معاملہ ہے اگر اسکے اسٹیٹمنٹ کے لحاظ سے کورٹ یہ کہے کہ ہم پورا پورا قرض لینگے تو یہ بہت خطرناک بات ہے۔ اسلئے یہ پراویزن آج کے حالات میں ہمارے سماج کیلئے نامناسب ہے ۔ قانون کا یہ مقولہ ہے (Ignorance of law is no excuse) لیکن ہندوستان میں جہالت کا ۔ الٹریسی کا ۔ یہ عالم ہے کہ ۹۰ فیصد لوگ قلم کو انگشت نہیں لگسکتے ہیں وہاں یہ مقولہ ٹھیک نہیں ہوسکتا ۔ شاید انگلستان میں یہ کنسپشن ٹھیک ہوسکتا ہے ۔ ہماری یہ عادت سی ہوگئی ہے کہ جہاں راستہ صاف نظر نہ آئے ہاؤز آف کامنس کی طرف دیکھتے ہیں ۔ لیکن وہاں جو مقولہ ٹھیک ہے ہمارے پاس الٹریسی اور حالات کے لحاظ سے ممکن ہے کہ ٹھیک نہو ۔ اس لئے اس سب کلاز کو ڈراپ کرنا نہایت ہی مناسب ہوگا ۔ اسطرح وہ اپنی جائیداد کم بتلائے یا قرضہ دار کو دھوکہ میں رکھے یا یہ کہے کہ مجھے قرضہ نہیں ہے تو یہ موقع ہوسکتا ہے ۔ ایسی چیز نہ ہونی چاہیئے ۔ قرضہ کے ڈاکومنٹس ہوتے ہیں ۔ بہی کھاتہ ہوتا ہے اسلئے تین مہینے کے اندر ہی بھیجنا زیادہ مناسب ہے ۔

ایک اور چیز یہ ہے کہ وکیلوں کو کورٹ میں وکالت نامہ داخل کرنے سے روکا گیا ہے ۔ ممکن ہے کہ بعض اوقات وکیلوں نے اسکا بیجا استعمال کیا ہو اور محض فیس حاصل کرنے کی خاطر اسی ڈگنیفائڈ پروفیشن (Dignified profession) کو بدنام کیا ۔ لیکن پھر بھی قانون کا انٹرپریٹیشن کرنے اور ان نپڑھ لوگوں کو راستہ بتلانے کی پوتر ذمہ داری وکیلوں پر ہی ہے ۔ اگر انپڑھ لوگوں کی راہبری کیلئے حکومت کوئی مشنری رکھتی ہے اور گاؤں گاؤں میں پھر کر لوگوں کو سمجھانے کیلئے ایجنٹس رکھنے کا طریقہ اختیار کرتی ہے اور انہی کے ذریعہ مقدمہ چلائے جاسکتے ہیں تو پھر وکیلوں کی ضرورت نہیں ۔ لیکن بعض دفعہ جیسا کہ کہا گیا حکومت ایک ایکر سے لیکر ایک لاکھ

ایکر تک سب لوگوں کو ریپریزنٹ کرتی ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ علحدہ علحدہ وکیلوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنے موکل کا فائدہ دیکھیں - آج کے حالات میں وکیل ایک ان اوانڈیبل ڈیول (Unavoidable devil) ہے - اس لحاظ سے میں وکیل کو رکھنے کی ضرورت محسوس کرتا ہوں - گو مجھے وکالت کا اتنا تجربہ نہیں ہے لیکن بہی کھاتہ میں اتنے بکھیڑے ہوتے ہیں کہ کہاں حساب غلط ہے - کہاں دھوکہ ہے - کہاں فرضی کھاتہ ہے اچھے پڑھے لکھے لوگوں کیلئے بھی معلوم کرنا مشکل ہے - یہ اتنا پیچیدہ مسئلہ ہے کہ اچھا تعلیم یافتہ شخص بھی اسکو کم سمجھ سکتا ہے - اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ وکیلوں کو پیروی کی اجازت دینا ضروری ہے -

اسکے بعد یہ پھرایک سکشن ۳۳ ہے اسمیں سب سکشن ۳ یہ ہے -

شری شیش راؤ واگھمارے - آنریبل ممبر کس طرف سے پیروی کی اجازت چاہ رہے ہیں -

شری ادھو راؤ پٹیل - میں تو اسی ڈیٹر کی طرف سے پیروی کرونگا - لیکن یہاں تو شیر بکریاں دونوں ایک ہیں - آپ یہ پابندی قبول نہیں کرینگے (میرا مطلب ہے اسطرف کے بنچس) -

شری شیش راؤ واگھمارے - میں یہ سمجھا تھا کہ مقروض ......

شری ادھو راؤ پٹیل - میں پرسنلی نہیں کہہ رہا ہوں - سب سکشن (۳) یہ ہے -

The Government or any officer empowered by it may by notification in the Jarida authorise in any local area any person to advance loans to debtors who are parties to any proceedings under this Act or in respect of whose debts an adjustment has been made under this Act.

کیا ان ہی فریقین کے مقابلہ میں جو کریڈیٹر آتے ہیں انہیں کو قرض دینے کی اجازت دیجائیگی دوسروں کو اجازت نہیں دیجائیگی یا اگر کوئی قرض دینے والا شخص قانون قرض دھندگان کے تحت لائسنس لیگا تو کیا وہی رہیگا اسکی وضاحت ہوجائے تو اچھا ہے - جو بل ہمارے سامنے آیا ہے اس سے بظاہر تو ڈیٹرس یا اگریکلچرس کو رلیف دینے کی نیت ظاہر ہوتی ہے - لیکن ایسے مقروض جن پر کئی بار ڈگری لیجانے کے بعد بھی ان سے ایک پیسہ تک نہ سکا گورنمنٹ یہ ذمہ داری لے رہی ہے کہ وہ وصول کر کے دائن کو دیگی - آج تک اراضی نیلام نہیں ہوسکتی تھی - کوئی دائن اگر ڈگری لیجاتا تو اس کو غریب کسان کے گھر سے دو چار ٹوٹے پھوٹے برتنوں کے سوا کچھ نہ ملتا تھا - لیکن اب گورنمنٹ دائن کو یہ گیارنٹی دیرہی ہے کہ وہ وصول کر کے دیگی -

اس بل کے اسپلی منٹیشن کو بہت اہمیت حاصل ہے - قانون بنانے سے بڑھکر اسکی اسپرٹ کو سمجھکر اس کو اڈمنسٹریشن کے ذریعہ عمل میں لانا بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے - ورنہ قانون ایک کاغذ کا ٹکڑا بنکر رھجاتا ہے - اسپرٹ آف لا اور انٹرپریٹیشن آف

کلاسز میں کافی خیال رکھا جانا چاہئے ۔ اوارڈ دیتے وقت اس بات کی گنجائش رہے کہ سنہ ۱۹۳۶ع سے پہلے کے قرضہ جات ۴۰ فیصد کی حد تک معاف کئے جائیں ۔ میں اس پر زیادہ پلیڈنگ کرنا نہیں چاہتا کیونکہ دونوں طرف کے آنریبل ممبرس جانتے ہیں کہ ہمارے کاشتکار کی کمر قرضوں کے بوجھ سے کس طرح ٹوٹ رہی ہے ۔ ایک قرض بے باق ہوتے ہی دوسرے سال دوسرا قرض پھر شروع ہوجاتا ہے ۔ ۹ انسٹالمنٹس مقرر ہوتے ہیں لیکن وہ دو انسٹالمنٹس بھی نہیں دے سکتا ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اسکو پراڈکشن کا خرچہ نہیں نکلتا ۔ اسمیں اتنی کیپاسٹی نہیں ہوتی کہ اپنی زراعت کو اسموتھلی چلاسکے ۔ اسکی اصل وجہ ہماری سوسائیٹی کا اسٹرکچر ہے ۔ اس کی اصلاح کیلئے لینڈ ریفارمس کوآپریٹیو سوسائیٹیز ۔ لینڈ مارٹگیج بنکس وغیرہ کی جانب ہمیں زیادہ توجہ دینا ہے ۔ ایسی صورت میں ہی کسان کے قرض کے بوجھ کو ھلکا کیا جاسکتا ہے ۔ اسکے لئے کوئی پراویژن رکھنا ضروری ہے ۔ بعض قرضے ایسے ہوتے ہیں جنکے ڈاکومنٹ نہیں ہوتے جیسے پٹھانوں روہیلوں کے قرضے ہیں ۔ وہ قانونی سود سے زیادہ سود لیتے ہیں ۔ انکے لئے بھی پراویژن ہونا ضروری ہے ۔

میں نے اس بل کے یہ چند ڈفکٹس بتلائے ہیں ۔ محض اسلئے کہ بمبئی میں ایسا ایکٹ ہے اسکی نقل کر کے یہاں اسکو پاس کردینا کوئی صحیح طریقہ کار نہیں حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں خود طئے کرنا چاہئے ۔

اتنا کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

श्री. माणिकचंद पहाडे (कुरुमरी) :—स्पीकर सर, यह जो कानून आया है मैं समझता हूं बहुत देरी मे आया है । दरअसल अिससे जितना फायदा मिलना चाहिये अुतना अब मिलेगा या नहीं यह अेक बडा सवाल है क्योंकि हमारे यहां अब तक जो कानून बने हैं अुनसे साहूकारों ने काफी फायदा अुठा लिया है और अपना लेन-देन बंद कर दिया है । कअी साहूकारों ने लायसेन्स लेना भी बंद कर दिया है और धंदा भी बंद कर दिया है । अैसी सूरत में अब फिर अुनको अिस कानून के तहत दावा दाखिल करके तीन माह के अंदर अपने पूरे हिसाबात तैयार कर के लाने के लिये गुंजाअिश हो रही है अुसकी तरफ हमको खियाल देना चाहिये । यह अेक नुकसान की चीज जरूर होनेवाली है । मेरा अब तक का जो तजरूबा है वह यह है कि कअी साहूकारों ने अपनी साहूकारी बंद कर दी है और जो कानून अिन्तेकाले अरजी आराजी कानून मसालेहत कर्जा और कानून कर्ज देहिन्दगान अिनके तहत जो बातें हुअीं अुनमें जो रहननामे बय की सूरत में दिये गये होंगे वे कतअी हो चुके हैं । तकरीबन अब कोअी अमल होनेवाला नहीं है क्योंकि अुस वक्त अिजाजत दी गअी थी कि जिसको चाहे वह जाकर मोहकमे माल में अिस तरह से दरख्वास्त पेश करे और अुनको फिर रहन करार देने के लिये कोशिश करे । अुन सब मामलात को तय करने के बाद अब किस तरह से मखरूज काश्तकारों को फायदा होगा यह अेक बडा सवाल है । फिर भी यह कानून जरूर कुछ मदद करेगा, अुन लोगों की मदद करेगा जिन पर छोटे छोटे कर्जे हैं और जो मामूली साहूकारी लेनदेन कर रहे हैं । बाकी तकरीबन बडे बडे साहूकारों ने अपने सब मामले तय कर लिये हैं, अुनसे अब कुछ फायदा होगा या नहीं यह सवाल है । अिसलिये अिसमें जो तीन महीने की मुद्दत दी गअी है अुसके दो जुज करने चाहिये । वह अिस तरह से कि जो लायसेन्सयाफ्ता साहूकार कर्ज दे रहे हैं अुनके लिये तीन महीने की मुद्दत होनी चाहिये कि वे अिस

मुद्दत के अंदर दरख्वास्त पेश करें, अगर वे दरख्वास्त पेश नहीं करेंगे तो अुनका कर्ज खतम हो जायगा यह तो जरूरी है। लेकिन जिन काश्तकारों ने अपनी आराजियात रहन के तौर पर बय कर दी हैं अुनके लिये तीन महीने की मुदत लगाओी जाय तो कओी साहूकारों ने अपना लेनदेन बंद कर के अुसको तय कर लिया है और वह जो काश्तकार हैं अुसको अिस तीन महीने की मुद्दत का खियाल नहीं रह सकता। वह अुसके लिये दरख्वास्त पेश नहीं करेगा कि मेरा कर्जा फलां वक्त अिस तरह से रहन के बजाय बय कर दिया है, अुसको रहन करार देकर मेरा कर्जा जांचा जाय और अुसका तसफीया कराया जाय। अिसके लिये दोनों तरह से मुद्दत का तायुन करना जरूरी है। अेक साहूकार के लिये जिसने अिस तरह से कर्जा दिया है ओर अुसको लेना चाहता है अुसके लिये तीन महीने की मुद्दत रखी जाय लेकिन जो काश्तकार है, आसामिया है, अुसके लिये मुद्दत बढा दी जाय ताकि वह अुससे फायदा अुठाकर अुसका जो रहन का बय हो चुका है अुसके लिये दरख्वास्त पेश कर सके और अुसको अेक साल की मुद्दत दी जाय। अिस तरह से दो तरफ से दो मुद्दतें रखी जायं। काश्तकार भी तीन महीने के अंदर दरख्वास्त पेश करे अैसा अगर हम रखें तो अुससे काश्तकार को नुकसान होने वाला है क्यों कि वह अनपढ है, अुसको कानून समझनेवाला नहीं है। अिसलिये अुसको खबर लगने के लिये बय का रहन और रहन का बय जो हुआ होगा अुसको फिर से तबदील करवाने के लिये अेक साल की मुद्दत दी जाय और साहूकार जो कर्जा लेना चाहता है, या बय करना चाहता है या जिसका लेनदेन जारी है अुसके लिये तीन महीने की मुदत रखी जाय अिससे दोनों को फायदा होगा और जिनको आप रिलीफ (Relief) देना चाहते हैं अुनको सच्चा फायदा होगा। नहीं तो जो साहूकार बय कर चुका है वह तीन महीने के अंदर दरख्वास्त पेश नहीं करेगा। लेकिन काश्तकार को तो कर्जा देना है। वह समझता है कि मेरा नुकसान होता है। अैसी हालत में अगर तीन महीने के अंदर वह दरख्वास्त पेश नहीं करेगा तो अुसके बय को रहन करार नहीं दिया जा सकेगा। अिसलिये अिस तरह से मुद्दत में फर्क कर देना चाहिये।

दूसरी चीज जो मैं अर्ज करना चाहता हूं वह यह है कि अिस कानून में वकीलों को काम करने के लिये मुमानियत कर दी गओी है। मैं अिसके खिलाफ हूं। अुनको पैरवी करने के लिये अिजाजत देना जरूरी है क्योंकि हमारा यह अनुभव है कि कानूनी मवाद या शहादतें वगैरा जिस तरह से पेश करनी चाहियें अुस तरह से मामूली लोग पेश नहीं कर सकते। जो साहूकार हैं वे होशियार होते हैं वे वकीलों से राय लेकर भी खुद काम कर सकते हैं लेकिन हमारा काश्तकार अिस तरह से काम नहीं कर सकेगा.

तीसरी बात मुझे अेक और अर्ज करना है वह यह है कि सिविल प्रोसीजर (Civil Procedure) के तहत अदालत में काम चलेगा लेकिन अदालत की जबान सिर्फ अुर्दू और अंग्रेजी है, लेकिन अिसके साथ साथ रीजनल लैंग्वेज (Regional Language) भी होनी चाहिये। क्योंकि हमारा काश्तकार रीजनल लैंग्वेज (Regional Language) में ही जितना काम कर सकता है अुतना और जबानों में नहीं कर सकता। अिसलिये अिस कानून में अिसके लिये अेक खास और दफा बढा देनी चाहिये कि अिस कानून के तहत जितनी कारंवाओी बिल्तदाओी अदालत में चलेगी वह सब रीजनल लैंग्वेज में चलेगी। अिसके बगैर काश्तकारों का फायदा नहीं हो सकता। और बाकी बहुत सी बातें बतलाओी गओी हैं अुस पर बहस करने की जरूरत मैं नहीं समझता।

अेक और चीज मैं बतलाना चाहता हूं; वह यह है कि अिस बिल से फायदा क्यों नहीं होगा मैंने जो तजरूबा देखा वह यह है कि अब काफी काश्तकारों का कर्जा कम हो गया है। अुसकी अेक वजह यह है कि आज की अेकानामिक पोजीशन (Economic Position) में पुराने जमाने से काफी फर्क हो गया है। पहले १९२० मे जो कर्जा था वह १९३० में तिगुना समझा जाता था क्योंकि अुस वक्त रुपये की कीमत बढ गअी थी और माल की कीमत कम हो गअी थी। लेकिन अिस वक्त रुपये की कीमत कम हो गअी है और माल की कीमत बढ गअी है। अिस वजह से अुनका कर्जा कम हो गया है। लेकिन फिर भी अैसा कानून होना जरूरी है वह किया जाय, कुछ न कुछ फायदा जरूर पहूंचेगा। लेकिन मैंने और दूसरे लोगों ने भी जो तरमीमात सुझाअी हैं अुन पर गौर करने के लिये और अिस कानून को और बदलने के लिये अिसको सिलेक्ट कमेटी की तरफ सुपूर्द किया जाये तो बहुत अच्छा होगा

ಶ್ರೀ. ಎಸ್. ರುದ್ರಪ್ಪ (ಚಿತ್ತಾಪುರ) :—ಮಾನ್ಯ ಅಧ್ಯಕ್ಷರೇ,

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ھندی میں کہیں تو اچھا ہے -

Shri S. Rudrappa : I can express myself very well in my mother tongue. Therefore, please permit me to speak in Kannada.

Shri Devisingh Chowhan, : I request the hon. Member to speak in English.

ಶ್ರೀ. ಎಸ್. ರುದ್ರಪ್ಪ :—ಮಾನ್ಯ ಅಧ್ಯಕ್ಷರೇ,

ಈಗ ನಮ್ಮ ಮುಂದೆ ಹೈದರಾಬಾದಿನ ಒಕ್ಕಲು ಸಾಲಗಾರರ ಪರಿಹಾರದ ಮಸೂದೆ, [illegible], ಬಂದಿದೆ. ಈ ಮಸೂದೆಯ ಬಗ್ಗೆ ಸಾಕಷ್ಟು ಚರ್ಚೆ ನಡೆದಿದೆ. ಕೆಲವು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಇದರ ಬಗ್ಗೆ ಸಂತೋಷವನ್ನು ವ್ಯಕ್ತಪಡಿಸುತ್ತ ಕೆಲವು ಸೂಚನೆಗಳನ್ನು ಕೊಟ್ಟಿದ್ದಾರೆ. ಇದನ್ನು ಕೆಲವು ಸದಸ್ಯರು ಕಟುತರವಾಗಿ ಟೀಕಿಸಿದ್ದಾರೆ. ನಾನೂ ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯವನ್ನು ಹೀಗೆ ತಿಳಿಸ ಬಯಸುತ್ತೇನೆ. ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳು ಈ ಮಸೂದೆಯನ್ನು ಬಹು ಬೇಗನೆ ತಂದಿದ್ದಾರೆ. ಈ ಮಸೂದೆಯಿಂದ ತಕ್ಕಮಟ್ಟಿಗೆ ಲಾಭವಾಗುವುದೆಂದು ನಾನು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯವನ್ನು ವ್ಯಕ್ತಪಡಿಸುತ್ತೇನೆ. ಹಳ್ಳಿಗಳಲ್ಲಿ ನೂರರಲ್ಲಿ ಎಂಬತ್ತು ಮಂದಿ ರೈತರಿದ್ದಾರೆ. ಅವರ ಜೀವನವು ಒಕ್ಕಲುತನವನ್ನವಲಂಬಿಸಿದೆ. ಆದ್ದರಿಂದ, ಇಂದಿನ ಸಮಾಜದಲ್ಲಿ ರೈತನ ಜೀವನವು ಮತ್ತು ರೈತನ ಒಕ್ಕಲುತನವು ಸಾಹುಕಾರರಿಂದಲೇ ಬೆಳೆದಿದೆ. ಏಕೆಂದರೆ, ಅವನ ಹಣಕಾಸಿನ ಪರಿಸ್ಥಿತಿ ಅಷ್ಟು ಉತ್ತಮವಾಗಿಲ್ಲ. ಪ್ರತಿಯೊಂದು ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ಅವನ ಜೀವನವು ಅವನ ಆಗುಹೋಗುಗಳು ಸಾಹುಕಾರನನ್ನವಲಂಬಿಸಿವೆ. ಮೊಟ್ಟಮೊದಲು ಅವನು ಸಂಪಾದನೆ ಮಾಡಬೇಕೆಂದರೆ ಸಾಹುಕಾರನ ಹತ್ತಿರ ಹೋಗುತ್ತಾನೆ. ಹೊಲದಲ್ಲಿ ಬೀಜ ಬಿತ್ತಲು ಸಾಹುಕಾರನ ಸಹಾಯಬೇಕು. ಬೀಜ

ಬಿತ್ತಿದ ಬಳಿಕ, ಹುಲ್ಲು ತೆಗೆಸಿಹಾಕಲು ಅವನ ಹತ್ತಿರ ಹಣವಿರುವುದಿಲ್ಲ. ಅದಕ್ಕಾಗಿ ಸಾಹುಕಾರನ ಹತ್ತಿರ ಹೋಗುತ್ತಾನೆ. ಹೀಗೆ, ಮೊದಲಿನಿಂದ ಕೊನೆಯವರೆಗೂ ಅವನ ಜೀವನ ಮತ್ತು ಅವನ ಒಕ್ಕಲುತನ ಇವೆರಡೂ ಸಾಹುಕಾರನನ್ನೇ ಅವಲಂಬಿಸಿವೆ. ಈ ರೀತಿ ಅವನು ಪರಾವಲಂಬಿಯಾಗಿ ಬೆಳೆ ಬೆಳೆಯ ಬೇಕಾಗುತ್ತದೆ. ಆದರೆ ಬೆಳೆಯಿಂದ ಬಂದ ಮಾಲು ವೆಚ್ಚಮಾಡಿದ ಹಣಕ್ಕಿಂತ ಕಡಮೆ ಇರುವುದರಿಂದ ಹೊಲದ ಆದಾಯವು ಬಹಳ ಕಡಮೆಯಾಗುವದು. ಸಾಹುಕಾರನ ಹಣ ಮುಟ್ಟಿಸಲು ಅವನಿಗಾಗುವುದಿಲ್ಲ. ಅವನ ಸಾಲದ ಹಣವು ಹೆಚ್ಚಾಗಿ ಅವನ ಮಕ್ಕಳು, ಮರಿಮಕ್ಕಳು ಆ ಸಾಲವನ್ನು ತೀರಿಸದೆ ಜೀವನವನ್ನು ಕಳೆಯುತ್ತಾರೆ. ಹೀಗಾಗುವುದರಿಂದ ಸಮಾಜದಲ್ಲಿ ರೈತನ ಪರಿಸ್ಥಿತಿಯು ಬಹಳ ಶೋಚನೀಯವಾಗಿರುತ್ತದೆ, ಎಂದು ನಾನು ಹೇಳಬಲ್ಲೆನು. ಆದುದರಿಂದ ಪ್ರಾಂತೀಯ ಸರ್ಕಾರಗಳು ರೈತನ ಮೇಲೆ ಇರತಕ್ಕ ಸಾಲದ ಭಾರವನ್ನು ಯಾವರೀತಿಯಲ್ಲಿ ಪರಿಹಾರ ಮಾಡಬೇಕು, ಸಾಲವನ್ನು ಪೂರ್ಣವಾಗಿ ಯಾವರೀತಿಯಲ್ಲಿ ಕಡಮೆ ಮಾಡಬೇಕೆಂಬುದಕ್ಕಾಗಿ ೧೯೩೮ ರಲ್ಲಿ "Debt conciliation Board" ನ್ನು ಕಾರ್ಯರೂಪಕ್ಕೆ ತಂದವು. ಆದರೆ ಈ ಬೋರ್ಡಿನಿಂದ ಸಾಲಗಾರರಿಗೆ ಸಾಕಷ್ಟು ಪರಿಹಾರವಾಗಲಿಲ್ಲ. ಏತಕ್ಕೆಂದರೆ ಸಾಲ ಬಗೆಹರಿಸುವುದು, ಸಾಲಗಾರನು ಮತ್ತು ಸಾಲಕೊಡುವವನು ಇಬ್ಬರನ್ನೂ ಅವಲಂಬಿಸಿತ್ತು. ಆದ್ದರಿಂದ ಈ ಬೋರ್ಡಿನಿಂದ ಏನೂ ಲಾಭವಾಗಲಿಲ್ಲ. ಈಗ ನಮ್ಮ ಮುಂದೆ ಇರತಕ್ಕ ಸಾಲಗಾರರ ಪರಿಹಾರದ ಮಸೂದೆ ೧೯೩೮ ರಿಂದ ಹೆಚ್ಚಿನ ಲಾಭ ಬರುವುದೆಂದು ನನಗೆ ತೋರುವುದು. ಈ ಬಿಲ್ಲಿನ ನಾಲ್ಕನೆಯ Section ನೋಡಿದರೆ ಅದು ಈ ರೀತಿ ಇದೆ "(೧) ಸಾಲಿಗನು ಅಥವಾ ಹೈದರಾಬಾದು ರಾಜ್ಯದ ಯಾವುದೇ ಸ್ಥಳೀಯ ಪ್ರದೇಶದಲ್ಲಿ ವಾಸಿಸುತ್ತಿದ್ದ ಸಾಲಗಾರನು, ತನ್ನ ಸಾಲಗಳನ್ನು ಸರಿಪಡಿಸುವ ಬಗ್ಗೆ ಈ ಶಾಸನವು ಆಚರಣೆಯಲ್ಲಿ ಬರುವ ಮೂರು ತಿಂಗಳೊಳಗಾಗಿ ಯಾವುದೇ ನ್ಯಾಯಾಲಯದಲ್ಲಿ ಅರ್ಜಿ ಹಾಕಬಹುದು, ಎಂದರೆ ಅರ್ಜಿಗಾಗಿ ಕೊಟ್ಟಿರತಕ್ಕ ಅವಧಿ ಮೂರು ತಿಂಗಳು ಇದೆ. ಆ ಅವಧಿ ಬಹಳ ಕಡಿಮೆಯಾಗಿದೆ. ಆದ್ದರಿಂದ ಅವರಿಗೆ ಈ ಮೂರು ತಿಂಗಳಿಗೆ ಬದಲಾಗಿ ಒಂದು ವರುಷ ಕೊಟ್ಟರೆ ಬಹಳ ಉತ್ತಮವಾಗುತ್ತದೆ, ಎಂದು ನಾನ ಹೇಳ ಬಯಸುತ್ತೇನೆ. ಎರಡನೆಯದಾಗಿ, ಕೋರ್ಟ್ ಕೊಟ್ಟ ತೀರ್ಪನ್ನು ಕಾರ್ಯರೂಪದಲ್ಲಿ ತರಲು ಕಲೆಕ್ಟರನಿಗೆ ಅಧಿಕಾರ ಕೊಟ್ಟಿದ್ದಾರೆ. ಇದನ್ನು ಕಾರ್ಯರೂಪದಲ್ಲಿ ತರುವುದು ಕಷ್ಟವಾಗುತ್ತದೆ ಎಂದು ಕೆಲವರು ಅಭಿಪ್ರಾಯಪಟ್ಟರು. ಇದರಲ್ಲಿ ಕೆಲವು ಲೋಪದೋಷಗಳೂ ಇರುವುದರಿಂದ ಈ ಸೂಚನೆಯಿಂದ ರೈತನಿಗೆ ಲಾಭವಾಗುವುದಿಲ್ಲ. ಆದ್ದರಿಂದ, ತೀರ್ಪನ್ನು ಕಾರ್ಯರೂಪದಲ್ಲಿ ತರುವ ಅಧಿಕಾರವು ಸಹ ಕೋರ್ಟುಗಳಿಗೆ ಇರುವುದು, ನ್ಯಾಯ ಎಂದು ನಾನು ಹೇಳುತ್ತೇನೆ.

ಮೂರನೆಯದೆಂದರೆ, ಸಾಲಗಾರನು ಇರಲಿ, ಅಥವಾ ಸಾಲಕೊಡುವವನು ಇರಲಿ, ಅದರ ಬಗ್ಗೆ ಪರಿಹಾರವನ್ನು ತೆಗೆದುಕೊಳ್ಳಬೇಕಾಗಿದ್ದರೆ ವಕೀಲರು ಇರಬಾರದೆಂದು ಅದರಲ್ಲಿ ವ್ಯಕ್ತಪಡಿಸಿದ್ದಾರೆ. ನಾನಂತೂ ಇದನ್ನು ಅನುಮೋದಿಸುತ್ತೇನೆ. ಆದರೆ ಅಂತಹ ಅನಿವಾರ್ಯ ಪ್ರಸಂಗಗಳಲ್ಲಿ ಸರ್ಕಾರದಿಂದ ವಕೀಲರನ್ನು ನೇಮಿಸಲು ಅವಕಾಶ ಕೊಟ್ಟರೆ ಸಾಕಷ್ಟು ತೊಂದರೆ ದೂರಾಗಿ ಪರಿಹಾರ ಸಿಕ್ಕುತ್ತದೆ. ಈ ಮೂರು ಸೂಚನೆಗಳನ್ನು ನಾನು ಮಾನ್ಯ ಮಂತ್ರಿಗಳಿಗೆ ತಿಳಿಸಿ ಈ Bill ನ್ನು "Select Committee" ಅವಗಾಹನೆಗಾಗಿ ಕಳಿಸಿಕೊಟ್ಟರೆ ಬಹಳ ಒಳ್ಳೆಯದು ಎಂದು ನಾನು ತಿಳಿಸ ಬಯಸುತ್ತೇನೆ.

شری بی - سری راملو (متھنی) - مسٹر اسپیکر سر - آج جو بل ہمارے سامنے آیا ہے بہت ضروری اور وقتیہ بل ہے - چونکہ جنرل ڈسکشن (General discussion) ہے اسلئے مختصر طور پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس طرح صرف بلس (Bills) لانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا - کوئی مسئلہ حل نہیں ہوسکتا - جس طرح ٹیننسی بل لاکر یہ سمجھا جارہا ہے کہ زمین کا مسئلہ حل ہوگا - سپریشن آف امارل ایکٹ (Suppression of immoral Act) لاکر یہ سمجھنا کہ ہم امارل چیزوں کو ختم کردئے یا کمپلسری ایجوکیشن (Compulsory Education) کا بل لاکر یہ سمجھ لینا کہ کمپلسری ایجوکیشن نافذ ہوجائیگا اور اسیطرح ڈیبٹرس بل (Debtors Bill) لاکر یہ سمجھنا کہ ڈیٹس کو دور کرسکتے ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ صحیح نہیں ہے اور یہ کارآمد نہیں ہوسکیگا - جسطرح ایک لائیٹ (Light) کے سوئچ (Switch) کو آن (On) کریں تو کچھ روشنی اور کچھ گرمی آجاتی ہے اوسی طرح جب کوئی بل لیجسلیچر میں پاس کرتے ہیں تو اسکے فوائد کی گرمی ہر کسان کو محسوس ہو ایسا قانون ہونا چاہئے - ہمیں آزادی ملی لیکن میں نہیں سمجھتا کہ آزادی کی نعمت کا احساس کسی جھونپڑی تک پہنچا ہے - آزادی صرف جھنڈیاں لہرانے میں نہیں ہے - اس سوچ بچار پر آزادی کا انحصار ہے کہ معاشی ترقی کسطرح کیجائے کسی اسکیم کو کس طرح روبعمل لانا چاہیئے تاکہ آزادی کا ثمرہ ہر جھونپڑی تک پہنچ سکے - اگر ہم یہ چیز نہیں دیکھتے تو یہ غلطی ہے - اگر یہ نہو تو کانگریسی حکومت کتنے بھی بل لائے اوس کے نتیجہ میں فائدہ ہوگا ایسی آشا نہیں ہے - اس بل کے متعلق میں کہونگا کہ اسکے نافذ ہوتے ہی رورل ڈیٹرس (Rural debtors) کو کوئی فائدہ نہ ہوگا میں ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں اور نہ کانگریس گورنمنٹ بھی ایسا خیال کرتی ہے - اس میں جو سیونگ کلاز رکھی گئی ہے اسکو ملاحظہ فرمایا جائے تو ظاہر ہوگا کہ (Rural Indebtedness) کا کونسا جزو اور کتنا حصہ اس سے بری ہوسکتا ہے اور کسانوں کے کندھوں پر جو قرضے کا بار ہے وہ کس حد تک دور ہوسکتا ہے معلوم ہوجائیگا - اسکا دفعہ (۳) یہ ہے -

" Any sum due to a co-operative society ;

.........any sum advanced solely for the purpose of financing of crops......... "

اسکے بعد اسمیں یہ بھی ہے کہ

" ....any sum due under a decree or order for maintenance passed by a competent Court....... "

اسمیں صاف ظاہر ہے کہ گاؤں میں آج جتنے کسان ہیں انکی زمینات کوآپریٹیو سوسائٹی میں گروی ہیں اسلئے کہ وہ قرضہ لیکر اپنی اراضیات اور زمینات کا کام انجام دیتے ہیں اسلئے کوآپریٹیو سوسائیٹی میں انکی زمینات کا بیشتر حصہ گرو ہے - آج اس میں سے اسکو

ھٹادیا گیا ھے تو زیادہ لینڈ کے کسانوں کے بارے میں سوچا جاتا ھے ۔ اسکے علاوہ دفعہ ۲۲ میں بھی انٹرسٹ کے بارے میں اسنڈنگ آرڈر (Assending order) میں رکھا گیا ھے ۔ جو قرضہ پچھلے زمانے میں لیا گیا ھے اسکا زیادہ سود رکھا گیا ھے اسکے بعد جو قرضہ لیا گیا ھے اسکا انٹرسٹ (۶) پرسنٹ رکھا گیا ھے ۔ جو سود وہ ادا کرتا آیا ھے اسپر مزید سود عائد کرنا بے معنی ھے ۔ حالیہ قرضہ پر جو ۶ فیصد سود رکھا گیا ھے وہ بھی زیادہ ھے ۔کسانوں کے جو رورل دیٹس ھیں انکا خیال نہیں ھورھا ھے عجلت میں یہ بل لایا گیا ھے جیسا کہ ٹریژری بنچس کے چند ممبروں نے کہا ھے کہ اسکو سلکٹ کمیٹی میں ریفر کرنا چاھیئے اور ایک اچھے اسٹائیل میں لانا چاھیئے (hotch-potch manner) میں نہ لانا چاھیئے ۔ اسکو روبعمل لانے میں جو تدابیر اختیار کرنا چاھیئے وہ ایسے ھوں کہ اوس سے اس بل کا مقصد حاصل ھو ایسے تدابیر کی چھان بین کرنے کیلئے اسکو سلکٹ کمیٹی میں روانہ کرنا فائدہ مند ھوگا ۔ اتنا کہتے ھوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں ۔

श्री. देवीसिंग चौहान :–माननीय अध्यक्ष महोदय, अिस बिल पर कलसे बहस चल रही है, मैं समझता हूं कि करीब १८, २० मौजिज मेंबरों नें अिस बहस में हिस्सा लिया। जो आरग्युमेंटस अिस बहस के सिलसिलेमें किये गये अुन तमाम आरग्युमेंटस का जवाब देना मै मुनासिब नहीं समझता अुसकी जरूरत भी नहीं है। क्योंकि ऑनरेबल मेंबर्स के जो अेतराजात हैं और अुनके नुकतेनजर से अिस कानून में जो खामियां निकलती हैं अुनका निराकरण सेकंड रीडिंग (Second Reading) के वक्त किया जा सकता है। लेकिन चंद बातों के बारे में मैं कुछ वजाहत करना चाहता हूं।

यह कहा गया कि यह बिल अेक अिमिटेशन बिल (Immitation Bill) और अिसे दूसरे स्टेटों से नकल कर के लाया गया है। मै यह कहना चाहता हूं कि आज दुनिया अितनी आगे बढी है, कि अगर कोअी व्यक्ति यह दावा करें कि मै किसी भी बात का अिमिटेशन नहीं करूंगा तो वह सही नहीं है। प्राचीन कालमे यह कहा जाता था कि महाभारत में सबकुछ है, और व्यासोच्छिष्टम् जगत् सर्वम् हैं। याने जितनी भी चीजें अिस दुनिया में हैं वह सब व्यासकी कही हुअी हैं। लेकिन आज तो सायन्स अितना बढा है कि कोअी अैसा नहीं कह सकता कि मैंने किसी चीज की नकल नहीं की है। और खास कर अैसे मामले में जहां की ६०, ७० फीसद लोगों का ताल्लुक आता है यह रूरल अिनडेटेडनेस (Rural indebtedness) का सवाल है वहां तो यह कहना की हम कोसी की नकल नहीं करेंगे बडा मुशिकल और नामुमकिन है। यदि कोअी कहे की मैं नअी बात करनें के लिये दाढी मुछे बढाता हूं लेकिन यह किसी को नकल नहीं है, तो वह सही नहीं है। क्योंकि बहुत पहले जमाने से लोग अिस तरह दाढी मुछें बढाते आये हैं, और फिर यह भी अेक अिमिटेशन होता है। कहने का मकसद यह है कि जो भी अच्छो बात होती है अुसका अगर अिमिटेशन हो तो कोअी बुरी बात नहीं ह। हमने बंबअी के कानून का अिमिटेशन किया है जिससे कोअी बुरी बात तो नहीं की है। आज आप कोअी भी कानून अुठाकर देखें चाहे वह कहीं का भी क्यों न हो। अुसमें अगर कोअी नअी चीज ली गअी है तो वह किसी न किसी दूसरे कानून की नकल होगी। सबही जगह अिस तरह की नकल की जाती है। हमने यदि अिस कानून में बंबअी की नकल की है तो अुसमें कोअी बुरी बात नहीं की अितना ही

नहीं बल्कि हमारा जो कॉन्स्टिटयूशन (Constitution) बना हैं उसमें भी दूसरे कॉन्स्टिटयूशन्स की नकल की गओी है। यदि कोओी नकल दिदा व दानिस्ता की जाती है ता कि हमारे कानून में ज्यादा से ज्यादा अच्छाओी आये तो वह कोओी बुरी बात नहीं है। जरूरी चीज कानून का अिम्प्लिमेंटेशन (Implimentation) है।

पहले की हुकूमत ने कर्ज के बारे में सोंचा था, और जो रूरल इंडेटडनेस (Rural indebtedness) था, उसको कम करने के लिये एक डेट्स कनसिलियेशन अॅक्ट (Debts conciliation Act) नाफीज किया था। उसके तहत कर्जे को कम करने की कोशिश की गई, और वह कुछ हद तक कामयाब भी हुओी हैं। लेकिन उसमें ज्यादा कामियाबी नहीं मिली। पहलेका कानून मसलेहत की बिना पर था। याने कनसिलियेशन (Conciliation) यह उसका बेस (Base) था। यह जो कानून आज यहां पर लाया जारहा है, उसमें स्केलिंग डाऊन (Scaling down) की बुनियाद रखी गई है। हमारे यहां कर्जा कितना है इसका इनव्हेस्टिगेशन (Investigation) अभीतक ठीक ढंग से नहीं हुआ है। और एनक्वायरी (Enquiry) भी अच्छी तरहनहीं हुई है।

लेकिन इसके सिलसिले में जो इनक्वायरी हुई उससे मालूम होता है कि वहां १९३९ में २७० करोड रुपये का कर्जा था। और १९४५ की इनक्वायरी में २१७ करोड रुपये का कर्जा मालूम हुआ। यह कानून वहां पर १९३८ में नाफीज किया गया था। और १९३८ से १९४५ तक के सात साडेसात साल के अरसे में इस कानून के नाफीज होनेके बाद से करीब सात साडेसात करोड के मुकद्दमात अदालतों में दायर हुये। वहां पर कर्जे में करीब साडेचार या पांच करोड रुपये की कमी हुई। याने करीब ५२ फीसद कर्जा कम किया गया। और जिन लोगोंने यह इनक्वायरी (Enquiry) की उनका यह अंदाजा है कि अदालतों में जितने मुकद्दमात का तसफिया किया गया तकरीबन उतने ही मुकद्दमों का तसफिया अदालत के बाहर भी हुआ। इस तरह कर्जेमें कुछ १० करोड की कमी हुई और अंदाजा लगाया जा सकता है। याने २१७ करोड का जो कर्जा है उसमें १० करोड की कमी हुई है। इस तरह ५,७ सालों में ५ फीसद का कर्जा कम होगया और अंदाजा समझा जा सकता है। यदि हमारे पास भी यह कानून नाफीज होजाये तो ५,१० साल में हमारे यहां भी कर्जे में ५,१० फीसद की कमी होगी ऐसा अंदाजा हम भी लगा सकते हैं। काश्तकारों को जरूर कुछ रिलीफ (Relief) मिलेगा।

कुछ ऑनरेबल मेंबर्स ने यह एतराज किया है कि इस कानून में सिर्फ एक ही नुकतेनजर रखा गया है कि कर्ज कैसे कम किया जाय, रूरल इंडेटेडनेस (Rural indebtedness) के तमाम पहलुओं पर गौर करते हुवे कोई सूचना नहीं रखी गई है। बात यह है कि यह कानून एक खास अॅस्पेक्ट (Aspect) को डील (Deal) करने के लिये लाया

गया है। उसका मकसद सिर्फ एकही अॅसपेक्ट को डील करने का है। जैसे कि मनिलेंडर्स अॅक्ट अेक महदूद अॅक्ट है। साहूकार ज्यादा सूद न ले, और डेटर्स (Debtors) को ज्यादा तकलीफ न दे, सिर्फ यही मकसद उस कानून के लाने में था उस कानून का मनशा वही था। उसी तरह यह जो कानन लाया जा रहा है वह भी एक खास मनशे से लाया जा रहा है। यह कानून रूरल इनडेटेडनेस के तमाम पहलुओं के लिये नहीं लाया जा रहा है। इस लिये इस कानून को तमाम पहलुओं के नुकतेनजर से देखना ठीक नहीं होगा। इस कानून का मनशा वह है ही नहीं रूरल इनडेटेडनेस के लिये और दूसरे कानून भी बनाये गये हैं, मसलन कवानीन कर्जादहिंदगान, को ऑपरेटिव्ह सोसायटीज अॅक्ट वगैरा जिस तरह अलग अलग डिपार्टमेंट के तहत अलग अलग कानून बनाये गये हैं, और बनाये जा रहे हैं। देहात में रहनेवाले कास्तकारों की हालत अच्छी करने के लिये, और उनको इमदाद पहुंचाने के लिये, दूसरे कानून हैं। इन कवानीन के तहत कास्तकारोंको बीज दिये जाते हैं, ऑइल अॅजिन्स दिये जाते हैं। अच्छे बैल मिलने के लिये भी कानून बनाया जा रहा है। इस तरह देहात के लोगों की इमदाद के लिये अलग अलग कानून बनाये जा रहे हैं। इन तमाम बातों को इस कानून में देखना ठीक न होगा।

दफा ४ के बारे में कअी ऑनरेबल मेंबर्स ने कहा है। मै कहना चाहता हूं कि दफा ४ के बारे में कुछ गलतफहमी हो रही है। इस दफा की तरफ बहुत सारे ऑनरेबल मेंबर्स गलत अंदाजे से देख रहे हैं। इसको यदि सही तौर पर देखा जाय तो मालूम होगा कि जो मियाद रखी गयी है वह बिलकुल ठीक है। इसे बढाने को जरूरत नहीं है। मैं समझता हूं कि ऑनरेबल मेंबर्स फिर से इसे समझने की कोशिश करेंगे, तो फिर इसे तबदील करने की ख्वाहिश नहीं करेंगे।

कुछ सन्माननीय सदस्यों ने यह एतराज किया है कि डेटर या मदयून की माली हालात का कोई लिहाज नहीं किया गया है; जब कर्जे का तायुन किया जाता है तो उसे देखा जाना चाहियेथा। लेकिन ऐसा कहना कि उस के अेकॉनॉमिक हालत का लिहाज नहीं किया गया ठीक नहीं है। जो बिल लाया गया है उसमें डेटर की मालीहालात का तायुन करने की कोशिश की जा रही है। सिव्हिल प्रोसिजर कोड (Civil Procedure Code) के तहत जो जायदाद नाकाबिल कुर्की है वुसको छोडकर डेटर की पेइंग केपॅसिटी (Paying capacity) को जायदादके ६० फीसद तय किया गया है। जिनकम को देखकर अकसात का तायुन भी करने की इसमें गुंजायश है। अदालत यह अकसात कम कर सकती है। यदि किसी का इनकम कम है तो उसके अकसात ज्यादा होंगे और अगर इनकम ज्यादा है तो यह स्पष्ट है कि उसके अकसात कम होंगे। पेइंग केपॅसिटी देखने का काम अदालतों का है। उसे देखकर अदालतें। अकसात को कम या ज्यादा कर सकती इनकम के लिहाज से यह अकसात रखे जायेंगे।

कुछ ऑनरेबल मेंबर्स ने यह एतराज किया, और यह शुबा जाहिर किया, कि इस कानून के तहत कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज जो कर्जा देती हैं उसके कर्ज को महफूज नहीं किया गया है, लेकिन यह ख्याल गलत है। इस कानून के दफा तीन में यह साफतौर पर बताया गया है कि इसमें जिन्हें महफूज किया गया है उनमें को-ऑपरेटिव्ह सोसाईटीज भी हैं। कोऑपरेटिव्ह सोसायटी के कर्ज की जो रकम है वह इस कानून से बाहरी रखी गई है। इसके तहत कोऑपरेटिव्ह सोसायटी की रकम या शेड्यूल्ड बॅंक्स की रकम महफूज रखी गयी है।

लेकिन कुछ आंनरेबल मेंबर्स ने तो यह कहा कि वह कोऑपरेटिव्ह सोसायटी का कर्जा महफज नहीं रखना चाहते। शायद यह आंनरेबल मेंबर श्रम मंत्री ने कहा होगा। उनकी राय में अगर कोऑपरेटिव्ह सोसायटी का कर्जा अलग रखा गया है तो ऐसे कानून से कोई फायदा नहीं है। क्योंकि आम तौर पर काश्तकारों का जो कर्जा है वह कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज का है और उनकी जमीनात भी कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज के पास पड़ी है। लेकिन मैं यह बताना चाहता हूं कि यह कहना वाकियात से बहुत दूर है। इसके लिये मैं एक चीज आपके मुलाहजे में रखूंगा। हाल ही में केसव आयंगार कमिटीने पांच, छः, व्हिलेजेस (Villages) का सर्वे (Survey) किया है, उसमें यह पाया गया कि कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज, और खानगी साहुकार, इनके कर्जे का फीसद अंदाजा किया जाय तो ५.६ फीसद से ऐसा कर्जा ज्यादा नहीं है जो कोऑपरेटिव्ह सोसायटी से लिया गया हो। रूरल इनडेटेडनेस के बारे में जब सर्वे किया गया जब देखा गया कि मुल्क में कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज का कर्जा बहुत कम है। और हमारे कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज का काम जितना बढ़ना चाहिये उतना अभी तक नही बढ़ा। इसका काम अभी इतना नहीं बढा है कि हरऐक कास्तकारके पास पहूंचे। कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज का कर्जा तो है लेकिन मिकदार ६०,७० लाख से ज्यायद नही है। रिझर्व बैंक से २५ लाख रुपये का कर्जा लिया गया है। हमारे कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज की कर्जा देने की जो कपॅसिटी (Capacity) है वह बहुत महदूद है भरूचा का जो रिपोर्ट इसके सिलसिले में आया है उसमें कुल ९० करोड का कर्जा आया है। इसमें एक फीसद का भी कर्जा कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज का नहीं है। इसलिये यह कहना कि तमाम कर्जा कोऑपरेटिव्ह सोसायटीज ही का है और इनको यदि मुस्तसना रखा जाय तो कास्तकारों का बड़ा नुकसान होगा, दुरुस्त नहीं होगा।

लिमिटेशन ॲक्ट (Limitation Act) के बारे में बहुत सी बातें कही गई, और मुसलसिल यह एतराज किया गया कि क्या इस कानून का यह मनशा है कि जो कर्जेजात कानून मियादे समाअत के तहत बैरून मियाद हो गये है उनको जिंदा कर के कोर्ट को यह अख्तियार दिया जाय कि उनको फिर एक मर्तबा समाअत करें ? इतना नहीं कि कोर्ट उन मुकद्दमात की समाअत करें बल्कि साहूकारों का कर्जा दिलाने की भी कोशिश करें ? मैं समझता हूं कि इसको समझने में थोडी गलतफहमी हो गई है। मैं आँनरेबल मेंबरों को इस बिल की दफा २ क्लिज ४ की तरफ मुतवज्जेह करूंगा। उसमें कर्जे की तारीफ की गई है। उसमें यह कहा गया है कि—

"Debt" means any liability in cash or kind whether secured or unsecured due from a debtor...'

'ड्यू' (Due) शब्द के इस्तेमाल से यह बात साफ तौरपर वाजे हो जाती है कि कर्जेजात से मुराद ऐसा कर्जा है जो कानून मियादें समाअत के तहत टाईम बार्ड (Time barred) नहीं है, या जिसकी मुद्दत गुजर नहीं चुकी है, और यही इस कानून में मकसूद है। और यह कानून भी इसीलिये किया गया है। कि इस कानून मदयून के कर्जे को कम किया जाय, उसे कुछ रिलीफ

(Relief) दिया जाय। इस कानून का हर्गिज यह मतलब नहीं है कि जो मुर्दा कर्जजात हैं उनको फिर से जिंदा कर के एग्रिकल्चरिस्ट पाप्यूलेशन (Agriculturist Population) को सताया जाये या उनको तंग किया जाये। और मैं हाऊस को यह भी इतमिनान दिलाना चाहता हूं कि इस बारे में कानूनी तौर पर काफी गौर किया गया है और कानूनदां की भी यही राय है कि ऐसा स्पेसिफिक प्रोव्हिजन (Specific Provision) करने की कोई जरूरत नहीं है। ऐसा कर्जा जो कानून मियादे समाअत के तहत मियाद के बाहर हो चुका है, वह इस कानून के तहत जिंदा नहीं किया जायगा, और इसके लिये अलग प्रोव्हीजन करने की कोई जरूरत नहीं है।

यह एतराज किया गया कि इस कानून में टेनन्टस (Tenants) को शरीक नहीं किया गया है। हां, टेनन्ट ऐसा लफ्ज साफ तौर से इस्तेमाल नहीं किया गया है। लेकिन अगर इस तारीफ को हम जरा गौर से देखें, तो मैं समझता हूं कि गलतफहमी दूर हो जायगी। डेटर की तारीफ की गई है। कुछ दोस्तों ने उस परभी एतराज किया कि वह क्लम्जी (Clumsy) है, बहुत पेचीदा है। लेकिन ये बातें फिल्हाल अलग हैं इसलिये उनको मैं छोड देता हूं। लेकिन —

"Debtor" means (*a*) an individual (*i*) who is indebted (*ii*) who holds land used for agricultural purposes or has held such land at any time not more than 30 years before 1945.

मदयून से ऐसा शख्स मुराद है जो कर्जदार हो और जिसके पास कोई मिलकी आराजी हो। हू होल्डस् लैन्ड (Who holds land) चूंकि यहां इसको 'या' से जोडा गया है इसलिये यहां किसी शख्स की जमीन मिल्कियत होना लाजिमी नहीं है।

....has held such land at any time, not more than 30 years before 1945.

अगर १९४५ के पहले तीस साल के अंदर, कभी किसी जमीन का मालिक रहा है तो वह उसके लिये काफी है।

श्री. के. अनंत रेड्डी (बालकोंडा) :—जमीन का मालिक होने से, जैसा कि अभी आपने कहा, क्या उसमें टेनन्ट का मतलब आ सकता है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—मैं ने अर्ज किया कि पहले यह तारीफ है कि हू 'होल्डस लैंड' (Who holds land) इसका मतलब यह है कि मालिक होना चाहिये। इसमें टेनन्ट नहीं आ सकते। लेकिन ऑर (or) के बाद जो एक्सप्लनेशन (Explaination) है उसमें यह कहा गया है कि तीस साल के पहले अगर कभी किसी वक्त भी वह जमीन का मालिक रह चुका है, तो भी वह इस कानून के प्रोव्हीजन्स से फायदा उठा सकता है।

श्री. के. अनंत रेड्डी :—मैं यह कह रहा था कि मिल्कियत का तसव्वुर है, टेन्ट का तसव्वुर नहीं है.

श्री. देवीसिंग चौहान ::—मिल्कियत का तसव्वुर पहले हिस्से में है। दूसरा जो हिस्सा है उसमें तीस साल के पहले जो शख्स किसी आराजी का कभी मालिक रहा हो, और अब वह उस

आराजी से महरूम किया गया हो, या उसकी आराजी साहूकार के कब्जे में गई हो, या उसने बेच दी हो, या वह बेजमीन हो गया हो और अब काश्तकार है, तो वह इस कानून की तजवीज से वह फायदा उठा सकता है, यह मेरा मकसद है। लेकिन यह एतराज किया गया है कि यह टेनन्टस (Tenants) के मुताल्लुक नहीं है। तो यह हो सकता है कि ऐसा शख्स जो गुजिश्ता तीस साल के अंदर कभी काश्तकार न रहा हो, यानी कि किसी आराजी का मालिक न रहा हो, लेकिन अब वह काश्त करता है, ऐसे टेनन्टस कुछ होंगे, मुमकिन है, पांच फीसद होंगे ऐसे टेनन्टस के लिये इस कानून में गुंजाइश की गई है लेकिन तीन साल के पहले किसी ने——

श्री. के. अनंत रेड्डी :—फिर १९४५ की ही डेट (Date) क्यों रखी गई ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—कोई एक डेट (Date) रखनी थी इसलिये वह रखी गई है। अगर आप १९५३ रखना चाहते हैं तो रखिये। सात साल से उसकी मियाद और कम हो जायगी।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मैं अर्ज करना चाहता हूं कि अगर साफ तौर पर 'टेनन्ट' (Tenant) रखा जाय तो उसके लिये क्या एतराज है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—हमने यह प्रोव्हीजन्स (Provisions) किये हैं। सिलेक्ट कमेटी (Select Committee) के पास यह बिल जायगा। वहां इसमें तरमीमात आयेंगे। आपका सजेशन है तो

I am not discarding it ; it may be considered.

मैं सिर्फ जो मौजूदा तारीफ है उसको वाजेह कर रहा हूं। जो तारीफ की गई है उसके लिहाज से मैं समझता हूं कि ९० फीसद काश्तकार उनमें टेनन्टस भी शामिल हैं। वे सब इस में आ सकते हैं। एक टेनन्ट का शब्द न होने के वजह से कुछ पांच फीसद या दस फीसद भी लोग महरूम नहीं हुए होंगे। कुछ चार या पांच फीसद अशखास महरूम हुये होंगे। लेकिन आज जितने काश्तकार हैं वे सब इस तारीफ में आ सकते हैं।

लैंड ट्रान्सफर (Land transfer) के बारे में कुछ जिक्र किया गया रूरल इन्डेब्टेडनेस (Rural indebtedness) हमारे यहां काफी है। और वाकई जो काश्तकार हैं उनकी आराजियात साहूकारों के कब्जे में जा रही हैं। जो अशखास या जो लोग स्वयं खेती का व्यवहार नहीं करते उनके कब्जे में आराजियात जा रही हैं। यह एक मुसल्लिमा बात है। इस बात का तजुरबा सिर्फ हमारे ही मुल्क में नहीं हुआ बल्कि दूसरे मुल्कों में भी यही बात सब के सामने आ चुकी है। और इसी लिये हमने यह प्रोव्हीजन (Provision) किया है। इसके पहले भी इन्सेदाद इन्तेकाले जरई आराजी कानून हमारे यहां नाफीज हुआ था। उसमें जो तजावीज थीं उनको हुकूमतने किसी न किसी सूरत में कायम रखा है। उस कानून का एक बहुत ही अहम जुज यह था कि जरई पाप्यूलेशन, या जो जरई जमीनात पर वाकई काश्त करते हैं, उनकी आराजियात ऐसे लोगों के कब्जे में न जायें जो

जिरआतका पेशा नहीं करते हैं। इसके बारे में वहां जो प्रोव्हीजन था उसीको हमारे टेनन्सी ॲक्ट (Tenancay) में महफूज रखा गया है। और जो बिल यहां पर आया था उसमें भी ये प्रोव्हीजन को कायम रखा गया है। लेकिन न मालूम अपोजिशन पार्टीज (Opposition Parties) की तरफ से क्या तमव्वुरात काम करते हैं। ऐसे सब तजावीज की मुखालिफत की गई। और सुना जाता है कि छोटे छोटे जमीनदार हैं उनको जमीनात बेचनेकी अिजाजत रखी गयी, अिजाजत रखने की कोशिश की गई। लेकिन जो वाकई काश्तकार हैं उनकी आराजियात उन्ही के पास रहें और उनको इन्तेकाल का हक न दिया जाय यही हुकूमत की पालिसी है, और उसी के तहत इन तजावीज को कायम रखा गया और उनको मजबूत करने और कायम रखने की कोशिश की जा रही है।

प्लीडर्स (Pleaders) की पैरवी के बारे में भी काफी गौर किया गया। शाज व नादिर ऐसे ऑनरेबल मेंबर मिले जिन्होंने इसकी ताईद की हो. और इत्तेफाक यह है कि हाऊस में ज्यादा तर प्लीडर्स ही हैं, और मैं भी एक प्लीडर ही हूं। मुमकिन है इस दृष्टी से न हो, कुछ और भी वजूहात इसके हों, लेकिन यह एतराज किया गया कि प्लीडर्स को इजाजत देनी चाहिये। लेकिन मैं यह अर्ज करूंगा कि यह एक पॉलिसी (Policy) का सवाल है। जिन सूबेजात में ऐसे काश्तकार की बहबूदी के लिये कवानिन नाफीज हु हैं, गुज्श्ता तीस चालीस साल से और जिन्होंने तजुरुबा हासिल किया है, क्या उनसे हम फायदा उठाना चाहते हैं? बाम्बे स्टेट को भी जो तजरुबा हासिल है मैं समझता हूं कि वह काबिले तकलीद है हिंदुस्तान के दूसरे स्टे ों में इस रूरल इंडेटेडनेस के मिटाने का जब ख्वाब भी नहीं था, उस वक्त से वहां पर कानून बनाये गये। १८७९ से लेकर आज तक किसी न किसी सूरत से वहां पर ये कानून नाफीज हैं। वहां पर उन्होंनें जो तजरुबा हासिल किया है, उसकी बिना पर हमने इस प्रोव्हीजन को कानून में रखा है। प्लीडर्स को पैरवी करने की अगर इजाजत दी जाय तो कुछ फायदा जरूर होता है। लेकिन जो दौरान मुकदमा बढ जाता है। हम जो काम जल्दी से करना चाहते हैं उसमें बहुत रोडे डाले जाते हैं। कई रुकावटें आ जाती हैं।........

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे :—क्या मदयून की तरफ से पैरवी करने के लिये कोअी एतराज है ?

श्री. के. व्यंकटरामराव :—और यह कान्स्टीटयूशन के खिलाफ भी है फरीडम ऑफ बिझनेस (Freedom of business) के खिलाफ है।

श्री. देविसिंग चौहान :—पाबंदी लगाना रीझनेबल रिस्ट्रेन्ट (Reasonable Restraint) भी है। हमने उस पर भी गौर किया है। बेलगाम आजादी देना यह तो कान्स्टीटयूशन का मनशा नहीं है। हर चीज पर हम कुछ न कुछ हुदूद डाल सकेंगे। इसलिये अिस स्वीट अँड रीझनेबल रिस्ट्रेंट (Sweet and reasonable restraint) से हम ये हुदूद डाल दें तो वह कानून और कान्स्टीटयूशन की जद में से बहार आजाता है।

Shri V. D. Deshpande : Will the hon. Minister please explain what he means by 'sweet' ?

(Laughter)

Shri Devi Singh Chauhan : Sweet means—which will be pleasant to opposition members.

(Laughter)

जहां पर ऐसे कानूनों का कुछ तजरुबा हासिल हुआ है, ऐसी रियासतों और लोगों की हमने यहां तकलीद की है, और मैं समझता हूं कि तकलीद अच्छी है।

वकीलों के पैरवी करने के सिलसिले में यह कहा गया कि इन को पैरवी करने की इजाजत देनी चाहिये। और यह भी कहा गया कि बाम्बे स्टेट की नकल की गई है। हां, बाम्बे स्टेट में भी वकीलों को पैरवी करने की इजाजत नहीं है।

एक ऑनरेबल मेंबर :—बाम्बे में तालीम का मेयार क्या है ? यह आप जानते हैं कि वहां पढे-लिखे लोगोंका क्या परसेंटेज (Percentage) है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—हमने नकल भी की है तो बाम्बे स्टेट की की है। वह यहीं की एक रियासत है। वह कोई रशिया या अन्य दूसरा देश नहीं है। और इसी वजह से यहां के अेज्युकेशन (Education) के परसेंटेज (Percentage) में और बाम्बे के एज्युकेशन में कोई ज्यादा फरक नहीं होसकता। यहां के एज्युकेशनका परसेंटेज कोई ९/१० होगा तो बंबई का परसेंटेज कोई १२/१४ होगा। इससे ज्यादा फरक नहीं हो सकता। इस मसले पर जो बहस की गई है वह ठीक नहीं रही है। इसलिये बंबई के कानून में ऐसा दफा है वैसा ही पूरा दफा यहां रखा गया है। वहां पहले कोर्ट में पैरवी होती थी, लेकिन बाद में उसको बंद किया गया। लँड मॉर्टगेज (Land Mortgage) को असदफे से अिमतना नही किया गया है।

मै इसके सिलसिले में यह अर्ज करना चाहता हूं कि अदालतों में जो कार्यवाही होती है वह वाकयात के बिना पर होती है। वहां पर फॅक्टस फाइंडींग (Facts finding) का काम जो होता है वह वाकायत के बिना पर होता है। वहां पर क्रेडिटर (Creditor) और डेटर (Debtor) अेक जगह मिलते हैं। पर हिस्ट्री ऑफ दी केसेस (History of the cases) सुनी जाती है। वाकयात बयान किये जाते हैं, जिसका फस्ट अपील वहीं रखा गया है। जहां पर वाकयात बयान किये जाते हैं, हिस्ट्री ऑफ दी केस सुनने के बाद अपील का मसला आता है। वहां पर कानून में वकील को पैरवी की इजाजत दी जाती है। उन वाकियात के बिना पर अपील में फैसला किया जाता है। अगर उसमें कुछ नुक्स रहा हो या उसमें कुछ अमब रहा हो तो फस्ट अपील के समय वह डिस्ट्रिक्ट

कोर्ट में जा सकता है। वहां पर वकिलों को पैरवी करने की इजाजत रखी गई है। यदि पहले ही वकीलों को पैरवी करने की इजाजत दी जाय तो फिर उस में मदयून और दायन का बहुत नुकसान होगा ।

एक सजेशन यह भी रखा गया कि है मदयून को वकील के जरिये पैरवी करने की इजाजत दी जाय, और दायन को इजाजत न दी जाय। लेकिन में इसकी कोई जरूरत नहीं समझता हूं। इस तरह दायन के साथ फरक करने की कोई जरूरत में नहीं समझता हूं।

एक बात यह भी रखी गई कि जैसे बाम्बे के कानून में वकीलों को इमतना किया गया है वैसा यहां की हालत देखते हुए मना नहीं करना चाहिये। इस सिलसिले में यह कहना चाहता हूं कि जिस तरह हमारे यहां जो टेनन्सी अॅक्ट (Tenancy Act) बन रहा है उसमें यह प्रॉव्हिजन रखा गया है कि टेनन्सी के झगडे अदालतों के सामने चलेंगे, वैसे ही इस कानून में रखा गया है। और इसी लिये वकीलों को पैरवी करने के लिये मना किया गया है। और यह साबित हो गया है कि अगर वकीलों को पैरवी करने की मनाई की जाय तो मुकद्दमें का तसफिया जल्दी हो सकेगा। यह देखा गया है कि वकील अदालतों के ओहदेदार पर अपना प्रेशर (Pressure) डालते हैं। इसका मतलब यह नहीं है कि उनका असर इतना होता है कि मुकद्दमें का फैसला ही बदल सके। लेकिन इतना तो जरूर होता है कि पेशी की तारीख बदल कर रखी जा सकती है और आज की पेशी कल तक के लिये बढाई जा सकती है। उसकी वजह से दौराने मुकद्दमें में तावलत आती है।

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ (بھوکردن۔عام)۔کیا آنریبل موور آف دی بل جانتے ہیں کہ ہماری عدالتیں کسی وکیل سے متاثر نہیں ہوتیں؟ یہ اختیار تو عدالت ہی کو دیا گیا ہے نہ کہ مال کو۔

श्री. देवीसिंग चौहान :—मैंने तो पहले ही अर्ज किया कि पैरवी की बिलकुल जरूरत नहीं है; क्योंकि वहां तो सिर्फ वाकियात बयान किये जाते हैं। वहां तो क्रेडिटर (Creditor) और डेटर (Debtor) अपनी अपनी हिस्ट्री (History) सुनाते हैं। हाकिमे अदालत सिर्फ हिस्ट्री ऑफ दी केस (History of the case) सुनते हैं। इसलिये ऐसे मौके पर वकीलों की कोई जरूरत नहीं समझी जाती है।

श्री. माणिकचंद पहाडे :—मेरा ख्याल है कि बॉम्बे में वकीलों को पैरवी करने की इजाजत दी गई है। और हमारे तजरुबे के लिहाज से यहां भी वकीलों को इस तरह पैरवी करने की इजाजत देनी चाहिये ।

श्री. देवीसिंग चौहान :—इस तरह की इजाजत वकीलों को नहीं दी गई है। बॉबे में कुछ भी हो, हम नहीं देना चाहते हैं। आपका तजरुबा कुछ भी हो, मैं नहीं देना चाहता।

شری بی۔ سری راملو۔کیا آنریبل منسٹر ایسے وکلاء کے بارے میں کہہ رہے ہیں جو ساتھ ہی ساتھ کانگریس کے ایم۔ایل۔اے بھی ہیں؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—मुझे इसका इल्म नहीं है कि वह कॉंग्रेस पार्टी के हैं. या सोशिलिस्ट पार्टी के है। वह तो वकीलों पर मुनहसर रहेगा।

श्री. विरेंद्र पाटील (आळंद) :—मैं ऑनरेबल मीनिस्टर पूछना चाहता हूं कि मायनर-(Minor) और विडोज (Widows) के लिये इस कानून में क्या प्रोव्हिजन (Provision) रखा गया है। इसके बारे में आप वजाहत करें तो अच्छा होगा।

श्री. देवीसिंग चौहान :—यह जो कानून बनाया जा रहा है वह आम सूरतों के लिये बनाया जा रहा है। एक्सेप्शन (Exception) के लिये नहीं बनाया जा रहा है। एक्सेप्शन के लिये कानून नहीं बनायें जाते हैं। इसवजहसे उनके लिये कुछ बडी इस्तसना करने की जरूरत नहीं है।

شریمتی شاہ جہاں بیگم (برگی) - لیکن جو وڈوز ھیں یا ناسمجھ بچوں کی مائیں ھیں اور انپڑھ ھیں ان کا لحاظ ھونا چاھیئے - اور خصوصاً جبکہ ھمارے پاس عورتوں کی تعداد ٥٦ فیصد ھے اور مرد صرف ۴۴ فیصد ھیں تو ایسی صورتوں میں ٥٦ فیصد عورتوں کا لحاظ کرتے ھوئے کیا انکے لئے اکسپشن دینے کی ضرورت نہیں ھے ؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—मुझे औरतों के लिये बहुत हमदर्दी है, लेकिन मै यह बताना चाहता हूं कि जो औरतें पर्दे में रहती हैं उनके लिये यह कानून नहीं। उन औरतों को तो इस कानून से कुछ फायदा नहीं हो सकता है; क्योंकि जिन लोगों के मुताल्लुक यह कानून बनाया जारहा है वे औरतें बाजार में चीजें खरीदने जाती हैं, और बाहर भी काम करती हैं। वे औरतें अदालतों में भी जा सकती हैं। उनके लिये कुछ मुश्किल नहीं है। जो बहनें पर्दे में रहती हैं उनका इससे कोई संबंध आनेवाला नहीं है, क्योंकि उनका कर्जा तो १५००० से ज्यादा होगा।

شریمتی شاہ جہاں بیگم - آنریبل منسٹر مجھے معاف فرمائیں میں ان سے یہ التجا کرونگی کہ جو مقروض عورتیں ھیں انکا لحاظ کرنا ضروری ھے - کیونکہ ناسمجھ بے علم اور غریب عورتیں ھیں اونچ نیچ کے داؤ نہ جانکر قرض کی چکر میں آتی ھیں - ممکن ھے کہ امیر عورتیں اس میں نہ آئیں - لیکن ھر صورت میں انکا لحاظ ضروری ھے -

Shri Devi Singh Chauhan : **I have great sympathy for the cause of women. If the hon. Member brings in any amendment, I will consider it.**

श्री. केशवराव वाघमारे :—मुख्तारसन् पैरवी जायज रखी गयी है क्या ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—मुख्तारों में ही वकील आते हैं। मैं समझता हूं कि वह भी मसमू है।

श्री. केशवराव वाघमारे :—मुख्तार और वकील अलग अलग हैं।

श्री. देवीसिंग चौव्हान :–असिसे तो आपका मकसद पूरा होगा।

श्री.शेषराव वाघमारे :–मै तो मुखत्यारन पैरवी की अिजाजत नही देना चाहता हू।

श्री. देवीसिंग चौव्हान :–मै और अेक चीज अर्ज कर देना चाहता हूं कि बहस के दौरान में अिसकानून के अिम्प्लिमेंटेशन (Implimentation) के बारे में काफी कहा गया है। जो बिल मैंने यहां पर रखा है, मै समझता हूं कि अुसको अिम्प्लिमेंट करने की ज्यादातर जिम्मेदारी हुकमत पर नही आती है, और जो भी जिम्मेदारी आती है वह बहुत महदूद है। सरकार पर जिम्मेदारी सिर्फ यह कानून नाफीज करने की हद तक ही आती है। डेट्स कनसिलियेशन बोर्ड (Debts conciliation Board) जो कायम किये गये थे अुसको अिम्प्लिमेंट (Impliment) करने की जिम्मेदारी हमारे अुपर थी। लेकिन यह देखा गया कि अुनका कुछ ज्यादा फायदा नहीं हुआ। जो बोर्ड काम नहीं करते थे अुनको खतम कर दिया गया। आज फिलहाल १०, १२ तालुकों में अिस तरह के डेट्स कन्सिलियेशन बोर्ड कायम हैं, और अुनका कुछ काम वहां पर हो रहा है। अिस कानून के जरिये सब तरह के ज्यादातर अधिकार अदालतों को दिये गये हैं। हम सिर्फ यह कानून बनाकर पूरी स्कीम (Scheme) नाफीज करना चाहते हैं।

यह भी नुकताचीनी की गअी कि टेनन्सी अॅक्ट (Tenancy Act) के जैसा यह अेक दूसरा कानून बनाया जा रहा है। टेनन्सी अॅक्ट के तहत अुसे अिम्प्लिमेंट (Impliment) करने की जिम्मेदारी कुछ न कुछ ओहदेदारान पर होती है, वैसे ही अिस कानून में भी रहनी चाहिये। लेकिन बात यह है कि अैसी जिम्मेदारी अिस कानून के तहत नहीं है। अिसको अिम्प्लिमेंट करने की जिम्मेदारी अदालतों पर हैं क्योंकि अिसके लिये अदालतें मुकर्रर की गअी हैं। अेक हैं। मुनसिफ मॅजिस्ट्रेट और दूसरे हैं डिस्ट्रिक्ट मॅजिस्ट्रेट। लेकिन फिर भी यह अिम्प्लिमेंट करने की जिम्मेदारी हमपर कम हैं। अगर आप यह कहना चाहते हैं कि जिन लोगोंको अिससे फायदा अुठाना चाहिये अुनको अदालतों में लाने का काम मोहमारा है और हम अुनको अदलतों में जाने के लिये मशविरा दें, तो अैसा नहीं हो सकता है। जाहिर है कि जो लोग अिस कानून से फायदा अुठानेवाले हैं, अुनको खुद हो कर अदालतों मे जाना चाहिये। मेंबर्स ने यह कहा है अुनका भी मनशा यह नहीं होगा की अुन लोगों को अदालतों में रुजू करवाने की जिम्मेदारी हमारी हैं। अदालतों में जाकर तो अुन्ही को रुजू होना चाहिये। अगर अदालत में मुकद्दमें को देर होती है, और अुसका दौरान बढता है, और कार्यवाही में ज्यादा देरी होती है, तो वह बात हुकूमत के दायरेसे बाहर है। क्योंकि वह बात तो अदालतों के सामने रहती है। अिस कानून के अिम्प्लिमेंटेशन (Implimentation) की जिम्मेदारी अिस हाअुस के ऑनरेबल मेंबर्स लें तो ज्यादा अच्छा होगा। क्योंकि अिस हाअुसमें हर तालुके से नुमाअिंदे आये हैं। वह अिस कानून को अच्छी तरह से अिम्प्लिमेंट कर सकते हैं। और यह स्कीम अच्छी तरह चल रही है या नहीं, यह देख सकते हैं। यहां

Every constituency has been represented by one M.L.A.

अिसलिये यदि हाअुस के आॅनरेबल मेंबर अिसमें दिलचस्पी लें तो अिसका अिम्प्लिमेंटेशन अच्छी तरह हो सकता है। हुकूमत सिर्फ अिसके लिये पँफलेट आदि शाया करके प्रचार का काम कर सकती है। लेकिन अिम्प्लिमेंटेशन तो अदालत का काम है।

अिसके सिवाय दूसरे जो अेतराजात किये गये हैं, मैं समझता हूं वे ज्यादा अहम नहीं हैं। और अगर कुछ अहम हैं भी तो अुनका लिहाज या अुन पर गौर सेकंड रीडिंग (Second Reading) के मौके पर हम कर सकते हैं। अिसलिये मैं हाअुस का ज्यादा वक्त न लेते हुअे यह अपील करूंगा कि अिस फस्ट रीडिंग (First Reading) को पास किया जाय।

श्री. के. व्यंकट रामराव :—दफा ४१ की तरफ मैं आपकी तवज्जेह मफजूल करता हूं। अुसमें मदयून की जायदाद फरोख्त कर सकते हैं। अिसके बारे में आपने कुछ कहा नहीं।

श्री. देवीसिंग चौहान :—हां, ४१ दफा है, मैं जानता हूं। लेकिन वह अेक अिस्तसनाअी सूरत है। अगर अितना कम अिन्कम (Income) अुसकी जायदाद से निकलता है कि जिससे १२ अकसात में अुस कर्ज की आदाअी हो नसके, तो वह जायदाद फरोख्त की जा सकती है। लेकिन शाज व नादिर अैसा होता है। अैसे केसेस बहुत ही कम हैं जिनका अिनकम अितना कम है। लेकिन साथ साथ अिनसाल्व्हन्सी (Insolvancy) का भी अिख्तियार रखागे या है।

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That L. A. Bill No. XV of 1953, a bill to consolidate and amend the law for the relief of agricultural debtors in the State of Hyderabad, be read the first time".

The Motion was adopted.

Half an Hour Debate

Mr. Deputy Speaker : We will now proceed to the half an hour debate. Shri Ch. Venkatrama Rao.

شری سی ایچ-وینکٹ رام راؤ- مسٹر اسپیکرسر- میں نے ایک سوال ۱۶ ستمبر کو بھیجا تھا جسکا نمبر ۵۳ (۱۸) ہے- منسٹر صاحب متعلقہ حاضر نہونے کی بناء پر آنریبل منسٹر فارکامرس اینڈ انڈسٹریز نے اسکا جواب دیا تھا - سوال یہ تھا کہ کیا یہ صحیح ہے کہ ستیا نامی عورت پر چھ کیسس رکھے گئے تھے - کیا یہ بھی صحیح ہے کہ پولس کی طرف سے جو گواہ پیش کئے گئے تھے انہیں مارا گیا تھا - تو آنریبل منسٹر صاحب نے پہلے جزو کو مان لیا کہ صحیح ہے اور دوسرے جزو کے متعلق کہا کہ غلط ہے - میں نے فوراً سپلمنٹری میں سوال پوچھا کہ اسکی جو رپورٹ آپ کوملی بالکل ریسنٹ ہے یا ایک عرصہ قبل منگوائی گئی ہے - تو یہ بھی فرمایا کہ ریسنٹ ہے - میں عرض کرونگا کہ واقعہ یہ ہے - ستیا پر تقریباً ۷ کیسس رکھے گئے جسمیں سے دو کیسس جنکے متعلق میں نے منسٹر صاحب سے بھی پوچھا تھا اس سے قبل کے مہینے میں کورٹ سے ریجکٹ ہوئے جسکی کاپیز میں ہاؤس کے سامنے پیش کرونگا - ایک کیس کی نقل یہ ہے -

"نقل حکم افسر عدالت سب جج ضلع محبوب نگر -

به اجلاس شری نرهر راؤ صاحب سشن جج ضلع محبوب نگر۔

نمبر مقدمہ ۱۸-۲-۵۳ع

حکومت حیدر آباد ذریعہ پولس کوتہ پلی بنام رنگما۔

"Ordered :

The accused Rangamma *alias* Sathyamma, is discharged as the charges against her are not proved and she be released at once if she is not wanted in any other case".

Accused 1, 2 and 3 sent to the D. P.O,. Mahboobnagar as they belong to that Department.

دوسرا حکم یہ ہے ۔

نقل حکم آخر عدالت سب جج ضلع محبوب نگر۔

باجلاس شری نرهر راؤ صاحب سشن جج ضلع محبوب نگر۔

نمبر مقدمہ ۱۳-۲-۵۳-۱۹۵۳ع

دی اسٹیٹ پولس اچم پیٹھ بنام ستیا عرف رنگما۔

"Ordered :

The accused Rangamma *alias* Sathyamma is discharged as the charges against her are not proved and she be released at once if she is not wanted in any other case.

دوسرے جزو کے جواب میں منسٹر صاحب نے صاف طور پر کہا کہ یہ غلط ہے اس ضمن میں میں نے پوری نقل منگوائی ہے مگر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کراس اگزامینیشن (Cross examination) کے وقت کا سنا اور گرویا نے جو بیان دیا ہے وہ میں آپکو سنانا چاہتا ہوں ۔

"I have got pain in my left wrist. This pain is caused on account of the beating by the S. I. Police, Achampet. He beat me about 15 days ago before his arrival to my village for the investigation of this case. I do not know why he beat me.

I neither complained about this beating nor I request the Court now to take any action. I have fear that S. I. would beat me once again if I file a complaint against him".

یہ بیان اوس نے کورٹ میں دیا ہے ۔ چند دن قبل جبکہ آنریبل ہوم منسٹر صاحب جو اس سوال کے وقت نہیں تھے انکی بجائے کامرس اینڈ انڈسٹریز کے منسٹر صاحب نے جواب دیا

لیکن هوم منسٹر صاحب نے ایک دوسرے سوال کے جواب میں کہا کہ کسی گواہ نے جرح کے وقت ایسا نہیں کہا کہ انہیں کسی نے مارا ھے۔ میں کہونگا کہ هوم منسٹر صاحب نے اسکو غلط انداز میں پیش کیا ھے - اس قسم کے ایک اور سوال کے جواب میں جناب هوم منسٹر صاحب نے ایسا کہا کہ سب انسپکٹر نے نہیں مارا ھے بلکہ کسی اور نے انہیں مارا ھے ایسا وہ بیان دئے ھیں - ستیہ پر سات کیس پٹ اپ (Put up) کئے گئے۔ ایک کیس میں ایک سال کی سزا ھوئی مابقی میں سے دو کیس اسی ھفتہ میں کورٹ سے ریجکٹ (Reject) ھوگئے۔ کاسنا گرویا کے ضمن میں عرض کرونگا کہ انکو مارا پیٹا گیا ھے - کسی پریڈ میں انکو یہ بتایا گیا کہ کسطرح سے بیان دینا چاھیئے۔ ستہ کو گاؤں میں لیجا کر کاسنا اور گرویا سے کہا گیا کہ آیا آپ لوگ یہ عورت کو جانتے ھیں یہ کہکر زبردستی شناخت کرائی گئی اور ان لوگوں کو وھاں مارپیٹ کیگئی - پندرہ دن کے بعد انکو کورٹ میں پیش کیا گیا اور کورٹ میں انہوں نے وہ بیان دیا جسکو میں نے ابھی پڑھکر سنایا ھے۔ کورٹ میں انہوں نے یہ بیان دیا کہ سب انسپکٹر همکو ماریگا اسلئے ہم نے پہلے بیان نہیں دیا تھا - محبوب نگر کی عدالت میں تیس کیسس رکھے گئے تھے جن میں سے (۲۹) فیل ھوگئے - میں سمجھتا ھوں کہ اس طرح کے فالس کیسس (False cases) رکھنے میں ھماری پولس بہت پارّھے - گوبند راجلو نامی سرکل انسپکٹر نے پدما راؤ نامی کسان سبھا کے کارکن کو وھاں کی کسان جد و جہد کو فیل کرنے کیلئے گرفتار کیا - ۱۰-۹-۵۲ع کو انکو اوسٹ کیا گیا - اپوزیشن کے لیڈر ۱۸-۹-۵۲ع کو اسی کیس کو حکومت کے ھاں ریپریزنٹ (Represent) کرتے ھیں تو جواب ملتا ھے کہ ۲۸-۹-۵۲ع کو قانونی کارروائی جاری ھے - یہ چیز پولس افسروں کو معلوم ھوتی ھے - پھر کیا ھے - افسروں کو معلوم ھونے کے بعد فوری یف - آئی - آر فرسٹ انفرمیشن رپورٹ (First Information Report) ۳۰-۹-۵۲ع کو عدالت کو بھیجی جاتی ھے - پدما راؤ کو اتنے برے طریقے سے مارا پیٹا گیا ھے کہ جسکی حد نہیں - اے رام چندرا ریڈی صاحب یم - یل - اے وھاں جاتے ھیں تو اون سے کہا جاتا ھے کہ پولس نے اب تک کوئی کیس نہیں رکھے ھیں اگر آپ کورٹ میں ضمانت پیش کرنے کیلئے آتے ھیں تو پانچ کیسس تیار ھیں - ھمارے ایک ایک کامریڈ پر ۱۰-۱۵ کیسس رکھے جاتے ھیں اور وہ بھی فالس کیسس جسکا نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ وہ ناکام ھوجاتے ھیں - گوکل متیا بھونگیر پر (۱۰) کیسس رکھے گئے - کلسا نارائن پر (۴) کیسس - جی - موھن ریڈی کنڈل ریڈی جنکے متعلق یہاں کئی سوالات کئے گئے تھے کہ وہ بیمار ھیں انکو فالج ھوگیا ھے ان پر (٦) کیسس رکھے گئے جو کل ھی ان تمام سے چھوٹ گئے۔ منسٹر متعلقہ بڑے ھی فخر سے یہ کہہ رہے تھے کہ کریمنگر میں (۱۰۰) کیسس اسطرح رکھے گئے ھیں - نلگنڈہ میں - نظام آباد میں - اسکے علاوہ عادل آباد میں کئی جگہ اسی طرح کیسس رکھے گئے ھیں - جتنے کیسس جاتے ھیں ان میں سے زیادہ تر ریجکٹ ھوجاتے ھیں کیونکہ فالس کیسس رکھے جاتے ھیں - کامریڈ امرت لعل پر کئی کیسس رکھے گئے۔ پنلہ پلی ترپتی ریڈی کے نام پر پانچ کیسس رکھے گئے فالس کیسس رکھے جانے میں نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ وہ چھوٹ جاتے ھیں - جب ھم یہ کہتے ھیں کہ اسطرح سے فالس کیسس

رکھتے ھیں تو ھوم منسٹر صاحب کہتے ھیں کہ یہ غلط ھے ۔ غلط ھی غلط ھے ۔ غلط کیسس لا کر پیش کرتے ھیں یہ کہا جاتا ھے ۔ اسکے بارے میں عدالت کے کئی نقول لا کر پیش کرسکتا ھوں ۔ اسوقت بعض نقول میرے پاس نہیں آسکے ۔ جن میں کورٹ نے وارننگ دی ھے کہ ایسے فالس کیسس نہیں لائے جانے چاھئیں ۔ کورٹ کی اس تجویز کی نقل ابھی میرے پاس نہیں آئی ھے ۔ آنے کے بعد پیش کرونگا ۔ اسطرح کہتا ھوں تو کہتے ھیں کہ غلط ھے ۔ چھ کیسس اب بھی کاسنا گرویا پر چل رھے ھیں اسکے متعلق کہا جاتا ھے تو کہتے ھیں کہ غلط ھے ۔ سپلیمنٹری کوئسچن کرتے ھیں تو اسپر بھی یہی جواب دیا جاتا ھے کہ غلط ھے ۔ میں عرض کرونگا کہ جتنے فالس کیسس رکھنے کی کوشش کی جارھی ھے اوس سے ایسا معلوم ھوتا ھے کہ حکومت اسکو اپنی پالیسی بنائی ھے ۔ امپارٹنٹ (Important) لوگوں کو اور اپوزیشن پارٹی کے لوگوں کو ختم کرنے کیلئے ایک پالسی بنالیگئی ھے کہ فالس کیسس لگائے جائیں اگر کوئی ریجکٹ ھوجاتا ھے تو کوئی بات نہیں ۔ یہ حکومت کا علانیہ تصور ھے ۔ پری پولس ایکشن (Pre Police Action) کے کئی کیسس بھی اب تک رکھے ھوئے ھیں ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ آخر حکومت کی پالیسی کیا ھے ۔ اگر صاف صاف کہدیں کہ ھماری پالیسی یہ ھے تو ھم سمجھ جائینگے ۔ جب یہ کیسس عدالت میں جاتے ھیں تو ریجکٹ ھوجاتے ھیں ۔ حکومت کہتی ھے کہ عدالت میں جائیے ۔ وھاں جاتے ھیں تو کیسس ریجکٹ ھوجاتے ھیں اور پھر دوسرے کیسس قائم کردیتے ھیں ۔ میں منسٹر صاحب سے التجا کرونگا کہ وہ صاف صاف سامنے آجائیں اور اپنی پالسی کا اظہار کردیں ورنہ غلط طور پر جو جوابات دئے جاتے ھیں تو پھر ھم کو اسکے بارے میں سوچنا پڑیگا ۔

شری دگمبر راؤ بندو ۔ سوال جو کیا گیا تھا وہ یہ تھا ۔

"The number of cases filed against Shrimati Sathyamma arrested on 25-5-1953 in Suryapet Taluqa".

اسکا جواب میں نے یہ دیا کہ

"8 cases have been filed against Sathyamma *alias* Rangamma, three under section 395 I. P. C., four under Section 392 I. P. C. and one under Section 19 (*e*) and (*f*) of Arms Act"

اسکے بعد " بی " میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کاسنا گرویا کو کیا سرکل انسپکٹر پولس نے مارا پیٹا تھا ۔ میں نے انکاری جواب دیا ۔ آج یہ جو نقل داخل کیجارھی ھے اس میں کسی اور گواہ کے بارے میں ذکر کیا گیا ھے ۔ یہ نقل کسی اور گواہ کے بارے میں ھے ۔ ان گواھوں کے بارے میں یہ نقل نہیں ھے جنکا میں نے ذکر کیا ھے ۔ اب یہ کہا گیا ھے کہ کتنے کیسس داخل کئے گئے ھیں ۔ انکی تعداد میں نے بتائی ھے ۔ ھر مقدمہ سے متعلق دریافت کیا گیا تو میں نے یہ جواب دیا کہ مجھے تفصیلات کا علم نہیں ھے یا یہ کہ میں یہ نہیں جانتا ۔

شری سی- ایچ وینکٹ رام راؤ- میں نے صاف طور پر یہ کہا ھے کہ اسکا جواب کامرس اینڈ انڈسٹریز کے منسٹر صاحب نے دیا تھا -

شری دگمبر راؤ بندو- خیر- سوال یہ تھا اور میں نے اوسکا وہ جواب دیا- ہر کیس کے بارے میں مجھے علم نہیں تھا - جب میں نے دریافت کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ دو مقدمات ختم ہوگئے ہیں - معلوم ہوا کہ ایک کیس میں ایک سال قید کی سزا ہوئی - دو کیسس میں چھوٹ گئے ہیں اور پانچ کیسس پنڈنگ (Pending) ہیں- ناگر کرنول کے منصف صاحب کے اجلاس پر گواھیاں ہو رھی ہیں -

آنریبل ممبر نے البتہ ایک بات پوچھی ھے - انہوں نے سوال پیدا کیا ھے کہ گورنمنٹ نے اسطرح کی پالیسی طئے کی ھے کہ کسی خاص پارٹی کے آنریبل ممبرس یا انکے ساتھیوں پر جھوٹے مقدمات لگائے جائیں اور اسطرح کا سلسلہ چلایا جائے - اسکا جواب میں مختصر طور پر عرض کرونگا - میں ھاوز کے سامنے یہ کہنا چاھتا ھوں کہ گورنمنٹ کی ڈیفینیٹ پالیسی (Definite Policy) یہ ھے کہ بلا لحاظ پارٹی کے کوئی بھی شخص جو تعزیری جرائم کا ارتکاب کرتا ھے اور جسکا نوٹ پولس کے پاس آتا ھے ضابطہ فوجداری کے تحت اوسکے خلاف پولس ضرور کارروائی کریگی - وہ مقدمہ عدالت میں جائیگا - عدالت میں جو فیصلہ ھوگا وہ ھوگا - ہر مقدمہ عدالت میں جاتا ھے اور ناکام ھوتا ھے تو اسکے معنی یہ نہیں ھیں کہ وہ مقدمہ جھوٹا تھا اسلئے ناکام ھوا- بات یہ ھے کہ پولس کی تفتیش ھوتی ھے اور تجربہ یہ ھے کہ ایک شخص آتا ھے اور ایک بیان دیتا ھے اور جب وہ عدالت میں جلتا ھے تو دوسری بات بیان کرتا ھے - وہ دوسرے کسی شخص کے اثر میں آجاتا ھے - خاصکر میں آنریبل ممبر کو ایک وہ وقت یاد دلاونگا کہ ایک شخص باوجود پانچ پانچ قتل کرنے کے کسی شخص کی مجال نہیں تھی کہ یہ کہے کہ یہ واقعہ ھوا ھے - پولس کی کیس ڈائری میں ایک چیز آتی ھے پولس اسکی تفتیش کرتی ھے پولس اپنے مواد کے لحاظ سے کیس عدالت میں پیش کرتی ھے - گواھوں کے بیانات ھوتے ھیں - وہ گواہ کسی کے اثر میں آجاتے ھیں تو عدالت کے سامنے کچھ اور بیان دے دیتے ھیں - بیانات میں اختلافات ھوتے ھیں جس کی وجہ سے مقدمات ختم ھوجاتے ھیں - ھر ایک مقدمہ میں جسمیں اس طرح بولت عمل میں آئی ھو یہ نتیجہ نکالنا کہ پولیس نے عمداً جھوٹا مقدمہ دائر کیا تھا یہ غلط ھے - یہ ھوسکتا ھے کہ آنریبل ممبر یا دوسرے لوگ یہ سمجھتے ھوں کہ کوئی خاص مقدمہ عمداً جھوٹے طریقے سے پیش کیا گیا ھوتو بادی النظری طور پر اس پر بھروسہ کرنے کیلئے کوئی نہ کوئی وجہ ھوتی ھے - ایسی صورت میں اس کی حیثیت الگ طور پر ھوتی ھے اسکی الگ طور پر تحقیقات کرنا ضروری ھوتا ھے - لیکن جہاں پر یہ بیان کیا جاتا ھے کہ ھزاروں مقدمات اسی طرح کے کئے جارھے ھیں توکم ازکم میں اس چیز پر بھروسہ نہیں کرسکتا ھے اور یہی بہت سے واقعات بیان کئے گئے ھیں - میں ھر ایک واقعہ کے بارے میں نہیں جانتا کہ ان مقدمات میں کیا ھوا ھے - لیکن عام طور پر یہ کہتا ھوں کہ چاھے وہ مقدمہ سنو

۵۰ء کا ہو ۱۵۰ء کا ہو یا اس کے پہلے کا ہو اگر اوس کے بارے میں پولیس کے پاس مواد ہے بادی النظری ایسی شہادت موجود ہے اور واقعات سے جرم کی بنیاد ظاہر ہوتو ایسی صورت میں پولیس مقدمہ دائر کرتی ہے ۔ یہ کہنا کہ اس قسم کے مقدمے دائر نہیں کرنا چاہیئے تو میں کہونگا کہ کم از کم یہ حکومت کی پالیسی نہیں ہوسکتی ۔ جب پولیس کہتی ہے کہ ہمارے پاس مواد ہے بادی النظری شہادت موجود ہے تو مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دی جاتی ہے ۔ لیکن جہاں بلاوجہ پریشان کرنے کیلئے مقدمہ چلایا جارہا ہوتو وہاں ہم نے یہ کوشش کی کہ ایسے مقدمات نہ چلائے جائیں ۔ لیکن بعض وقت ایسے مقدمات کئی سالوں تک چلتے رہے اور جب ہمارے سامنے یہ چیز آئی اور خود اتھارٹیز (Authorities) نے جو ذمہ دار ہیں کہا کہ اس میں شہادت بادی النظری نہیں ہے تو ہم نے ایسے مقدمات واپس لے لئے ۔ کیونکہ بلاوجہ پریشانی ہوتی ہے ۔ لیکن جہاں کافی شہادت موجود ہوتی ہے اور عدالت میں یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ اس نے جرم کیا ہے تو پھر کسی پالیسی کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا اور ثابت نہ ہونیکی صورت میں مقدمہ واپس لے لیا جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ پولیس نے محض کینہ کی وجہ سے مقدمہ دائر کیا ہے ۔ جب تک کوئی خاص چیز ظاہر نہ ہو یہ الزام نہیں لگایا جاسکتا کہ گورنمنٹ کی ایسی پالیسی ہے ۔ آنریبل ممبر یا کوئی اور ممبر بغیر کسی ثبوت کے ایسا کہہ سکتے ہیں ۔ لیکن مجھے قطعاً اس چیز سے انکار ہے اور میں ہاؤس کے سامنے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کینہ یا پالیسی کی بناء پر مقدمات نہیں چل رہے ہیں بلکہ جرم ہورہا ہے اس وجہ سے چل رہے ہیں ۔ کیا آنریبل ممبر یہ چاہتے ہیں کہ فلاں آدمی کسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے اسلئے چاہے اوسنے کتنے ہی قتل کا ارتکاب کیا ہو کتنی ہی ڈکیتیاں کی ہوں لیکن اس پر مقدمہ نہ چلایا جائے ۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو میں کہونگا کہ یہ غلط ہے ۔ جہاں تک موجودہ حکومت کا تعلق ہے وہ اس پالیسی پر عمل کریگی کہ بلا لحاظ اس کے کہ کوئی شخص کسی پارٹی کا ممبر ہے شہادت موجود ہوتو مقدمہ چلائے ۔ اسکی یہ پالیسی رہی ہے ۔ اس وقت بھی ہے اور آئندہ بھی رہیگی ۔ کوئی شخص چاہے وہ کانگریس من (Congressman) ہو ۔ سوشلسٹ پارٹی کا ہو یا کمیونسٹ پارٹی کا ۔ کوئی لیڈر ہو یا کوئی ایم ۔ ایل ۔ اے ہو اگر وہ کوئی تعزیری جرم کرتا ہے تو برابر اوس پر مقدمہ چلایا جائیگا ۔ تفتیش ہوگی ۔ عدالت میں جائیگا اور جو فیصلہ وہاں ہوگا ہوگا ۔ عدالتوں پر فیصلہ کرنے کے لئے گورنمنٹ اپنا انفلونس (Influence) استعمال نہیں کرتی ۔ ہماری عدالتیں آج کل کسطرح کام کرتی ہیں خود آنریبل ممبرس بھی اوسکے قائل ہیں ۔ ایسی صورت میں یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ گورنمنٹ نے اپنی پالیسی کے تحت فلاں پارٹی کے لوگوں پر جھوٹا مقدمہ چلایا ہے ۔ یہ البتہ کہا جاسکتا ہے کہ بدقسمتی سے بعض لوگ مسلسل جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں اور اون پر مقدمات چلائے جاتے ہیں ۔ انہیں اپنے آپ کو قصور وار سمجھنا چاہیئے جنھوں نے مسلسل جرائم کا ارتکاب کیا ہے ۔ جن لوگوں کے بارے میں پولیس کے پاس مواد ہے اونکے متعلق تفتیش ہوگی ۔ مقدمے دائر ہونگے اور عدالت کے تصفیہ کے لحاظ سے اوس پر عمل ہوگا ۔ گواہوں کے بارے میں

بھی آنریبل ممبر نے کہا - میں چائینا (China) اور رشیا (Russia) کی بات تو نہیں کرتا لیکن یہ میں جانتا ہوں کہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی پولیس کے بارے میں عام طور پر شکایتیں ھیں - انگلستان کے مسٹر برٹرنڈ رسل پولیس کے بارے میں لکھتے ہوئے انڈین پولیس کے بارے میں کہتے ھیں کہ '' تھرڈ ڈگری میتھڈس '' (Third degree methods) استعمال میں لائے جاتے ھیں - میں بھی شکایتیں سنتا ہوں - بہت سے آنریبل ممبرس تجربہ کی بناء پر جانتے ھیں میں بھی جانتا ہوں لیکن سوال یہ ھے کہ اس مسئلہ کو کسطرح سے حل کیا جائے - میں نے کئی بار کہا ھے کہ اگر کسی پولیس آفسر نے مار پیٹ کی ہو تو استغاثہ دائر کیا جائے ایسی صورت میں میری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی - یہ میں نے ھاؤس کے سامنے کئی بار کہا ھے اور اب بھی کہتا ہوں - اگر یہ چیز عدالت کے سامنے ثابت ہوجائے تو ایسے لوگوں کے خلاف ڈسپلینری ایکشن (Disciplinary Action) لیا جاتا ھے - لیکن جہاں مار پیٹ کی باتیں ہمارے سامنے آتی ھیں انتظامی تحقیقات کرنا مشکل ہوجاتا ھے - کسی آنریبل ممبر نے ایک نقل پڑھ کر کسی گواہ کے متعلق کہا ھے - میں سمجھتا ہوں کہ وہ نام اسمیں نہیں ھے - جو نام آئے ھیں وہ کاسنا اور گرویا کے ھیں لیکن جو نام آپ نے کہا وہ نہیں ھے - کیا نام بتائے ھیں آپ ؟

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - کاسنا اور گرویا -

شری دگمبر راؤ بندو - جو نقل آپ نے پڑھی ھے کیا وہ انہی سے متعلق ھے ؟

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - جی ھاں -

شری دگمبر راؤ بندو - تو پھر مجھے تفتیش کرنی پڑیگی - میرے پاس جو ریکارڈ آیا ھے اوس کے لحاظ سے تو معلوم ہوتا ھے کہ ایسا کوئی مقدمہ عدالت کے سامنے نہیں جس میں اس گواہ نے بیان دیا ہو - البتہ ایک شخص کے بارے میں کہا گیا ھے - دگڑوسن آف بالیگا نے عدالت کے سامنے بیان کیا ھے -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - ان پر (ے) مقدمات تھے ان میں سے ایک مقدمہ کے ضمن میں جو ڈکیتی کا کیس تھا اوسمیں ان دونوں کو گواہوں کے طور پر پولیس کی طرف سے پیش کیا گیا تھا -

شری دگمبر راؤ بندو - اسکے بارے میں میں دریافت کرونگا لیکن جو ریکارڈ آیا ھے اوسکے لحاظ سے میں نے کہا ھے - اصل مثل دیکھکر میں مزید تحقیقات کرونگا - لیکن عام طور پر یہ تجربہ ھے کہ پولیس اگر زیادتی کرے تو دیہاتی لوگ تو خود اپنی طرف سے کچھ نہیں کرسکتے اس لئے ہمارا کام یہ ھے کہ اون کو مدد دیں - یہ چیز اگر ثابت ہوسکے تو فوری عدالت میں کارروائی کی جاسکتی ھے - اس خاص صورت میں معلوم ہوتا ھے کہ عدالت

میں اس نے یہ بیان کیا ھے کہ یہ میری شکایت ھے اسکی تحقیقات کیجائے - لیکن عدالت نے تحقیقات کرنا اس وجہ سے چھوڑ دیا ھے کہ اوس نے کہا کہ میری کوئی شکایت نہیں ھے -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - اوسکا بیان ھے کہ سب انسپکٹر صاحب نے مارا ھے -

شری دگمبر راؤ بندو - عدالت نے کیوں کارروائی نہیں کی میں اوسی کا جواب دے رھا تھا - وہ ایک خاص صورت ھے اسکے بارے میں انتظامی کارروائی کی جاسکتی ھے - عدالت میں جب کوئی معاملہ آتا ھے اور گواہ کوئی شکایت بیان کرتا ھے تو وہ خود استغاثہ بن جاتا ھے اور عدالت اس بارے میں تحقیقات کرتی ھے - اس خاص صورت میں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ عدالت نے کیوں اس پر عمل نہیں کیا - یہ ایک الگ معاملہ ھے - ھائی کورٹ اور محکمہ بالا سے یہ مسئلہ متعلق ھوسکتا ھے - اونکی توجہ اس معاملہ کی طرف دلائی جاسکتی ھے - مجھے اس سے بڑھکر اس معاملہ میں کچھ اور کہنا نہیں ھے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ - آنریبل منسٹر نے فرمایا کہ حکومت کی یہ پالیسی نہیں کہ ایک خاص پارٹی کے ضمن میں ڈسکریمنیشن (Discrimination) کیا جائے - میں ایسی مثالیں پیش کرسکتا ھوں کہ بہت سے ایسے لوگ ھیں جن پر مقدمات چل رھے تھے لیکن اون لوگوں کو یہ اشیورنس (Assurance) دیا گیا کہ وہ کانگریس پارٹی میں جائیں تو مقدمہ اٹھالیا جائیگا - میں کئی مثالیں دے سکتا ھوں - وینکائل پانی کشٹیا جو حضور نگر کا ھے جب اوس نے سفید ٹوپی پہن لی تو اوسپر مقدمہ نہیں چلایا گیا - اور بھی بہت سے ایسے ھی مقدمے ھیں - چونکہ آپ ثبوت طلب فرما رھے ھیں اسلئے میں یہ آپ کے ملاحظہ میں لانا چاھتا ھوں - جیل میں جو لوگ ھیں اون کے اسٹیٹمنٹس اخباروں میں جاتے ھیں کہ ھم نے فلاں پارٹی سے قطع تعلق کرلیا ھے اور کانگریس میں شریک ھوگئے ھیں - اس طریقہ سے کاروبار ھورھے ھیں کیا یہ ڈسکریمنیشن نہیں - کیا حکومت جان بوجھکر ایسی پالیسی اختیار نہیں کررھی ھے -

شری دگمبر راؤ بندو - اس سلسلہ میں حکومت کا کوئی تعلق نہیں ھوتا - اگر کسی انڈیویجول کیس کے بارے میں ریپریزنٹیشن (Representation) ھوتو میں خود غور کرتا ھوں -

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - گوبند نائیڈو کے بارے میں یہ چیز دیکھی گئی تھی کہ اوس نے ۳۰ کیسس دائر کئے تھے (۲۹) کیسس فیل ھوگئے - یہ آفیسر مسلسل کیسس دائر کرتا ھے - (۹۰) پرسنٹ کیسس اوسکے فیل ھوجاتے ھیں کیا اس پر اسٹپس (Steps) لینا ضروری نہیں سمجھا جاتا - ورنگل میں کیا تمام جھوٹے کیسس نہیں لائے گئے - کیا اسکے بارے میں حکومت سمجھتی ھے کہ کوئی اسٹپ نہیں لیا جاسکتا -

شری دگمبر راؤ بندو - یہ معاملہ میرے سامنے نہیں آیا - آنریبل ممبر اسکے متعلق کوئی نقل یا کوئی حوالہ دیں تو انتظامی کارروائی ھوسکتی ھے - ایسا آفیسر جس کے (۹۰)

پرسنٹ کیسس فیل ہوجاتے ہیں تو وہ کوئی ان افیشنٹ (Inefficient) آفیسر ہوگا - اس سے بڑھکر کوئی نتیجہ نہیں نکلا جاسکتا - یہ ایک الگ سوال ہے اسکے بارے میں ضروری دریافت کی جاسکتی ہے -

श्री. रामराव आवरगांवकर (गेवगाओ) :–अशा तऱ्हेने किसान सभेच्या कार्यकर्त्यांना त्रास देण्याच्या दृष्टीने बीड जिल्ह्यांत विनाकारण त्यांच्यावर फाल्स् केसेस लावून त्यांना तुरुंगांत डांबून त्यांना त्रास देण्यांत येतो. या वरून हे सिद्ध होत नाहीं काय की हे अधिकारी फाल्स् केसेस लावून कार्यकर्त्यांना विनाकारण त्रास देतात. म्हणून त्यांना मिनिस्टर साहेबांनी त्यांना वार्निंग द्यावी. या बाबतींत मिनिस्टर साहेबांनी बिड जिल्ह्यांतील लोकांचे अेक शिष्ट मंडळ ही भेटले होते.

شری دگمبر راؤ بندو - محض اس وجہ سے کہ کوئی ڈیپوٹیشن (Deputation) مجھ سے ملا ہے یہ نتیجہ نہیں نکلا جاسکتا کہ در اصل اون کا کہنا صحیح ہے - جب تک اسکی تحقیقات نہ ہو مجھے اطمینان نہیں ہوتا - بغیر اسکے میں یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا کہ جو مقدمہ دائر کیا جاتا ہے وہ جھوٹا ہوتا ہے - بعض مواقع پر یہ ہوسکتا ہے کہ آفیسر کے سامنے جو واقعات آتے ہیں اونکی بناء پر قانون کی خلاف ورزی کرنے والا ایک گروہ زد میں آتا ہے جو کسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے - چنانچہ میں نے کسی ایک سوال کے جواب میں فیگرس دئے تھے کہ نلگنڈہ ضلع میں خود کانگریس ورکرس کے خلاف کتنے مقدمات دائر کئے گئے - جب کوئی گروہ مسلسل قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو آفیسر اوس کے متعلق کوئی نہ کوئی کارروائی کرتا ہے - اوسکا چالان پیش کرتا ہے یا انسدادی کارروائی کرتا ہے - نلگنڈہ ضلع کے تعلق سے میں کہنا چاہتا ہوں کہ دونوں طرف کے لوگوں کی جانب سے قانون کی خلاف ورزیاں ہوئی تھیں ان کے خلاف برابر مقدمات دائر کئے گئے - ۳۰-۴۰ آدمی ادھر کے ۳۰-۴۰ آدمی اودھر کے مقدمات میں ماخوذ ہوئے - اون کے خلاف مقدمات دائر کئے گئے - اب دونوں طرف سے یہ مانگ آرہی ہے کہ جتنے مقدمات ہیں اٹھالئے جائیں - فضا اچھی بن گئی ہے - ہم نے سمجھا کہ کوئی حرج نہیں ہے مقدمات اٹھالئے جاسکتے ہیں - کیونکہ دونوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب فضاء صاف ہوگئی ہے ، اب آگے نہیں بڑھنا چاہئے - میں حکومت کی پالیسی واضح کررہا ہوں - وہ پالیسی یہ ہے کہ جہاں انفرادی مقدمات ہوتے ہیں وہاں ان ہی بیسس (Basis) پر غور کیا جاتا ہے -

Shri Sesh Rao Waghmare rose

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ڈسکشن میں حصہ لینے کے لئے قبل از قبل انٹیمیٹ (In-timate) کرنا پڑتا ہے - اس لئے اب ہم اڈجرن ہونگے - آج جو لیپریسی بل انٹراڈیوس ہوا ہے اوس کی فرسٹ ریڈنگ کل ہوگی اور ڈسکشن ہوگا - اسکے متعلق کل بارہ بجے تک امنڈمنٹس پیش ہونے چاہئیں - کل ڈھائی بجے ہم ملینگے -

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Wednesday, the 7th October, 1953.